

مایوس مریضوں کو مژدہ



میں نے یہ دیکھ کر کہ یہ مریض تیار کیا گیا وہ دوسرے مریضوں کی طرح مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 سات۔ تینا و عمار اور ان کے صاحبزادے کو مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔ سات۔ تینا و عمار اور ان کے صاحبزادے کو مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 سے یوں کہ مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔ سات۔ تینا و عمار اور ان کے صاحبزادے کو مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 دیکھ کر کہ یہ مریض تیار کیا گیا وہ دوسرے مریضوں کی طرح مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 میں نے یہ دیکھ کر کہ یہ مریض تیار کیا گیا وہ دوسرے مریضوں کی طرح مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 وادوں کو مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔ سات۔ تینا و عمار اور ان کے صاحبزادے کو مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 انھیں دیکھ کر کہ یہ مریض تیار کیا گیا وہ دوسرے مریضوں کی طرح مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 نوٹ۔ ہماری دکان میں یہ تمام مریضوں کا کوئی کچھ نہیں ہے۔ سات۔ تینا و عمار اور ان کے صاحبزادے کو مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔
 اوقات مشورہ۔ صبح کے پہلے سے ۱۱ بجے تک۔ عربوں کا علاج مفت +

میں نے یہ دیکھ کر کہ یہ مریض تیار کیا گیا وہ دوسرے مریضوں کی طرح مریضوں کو مژدہ دینا شروع کیا۔

۱۰۰
۱۰۰
۱۰۰

۱۰۰
۱۰۰
۱۰۰

شہونی

ہر ایک بلغمی بادی امراض مثلاً دمہ کھانسی تھپ لرزہ پانڈوروں کے
 درد میٹ - درد چشم ناخونہ وغیرہ امراض چشم کے لئے از حد مفید - بخار ہشتم
 و بادی سفیحات ہشتم کی بیماریوں کیفین شکم - قہج - بوا سیر - بانجھن
 کرم شکم - تنگی بول - بھنٹی - کمزوری متعد - سنگریخی سوزاک گنٹھیا - آتشک - پر میہ - ذیابیطس
 بدبودہن - دیر در میر ہو دیر ضعف باہ - مرگی - ناسور گچ - شبکو ری - زہریلے جانور رسا
 وغیرہ کے دنگوں - زکام - درد ناخن - بھنٹی نفس - سنگ مثانہ - ڈبہ اطفال اور بہت سی بیماریوں
 کی ایک واحد غلطی ذاتی ہے - قیمت ۱۶ گولن دو روپیہ - ۳۰ گولن عمر

استری شہونی

یہ دوائی استریوں کی کل بیماریوں دینی ماسک جو دشمن
 (حیض کا کم آنا) حیض کا آنا - یا درد سے آنا - یا بے
 قاعدہ آنا) اور بانجھن کی کل بیماریوں کے لئے اکیر کا
 حکم کرتی ہے - اس کے ساتھ اس حسب ہرانی سی ٹیڑنی بیماریوں کو ایک ہیہند کے اندر دو کر کے سارے
 شریکو موٹا تازہ بنا دیتی ہے - اس لئے سپورٹن بادی کے روگ کوڑھ - بوا سیر - سنگریخی
 پر میہ - وات رکت (خون کے بگاڑ) نا بھی شول (میلے) رد - بھگنڈر - دکھے روگ (تبدلی
 وغیرہ - گو لے کا روگ - مرگی - سیر با - یعنی اختناق الرحم - مندا گنی - کھانسی - شواکس -
 اور اردچی (بھنٹی) وغیرہ وغیرہ سب روگوں کو دور کر کے طاقتور بناتی ہے - یہ ذاتی
 پڑیٹوں کے دوائے و کار کو دور کر کے دوائے کو اور زیادہ بڑا کر اولاد کے قابل بناتی
 ہے - اور بانجھ استریوں کو گرہ دیتی بنا کر اولاد کے قابل بناتی ہے - اس کے ساتھ ۸۴
 قسم کے سب وات روگوں کو دور کر دیتی ہے - ایک دفعہ آزمائے کر فائدہ انگائیں
 اور رنگ کی تیر بہت سودیشی ادویات کی قدر کریں -

قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے
 ساٹھ خوراک کیلے صرف ۵ پیارہ ۳۰ خوراک کیلے عمر

بیسر ساری اوشدالیہ میں ایسے تمام مضمون کا جو کہ ہر قسم کے علاج سے تالیوں ہو سکے ہو
 شریک علاج کیا جاتا ہے - اور روپیہ وغیرہ صحت یاب ہونے پر لیا جاتا ہے - جو مریض کسی
 نئی خولہ پرانی بیماری سے تکلیف اٹھا رہا ہو - وہ ضرور ہمارا علاج کرائیں - دیگر ہر قسم
 کے امراض کے لئے اوشدالیہ میں نہایت محبوب اور پڑتا رہا میں ہر وقت تیار رہتی ہیں
 مفصل خبر سے ادویات طلب کرنے پر مفت ارسال ہوتی ہے

حکیم یو پیٹنڈ میٹر ڈاکٹر اوشدالیہ جگر محمد سادہ و ستر لاپو

راؤ واسوامی سائیں

راؤ واسوامی سائیں کو دارا سلطنت پنجاب لاہور سے مسعود معروف ادا سلامی دشنہ لایا ہے
 حکمران پنجاب صاحب کو دیکھا تو نانی پٹنوں اور بہت سوائے گزرتوں میں لایا سال کی محنت اور پی
 مٹی عمل لیا بہت اور بہت کثیر کے بعد بہت کے سامنے پیش کیا جو

راؤ واسوامی سائیں کے استعمال کو تمام مائی امراض مثلاً یادداشت کا کم ہو جانا یا حافظہ کا کمزور
 ہو جانا۔ ذہن کا کند ہو جانا۔ تھوڑی سوچ بجا کرنے یا بڑھنے سے ہی مانع
 کا جکا جانا۔ سر کا گھومتا یا اس میں درد پیدا ہو جانا۔ رات کو نیند کا آنا۔ خواب میں ڈرنا سو سوتے
 وقت گھبراہٹ کا معلوم ہونا اور طرح طرح کے خوفناک خوابوں کا دیکھنا غشی یا گل پن لرزنا وغیرہ کے
 امراض کا دوا ہو جانا اس کا معیوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ زلزلہ زلزلہ میں ہمیشہ گرفتار رہنا وغیرہ امراض
 فوراً رفع ہوتے ہیں

راؤ واسوامی سائیں امراض دل مثلاً دل کی کمزوری دل کی دھڑکن دل کی چھنی کسی کام کاچ میں دل کا
 لگنا معمولی کام پہاڑ معلوم ہونا سیرات دن طرح طرح کے طوت و دم میں
 ڈوبے ہوا دلیان وغیرہ امراض کا قلع ترح کرنے میں اس کے کام کرتی جو

راؤ واسوامی سائیں تمام امراض مخصوصہ مردان مثلاً جویان (رہیب) احتلام (خواب میں مٹی کا نکل
 جانا۔ مٹی کا پتلا پڑ جانا۔ پیشاب کے پہلے یا چھپے مل کر گرنا۔ پیشاب کا بار
 یا آنا زیادہ یا کم آنا۔ سرعت انزال کا ہونا۔ قوت باہ کا کم ہو جانا۔ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہنا
 مرض یا بیطس یا مرض سواک سو پیشاب کے ساتھ پیپ کا مل کر آنا وغیرہ امراض کو فوراً رفع کیے قوت
 اس قدر بڑھتی جو کہ سبھا لانا دشوار ہو جاتا ہو جسم کو فروغ مضبوط اور خوبصورت بنا کر حتی پیدا کر دیتی
 راؤ واسوامی سائیں عورتوں کی تمام امراض متعلقہ حیض مثلاً حیض کا بیقاعدہ آنا وقت مقرری
 سے پہلے یا چھپے آنا۔ یا کم و بیش آنا۔ سیلان الرحم احتیاق الرحم۔ اسقاط

حمل ان تمام امراض کو دور کر کے عورتوں کے جسم کو طاقور مضبوط اور حیضت بنا دیتی ہے
 راؤ واسوامی سائیں تہذیبی دل کا مائی دیکھنے کے بخاروں کی بیٹے نکلتے غیر متزکیہ ہے۔ اس کے علاوہ
 جسم کو دارا اس مدد و شکر و دل مانع و پیٹ کی غرائز دہ کر کہ خون صالح پیدا کرتی ہے۔
 اگر سرد رہتا تو مٹی بھی استعمال کریں تو طاقت از حد بڑھتی ہے کسی مرض کو اس میں بہت کچھ
 دیتی ہر ایک بچہ پوچھا جو ان مریدوں ہر موسم میں استعمال کہتے ہیں۔ دیکھی پڑھیں وغیرہ کی ضرورت نہیں
 قیمت نصف آؤن کی شیشی (ستہ) نصف شیشی (چھتر) کوٹہ ۱۲ اور خود کو ۲۲ مٹی جیسو لکھنا

میں دیکھو اور اپنے منہ سے راؤ واسوامی سائیں کا جانا۔ راؤ واسوامی سائیں کا جانا۔ راؤ واسوامی سائیں کا جانا۔

بابہر کے چھپے ہوئے ناول

عروس مصر ایڈیٹر السلال مصر کے ایک حرکت
 الہام ناول کا ترجمہ عمار رعایتی عمر
 عزیز سہیلی عام فہم اردو میں عورتوں کے
 مذاق کا ناول لکھا گیا ہے ۱۲ رعایتی ۳۴
 انقلاب قسطنطنیہ ترکوں اور اتحادیوں
 کے جان توڑ مقابلوں کا فوٹو عمدہ رعایتی ۸
 سیلاب خون - غدر شعلہ کے عبرتناک اقامت جتنی کی لانی کی بہادری عمر رعایتی ۱۲
 ناول مصنفہ خان احمد حسین خاں صاحب بی اے ایم آر ایس لے

بے نظیر بیگم - بے روزگاری میں شادی کی
 تکلیفات - نہایت دلچسپ عمر رعایتی ۸
 آہ - نہایت تیزخیز مستورات کو خاص
 شوق سے پڑھنا چاہئے ۱۲ رعایتی ۱۲
 آئینہ روزگار بچوں کو زور پہنانے کی
 نغزیاں ناول کے سیر پر ہیں عمر رعایتی ۸
 گیم پی آر - ایک مفرود کوئے اندیش خود سر
 نوجوان کی حرکات قیمت ۱۲ رعایتی ۱۲
 درآہ - ستر سالی کا اس سے بہتر ناول
 آج تک شائع نہیں ہوا عمر رعایتی ۱۲
 شرم حریف - ایک بے انتقام شوہر پر
 ایک انتقام سطور پر لکھا گیا ۱۲ رعایتی ۱۲
 دل کے بھر پور - نہایت درد انگیز "وہ عورت جس کے دل کی بات اپنی قلم کا
 ناول قیمت ۱۲ رعایتی ۱۲
 حیرت انگیز شہر - ایک عربی ناول کا ترجمہ
 واقعات نہایت دلچسپ ہیں ۸ رعایتی ۱۲
 حجاج بن یوسف - ہجر وصال کے
 شکرے - رزم بزم کے سین پر عمر رعایتی ۱۰
 جتنی کی لانی کی بہادری عمر رعایتی ۱۲
 حیرت گردن مار کی تنگی - اقبال ادوار
 کے دیکش سین عمر رعایتی ۸
 سوز - ایک ہوش بان ناول جو ہر ایک کو دوست
 سمجھ لینے کے نتائج اور غزلیاں عمر رعایتی ۸
 درد - ایک لاجواب ڈیٹیکو ناول - شمع
 شہان کے بعد سب سے بہتر ناول جو عمر رعایتی ۱۰
 شمع سحر - جاوید گری کی شکست - فتح پوری کی
 فتح پوری محبت کے نتائج ۱۲ رعایتی ۱۲
 گلبدن - ڈیٹیکو ناول - عیادوں کی عیار
 سانہ لوح حریفوں کی ڈرگت ۱۲ رعایتی ۱۲
 مکافا سحر عمل ایک ایسی ہیرو کا ناول
 والا ناول قیمت ۱۲ رعایتی ۱۲
 وہ عورت جس کے دل کی بات اپنی قلم کا
 ناول قیمت ۱۲ رعایتی ۱۲
 حیرت انگیز شہر - ایک عربی ناول کا ترجمہ

درجہ پنجم - ۱۲ راجہ رسالو - ۱۲ پچی تائیں - ۱۲

کُتبِ بزرگانِ ہندی

پچی دیویاں - ۱۲ میسری یا گوکیہ سدا - ۱۲ دیر تائیں - ۱۲
چتوڑ کا شاکھا - ۱۲ پچی استریاں - ۱۲ عالم استریاں - ۱۲
مٹی برہانت - ۱۲ راجپوتی کا بولہ - ۱۲ پچا پچا ہندو تائیں - ۱۲
ست کبیر کی ساکھی - ۱۲ چتوڑ کی پچا تائیں - ۱۲ شہد سارنگھا - ۱۲

کُتبِ بزرگانِ گورکھی

ساڈیاں ماواں - ۱۲ چتیاں دیویاں - ۱۲ پنجابی سوانہا - ۱۲ عہد دہم

ہنگالی زبان کے مترجمہ آثارِ ناولوں کے نشاندار

۱۔ چھپوٹی (یعنی ملک الشعراء سرابندر ناتھ ٹیگور کے مشہور عام ہنگالی ناول جو کبیر جی کا
پر لطف اردو ترجمہ اس کا ترجمہ قریباً تمام درجہ زبانوں میں ہو چکا ہے - نہایت
ای دشمن مودیہ زیب ناول ہے - قیمت ۲ روپے رعایتی صرف - ۱۲
۲۔ سلی چتون (مشہور آفاق سائے بہادر بابو بکچندر چٹرجی کے جتنی نامی ناول کا اردو ترجمہ
ایک نئی لڑکی کے حالات و خیالات کا نہایت خوبصورت عہد رعایتی ۹
۳۔ اکتھاہ ساگر (نامی ہنگالی ناول کا ترجمہ - نہایت رقت اثر - عہد رعایتی صرف ۹
۴۔ کپال کٹلا (زمنہ یادیر رائے بہادر بکچندر چٹرجی سی آئی ای کے کپال کٹلا نامی
ہنگالی ناول کا ترجمہ - طرز بیان نہایت ہی دلکش - ۱۲ رعایتی ۱۲
۵۔ بروگن (صوبہ بنگال کے مشہور محفلگار بابو ابھاش چندر داس ایم اے بی ایل کے
نمارنی نامی ناول کا عکس لطیف - قیمت ۲ روپے رعایتی صرف ۱۲
۶۔ انا (حسرت و درد کی تصویر - ملی جذبات کا پُرکھیت سا طر - قابل مصلحت ہے ایک
اخلاق آموز معلم کا فرض ادا کیا ہے - قیمت ۲ روپے رعایتی صرف ۱۲
۷۔ دیوانچند میشر اور اوسامی کا ترجمہ (چنگل محل سادھو سٹریٹ لاہور)

کبیر جوگ { کبیر جوگ اپنی مجموعی و جزوی حیثیت میں جامع کتاب ہے ۔
جب تک کوئی شخص اسے پڑھ لے گا ۔ ممکن نہیں کہ وہ سنت

مت یعنی راوا سامی پتہ ۔ نانک پتہ ۔ داؤد پتہ یا اور کسی پتہ کے اصول سے باخبر
سکے ۔ کبیر صاحب آد سنت تھے ۔ ان کی تعلیم ہر پتہ کی بنیاد ہے ۔ متعصب پتہ
جو چاہیں کہیں ۔ ہم بے تعصبی سے ان کی تعلیم پیش کر رہے ہیں ۔ ضخامت تقریباً
ایک ہزار صفحہ ۔ قیمت صرف چار روپیہ (اللہ مر) کاغذ و کھانی چھپائی عمدہ +

نانک جوگ { یہ لائٹ و دلچسپ اور اعلیٰ درجہ کی مفید کتاب ابھی حال ہی میں چھپی ہے
اس میں پریم گورو نانک صاحب کے باطنی اور روحانی چاہ و مہال کا
و لغزب نقشہ کچھ اس خوبی کے ساتھ کھینچا گیا ہے ۔ کہ دیکھتے ہی آنکھوں میں سرور و نشاط
پیدا ہوتا ہے ۔ گورو نانک صاحب کے حالات و کمالات اور کمالات کے علاوہ اس میں
پر ان ساتنگی نامی کتاب کے حالات کے موافق ان کے سچ جوگ ۔ طرز عبادت و طریق
ریاضت کا خاکہ بھی موجود ہے ۔ جس کا جتنا ہر سیکھنے والا محضوں اور تصوف پسند طباع
کے لئے بالعموم ضروری ہے ۔ قیمت چھ روپے راجی صرف عجم

راوا سامی جوگ { علم سینہ کے تمام سرسبہ راز جو آج تک مقفل تھے ۔ کھول دیئے
گئے ہیں ۔ اور سنت مت کی تعلیم اس جلد میں حتی الامکان
مکمل کر دی گئی ہے ۔ اس کا مطالعہ پڑھنے والوں پر ثابت کر دینا ۔ کہ یہ جوگ پڑھنا یا
جوگ پڑھنا ایک طریقہ جو ۔ یا علم عرفان کی تحقیق یا توحید پر مشتمل ہے ۔ یا یقینی رہنما جو ۔

مکمل فلسفی کرٹ بائیں سٹیک { بالعموم رنگین سلیس اردو ترجمہ ۔ اس کتاب میں
ان خوبیاں اور لوٹ نقشہ دئے درج فرمائے ہیں
جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ساتھ ہی آگے سری گوسائیں علی اس جی کی سوا عمری تہذیب
ہی عمدہ سرمایہ میں لکھ کر شامل کی ہے ۔ تقطیع ۱۹۲۲ء ضخامت تقریباً ۱۴۰ صفحات تہذیب
خوشنما و جامع قیمت کاغذ سفید ملائی بلا جلد لمبر عیدہ کاغذ رنگین بلا جلد مکمل ہر

کاغذ خانی بلا جلد ۲۰ روپے راجی +
۱۹۲۲ء ۔ دیو انند پرنٹرز لاہور کا سامی کارخانہ (چنگر پور) سادھو سرب لالہ

شہابی لکھنؤ والا کی اردو شاعری و قصید - نیکی و بدی کے انجام کا مؤثر خاکہ قیمت
۱۲۰۰

شہابی لکھنؤ والا اس سلسلہ کے تمام ناولوں سے زیادہ دلآویز۔ بونڈی راج

و قصید کے وقت آزادی قائم رکھنے کی ہمت بخشی داستان - اس سے بہتر ناول
کتاب ناول کے پیرایہ میں آج تک آپ کی نظر سے گزری ہوگی اردو عہد ہندی عہد

شہابی بھکاری افسانہ کی سبق آموز و عشق کی دلچسپ داستان - اس سے
میں کیلئے یکساں مفید - نہایت ہی سبق آموز کتاب ہے اردو عہد ہندی عہد

شہابی پی پرائن داستان - تپتی برست دھرم کا ایک بینظیر درشن
قیمت ۱۰۰۰ زبان اردو ۱۰۰۰ زبان اردو صرف ۱۰۰۰

شہابی جادوگرنی ملک آسام کی ایک رانی کا حال جو جادو سے کام لیتی تھی
اس کی جادو کی ماہیت کتاب کے پڑھنے سے سمجھ میں آ
سکتی ہے - اور اس قدر دلچسپ ہے کہ ہاتھ میں لیکر

شہابی بھوت داستان - قیمت ۱۰۰۰ زبان اردو صرف ۱۰۰۰
یوسف قازم پر دلچسپ و تحقیقہ بحث ناول کے پیرایہ میں - اپنی

شہابی بٹار انوعیت کے نمائندے بالکل نئی کتاب ہے - ایک جلد
۱۲۰۰ زبان اردو - قیمت ۱۲۰۰ زبان اردو صرف ۱۲۰۰

شہابی سلسلہ کے دیگر دلچسپ قابل دید ناول
شہابی بھگت ۵۰۰ راج بھگت ۵۰۰ راج بھگت ۵۰۰ راج بھگت ۵۰۰
شہابی چور اردو ۱۲۰۰ ہندی ۱۲۰۰ شہابی سہاسی ۱۰۰۰ شہابی تپتوی ۸۰۰
پتھر - دیوانہ پنڈت پتھر یاد اسلمی کارخانہ (۱) چنگر محلہ سادہ پوٹھری لاہور

شہابی سلسلہ کے بنیظیر ناول

یعنی ایک شہابی طالب علم کا طرز عمل ناول کے پہلے میں۔ آج کل عدم تعاون ہمارے ملک میں عدم تعاون کے خیالات زوروں پر ہیں ملک کے ہر طبقہ کے آدمی اس کے ریرا اٹا گئے ہیں۔ نون کو آپریشن کیا ہے۔ اس کا مطلب جن کی سمجھ میں آگیا ہے وہ نوآئسی بری اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور یہ جان گئے ہیں کہ یہ دنا رکھنا مصیبت و غلطیوں لیکن جنہوں نے اسکو نہیں سمجھا۔ وہ اس ناول کے مطالعہ کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ اس کتاب میں ایک طالب علم کی زندگی کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں جس کے دل میں پہلے ہل عدم تعاون کا جذبہ پیدا ہوا تھا۔ اور اس نے اپنی قابلیت کے موافق شاعر کا میاں حاصل کر لی تھی۔ عدم تعاون کیا ہو اور وہ کس طرح بعض اوقات یقینی طور پر کامیابی کی صورت پیدا کر لیا ہو۔ قابل مصنف نے اس بحث کو اس کتاب میں کچھ اس انداز سے قلمبند کیا ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو۔ قیمت باوجود ان تمام خوبیوں کے صرف چھم رعای عمر شہابی سواجیہ { اس کتاب میں قابل مصنف نے بتایا ہو۔ کہ سواجیہ کیا ہو اور ہر قسم کیلئے حاصل کرنا کیوں ضروری ہو۔ اس میں کسی کیسی برکتیں ہیں سواجیہ انسانی زندگی کی اصلی خیالی اور سچی حراج ہے۔ اور جس قوم کی دنیا میں اپنی حکومت نہیں ہے۔ وہ ناحق دھرم گرم اور روحانیت کی ڈینگا رتی ہے۔ بجز سواج کے ان میں سے کسی کا بھی اہتمام نہیں ہو سکتا۔ اس کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اس ہندوستان میں ایک مڑہ قوم کے دل میں کس طرح سواجیہ چل کر رہنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور کس طرح اس جذبہ کو حرکت دیا کہ اس قوم نے اپنے آپ کو زندہ بنایا۔ اور بانٹ بھی کسی حد تک زندہ اور زندہ دلوں کی تعظیم کی مسخ ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ سے۔ قیمت صرف چھم رعای ۱۲

شہابی جوجی { جس میں مقدس کتاب ہمارے ہر قوم بڑھ کے پورا اور سواجیہ قلمبند کیا گیا ہو۔ دیدار کا اصلی تو تعصوب و گمان کا خالص ہر کتاب ہے ظاہر سواجیہ۔

پتھر۔ دیو انچند مینچر اور واسو می کارخانہ راجپنٹر محلہ سدا دیو شہ لاہور

برہنہ سندھار { یعنی ذات ترقی کے اصول اور دنیاوی عروج کے حصول کے گروہ
 نہایت دلچسپ - پر لطف بھگتی گیان - ویراگ اور تصوف کے
 روزے پرتواریخی واقعات اور چھوٹے چھوٹے دلچسپ قصے کہانیاں آج کل کے حالات
 اور واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت پُر اثر میرا یہ میں رچ ہیں قیمت صرف ۱۰/-
نوجیون سندھار { یعنی سچا حقیقی اور پرہیز گیار - ادب اور احسان تصوف
 کا کلمہ اور روحانی تعلیم و تلقین کی لاثانی اور لاجواب کتاب
 جو گھر بیٹھے سنت سنگ کا لطف دیتا ہے - اور انسانی زندگی کی اصلاح
 کرتا ہے قیمت ۱۰/- جو دان خویوں کے صرف ۱۰/-

سنت سنجوگ { جلد اول - یعنی سنت مت کی سی اور تازہ ترین تصنیف
 جس میں طریق فقرا اور سنت مت کے اہل اصول اور
 زبردست رسالت پر مطلق بحث کے سلسلہ میں وسیع النظری کے دلچسپ سبق
 درج ہیں جن کے مطالعہ کرنے سے تمام مذہبی فلسفانہ مسائل کی صرف وضاحت
 ہو جاتی ہے - بلکہ توہمات اور غلط خیال سے نجات مل جاتی ہے - قیمت صرف ۱۰/-
سندھو بھائی کی سماکی { یعنی بھگتی گیان - ویراگ وغیرہ کے پُر اثر و پُر
 اکا مجموعہ - قیمت کچھ بھی نہیں - صرف ۱۲/-

اردو کا نیا بھگت مال { جلد اول - بھگت مال ہندو مذہب کی نایاب کتاب
 ادھر م کے خزانہ کا انمول تر ہے - یہ اپنی طرز کی لاثانی
 کتاب ہے جس کو ہر شیو برت لال جی دھنیم لے لے اپنے طور پر بھی ہے - کتاب بھگت
 دھنیم ہے - اور اپنی زبان میں بھی لکھی گئی ہے - کہ کڑھنے والے عشق کر نیکی کیا مجال ہے
 کہ اسکا مطالعہ کر کے ایک شخص بھی سچ کی دولت محو رہنے پڑے - کتاب کیا ہو - مجھو جو - ودھن
 جلد و نہیں یہ کتاب مکمل ہوگی - پرنالے بھگتوں کے حالات پہلی جلد میں ہیں اور دوسرے بھگتوں کے
 حالات مثلاً سوامی ام تیرتہ - رام کرشن پرم ہنس اور میلنگ لال وغیرہ سری جلد و نہیں
 تیرتہ دھنیم جانینگ - ہر عقیدہ کے آدمیوں کے لئے کیاں فور یہ عید ہوگی - سنت سماگ کے
 خریداروں کو ایسے سلسلہ میں بھی سنت سماگ ۱۲ فیروز کی قیمت ۱۰/- اور مستقل
 خریداروں کو جلد اول کی قیمت صرف ۱۰/- رہی جائیگی - باقی جلدیں آئندہ تیرتہ

تصانیف بہرشی شیورت ال صا حہ من ایم ہے

لوگ بیکر لوگ سدھار { یعنی دین و دنیا کی بہتری حاصل کرنے کی آسان تدبیر اور

بیکر لوگ سدھار { یعنی عاقبت کی خبر اور خیالات عائد توہمات کی وضاحت۔

زیون سدھار { زندگی کی اصلاح ہر انسان کا شغل اور عمل چاہئے۔ اس کے

لوگ سدھار { لوگ کے اقسام مقاصد اور طرز عمل وغیرہ پر عام فہم اور پسند

سکھ سدھار۔ پرمارتھ سدھار۔ رنج اوپکار سدھار

تینوں ایک جلد میں

سکھ سدھار جس میں راحت و آرام و سکون۔ قرار صحت سلامتی خوشی اور مسرت

زندگی بسر کرنے راز۔ پرمارتھ سدھار کیا ہے۔ اس کے سہانے راز حقیقی کے حصول

اور تکمل کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ رنج اوپکار یعنی اپنی سبھال مقدم ہے۔ اگر خود

سکھ سدھار۔ جو لوگوں کا سنبھالنا آسان نہیں ہوگا۔ اپنے سنبھالنے اور بتانے

کے راز اس میں بتائے گئے ہیں۔ قیمت ہر گنبد کی ایک جلد میں صرف ۴۴

جس میں تصوف۔ حقانیت۔ روحانیت وغیرہ کے دلچسپ مفید اور قابل عمل

باتیں راج ہیں۔ ضخیم کتاب ہے۔ قیمت صرف ۴۴

پتھر دیوانچند میجر رادھا سوامی کا خانہ چنگر محلہ ساھو سٹریٹ۔ الہو

ایک ایک کردار و حیات کی بنیاد پر بہت قیمتی کتابیں

- ۱۔ انکو پڑھ کر کوئی اگر کوئی حیات کی دولت سے محروم نہ جائے تو اس کے نصیب کیا کہا جائے
- ۲۔ **گیاں سنڈیش** سنڈیش کے نقطہ خیال اور ۱۱۲ چار سنڈیش معرفت کی دیکھپیوں کا
- ۳۔ **کی تعلیم علم باطنی سے رموز** ۸۸
- ۴۔ **محرم سنڈیش** تصوف کے مضامین کی مکمل ۱۱۲
- ۵۔ **تفسیر روحانیت** کے دلپسند نقش و نگار ۸۸
- ۶۔ **آپا سنا سنڈیش** پریم پتھی کی مہاندس ۱۱۲
- ۷۔ **عشق کے مسائل** کی واضح تفسیر ۸۸
- ۸۔ **کبیر چتر سنڈیش** معرفت کی عملی مثال ۱۱۲
- ۹۔ **حقانی نظارہ** کا بنیاد پر تاشہ ۸۸
- ۱۰۔ **راز و ملتھ سنڈیش** الہی طاقت کا مؤثر اور عملی فلسفہ۔ یوگ کی دلپسند تفسیر ۱۱۲
- ۱۱۔ **پانچ سنڈیش** سار سرفروانی و نکات توحید کی واضح اور مکمل تفسیر ۸۸
- ۱۲۔ **پاترا سنڈیش** مختلف ملکوں کے حالات بجد و عجیب ۸۸
- ۱۳۔ **سچ سنڈیش** رموز حقیقت کے اشارے عرفان کے راز ۸۸
- ۱۴۔ **پریم سنڈیش** پریم مارگ متعلق مفید سبق۔ قابل دید ۸۸
- ۱۵۔ **وال در شانت سنڈیش** تھوں اور کہانیوں کے سلسلہ میں روحانیت کی حیرت ۸۸
- ۱۶۔ **گیاں سنڈیش** عالم رکابی کی سیر ۸۸
- ۱۷۔ **پتھک سنڈیش** یعنی پریم سنت کیرتھن ہمارا راج کا پیک ۸۸
- ۱۸۔ **اگم سنڈیش** سات مکالمہ میں توجہ دہار کے بہترین سبق ۸۸
- ۱۹۔ **ادبیت سنڈیش** عجیب و غریب سیر میں تصوف کے نکات کا مکمل ۸۸
- ۲۰۔ **سنڈیش** مدد پر فقر کی نجاتی تعلیم کا مؤثر خاکہ کشند کا پیش بہا خزانہ ۸۸
- ۲۱۔ **سار سنڈیش** تصوف کی مسلسل پیچ کی مکمل گزریاں فقیہانہ خیالات کے موتی کی خوبصورت گزریاں ۸۸
- ۲۲۔ **پتھک سنڈیش** لاہور کا خانہ دارا سوئی کا خانہ دارا چنگیز کا حکم سار اھو سار لاہور

۹. روحانی ترقی { فضل و مجاہدہ کی روح کے سفلی۔ درمیانی اور علوی طبقات

۱۰. سچا اور سناٹا آرہیہ صرم { اس کے مول کرتے اور

۱۱. بچن سار حصہ اول -

۱۲. بچن سار حصہ دوم -

۱۳. بچن سار حصہ سوم { جس میں بالعموم اونچے درجہ کے ست سنگیوں اور عمل

لئے وہ قابل غور اور قابل عمل بچن شامل ہیں جو کشمیر کے دودان سفر میں لالہ لوگ
(رنگون نواسی) اور رائے کبغوری لال صاحب (کشمیر) سے اکثر کہے گئے تھے
اور لوگ بھی بطور خود دہار کر سکتے ہیں -

۱۴. بچن سار حصہ چہارم { جس میں بلند خیال۔ بلند نظر اور بلند بہت اچھیا سیوں

۱۵. چنڈ ضروری تھیجیتیں -

۱۶. آئینہ کشمیر یعنی کشمیر کے مختصر حالات -

۱۷. معجون مرکب - مذہب تعلیم اور فلسفہ کا عطر

۱۸. ست گبیر کی ساکھی -

۱۹. ست گبیر کی شہزادلی {

۲۰. گورو تیغ بھادر کی بانی ۴۲ رب پنچدشی عار

۲۱. دیوانچند مینہ راداسوی کا خاندان چنگر محلہ ساہو سرت لاہور

تصانیف ہستی سیور حال صاب و من ایم ہے +

۹ سوچ بیدی کیاں یعنی سوچ کا علم تصوف کی زبان میں ۔ ۔ ۔

۱۰ شیوہ جی کی ادبھت کہانی { یہ سانکھ کی لائانی کتاب ہے ۔ ۔ ۔

۱۱ رگوہانی سلق یعنی راز باطن کے سوچنے بچھنے اور اس کے عملاً - معاً - قولاً - فعلاً اور خیالاً جاننے کا گرو ۔ ۔ ۔

۱۲ یعنی پانچ خط جن میں روحانی زندگی بسر کرنے سے متعلق مفید باتیں درج ہیں ۔ ۔ ۔
۱۳ پیتھرا اور پورا ایک شخص کے نام رکھے گئے تھے ۔ اور اب اس کی خجائش کے بموجب
۱۴ مجسمہ اوروں کے کٹنے کے خیال سے کہانی صورت میں لائے گئے ہیں ۔ ۔ ۔

۱۵ امن بیچ کرم و چار ۔ ایک چھوٹی مگر نہایت ہی مفید کتاب ۔ ۔ ۔
۱۶ ایدو سکشا و چار بھگوان کی تعلیم دینے کا ڈھنگ سان پڑ ہیں ۔ ۔ ۔
۱۷ جیوتی گہان چار خد خیالی تہوں میں ہندو فلسفہ کی موائی وضاحت و تفسیر ۔ ۔ ۔
۱۸ شیوہ سنگلیک اپنشد ۔ بگرد کے ۳۲ ویں ادھیا کے چھ کھنڈ کا دن کے ۔ ۔ ۔
چھ سنتوں کی دلچسپ تشہیر ۔ ۔ ۔

۱۹ سہج و چار ۔ معمولی معمولی باتوں پر چھوٹی معمولی غور +
۲۰ سہج تہ و چار ہفتہ کے ساتوں دنوں کے لئے پچار ۔ ۔ ۔
۲۱ کاسا مان ۔ دلوں کی کھٹائیں اور سادہ ہوؤں کی کہانیاں ۔ ۔ ۔
۲۲ زندگی لی رام صاحب کے کچھ مختصر حالات مع ان کے
مشتعل کلام کے نمونوں کے +
۲۳ گورو کے چرن ۔ یعنی شری سوامی ام کرشن پریم منس جی کے منتخب کلام ۔ ۔ ۔
۲۴ سرپ اپنشد ۔ ایتھرو وید کی ایک چھوٹی اپنشد کا اردو زبان میں
لفظی مگر مطلب خیر ترجمہ ۔ ۔ ۔

۲۵ واپیشہ سنو تتر یعنی سوال جواب جو کہ گرو خواہ جو ملیں پیدا ہوئے
۲۶ اہل باطن و چار ۔ یعنی مے نوشی کے معرکہ پیچوں پر غور و فکر ۔ ۔ ۔
۲۷ (۱۳) اہل ہما بایا پانپے اس جی ہمارا ج کا مختصر حیات پرترہ ۔ ۔ ۔
تمام درودیں اس پر پڑائیں +
پیشہ زو اپنشد پر راہ سوامی کا راجا تہ راہ چکر گھایا ۔ ایدو پیتھرا ۔ لا ۔ ۔

تصنیفات مہرشی شیوہرت لال صاحب من ایم لے

وکیان کرشنائن { پورٹ کلا۔ برہما دار۔ ہسا پریشو شری کرشن چندہ آتہ کند
اسے منوہراد منورجن چتر شیو اور جلیا سو کے سوا میں

من اور تیری کی سہلت درستی سے ام روپ اور شہدوں کی دیا گیا کے بہت یہ سادھ
دیانت اور لوگ کی روح ہے۔ تمام شہد شاستروں کا مہر ہے۔ گائے رومی شری سہل
وغیرہ کا لہذا اور طاقت بخش دودھ ہے۔ قصہ کا قصہ۔ کہانی کی کہانی۔ اور ساتھی منہ
انصاف کی تعلیم دہانی۔ آپ کرشن چتر کو بجا کیا ہے۔ اس کو پڑھیں۔ شبہ آکھیں کہیں
ایک مرتبہ پڑھ کر بار بار پڑھنے اور سوچنے کے لئے مجھ دہوں۔ تو ہمارا ذمہ اس میں جہاد
کا سار۔ سہلوت کا اور بھارت گیتا وغیرہ کا بطور کھینچا گیا ہے۔ خلاصہ ۲۶ صفحے۔

قیمت ۱ روپائی ۵۰

وکیان سنہاگیا { پورٹ منی پرم پورشن پرم منہ منورائے ساگر ام صاحب
ایہا دار کا منوہراد منورجن چتر میں نامک صاحب۔ کیر صاحب

داؤد صاحب اور دوسرے سنہوں کی تعلیم کا مغز ہیں کوٹ کوٹ کر سمجھ دیا گیا ہے۔ معارف اور
وفیتا کے مصنف بڑی خوبیوں کے موجدوں کی تعلیم کے دہن نشین کرانے کی کوشش کی جو
اس کی تحریر کی نسبت ایسا اقرار کرتی ہے

اتر بھانیکا پیا سے تیرے بیان ہیں کسی کی آنکھ میں جادو تیری بانہیں ہے

قیمت ۱ روپائی ۵۰

وکیان سنہاگیا { پورٹ منی پرم پورشن پرم منہ منورائے ساگر ام صاحب
ایہا دار کا منوہراد منورجن چتر میں نامک صاحب۔ کیر صاحب

مانیوں کی تنگی میں۔ اور بچوں کی سادی زبان میں نہایت سلی اور لہجہ آگیا ہے۔

قیمت ۱ روپائی ۵۰

وکیان سنہاگیا { پورٹ منی پرم پورشن پرم منہ منورائے ساگر ام صاحب
ایہا دار کا منوہراد منورجن چتر میں نامک صاحب۔ کیر صاحب

شرعی و گمان امان اردو

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی نے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اردو زبان کا تو کسی نے کیا ہے۔ گوچھوٹا مضمون
 پر کیا ہے۔ یہ کتاب بھی ہے۔ مگر شرعی گمان امان جیسی آپ کی کتاب سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔
 یہ کتاب پہلے ۱۹۱۷ء میں چھپی تھی۔ چھپتے ہی اس کی تمام تجدیدیں ہاتھوں آتی رہیں
 کہ جس کے خواہشمند تھے۔ ہمارا جکرشن پریس اور صاحب بہادر جی کی آئی سٹیشن
 ڈپریٹرز نے اس کی زیادہ قیمت پر تیار کی کتاب لائی۔ اور اپنے کتب خانہ میں رکھ
 دی۔ مگر پھر اس نے یہ کتابوں کا اردو زبان کا غنیمت ان اوقات سے تیر لگ سکتا ہے۔ کہ یہ
 ایک بڑی بے قیمت آمو اور فنیہ کتاب ہے جس میں نہ صرف داتا کی امتداد ہے۔ بلکہ اس میں
 ہی کو ثابت کیا گیا ہے۔ مگر انسانی زندگی کے مینا کا سہایت ہی خوشی پر یہ میں تب اس میں
 لفظوں میں خاکہ اتارا گیا ہے۔ بہر حال اس کی تشریح سزا کی حدقت اور ہر ماہ کی غفلت کو
 مجاہدی اور اصطلاحی نکتہ نگاہ سے صاف طور پر کر دیتی ہے۔ امید ہے کہ اس کو پڑھ کر
 یورپوں کے کسی محنت سے محنت متھتے کہ جہنم کو گھسٹان کرنے کی محنت نہ ہوگی۔
 ان پلٹ دھری اور چیز ہے۔ اس کا مطالعہ دھنوشی کے بھی ہاتھ نہیں آتا۔
 یہ کتاب بطور خود لا جواب۔ لائانی اور اسے طرہ کی باکل نہ لائی ہے۔ صرف دہلی جی
 ہاتھ سے لکھی گئی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ دنیا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور اس سے
 کوزہ کا پانی گر جائے۔ طیرح لطیف اور قند نیشہ اندیز اور شیش ہے۔ جہنم نہیں کہ اس
 کو پڑھ کر آدمی بھگتی کی دولت سے محروم رہے۔ اس کتاب ہاتھ میں لیجئے۔ صرف اس کا مطالعہ
 مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ تمام کتاب پڑھتے ہوئے بغیر یہ سیکس تو پھر کہیں کہ جادو کا شہت
 کا تسلیم اپنی تاثیر سے خالی ہے۔ پہلا ایڈیشن اس کتاب کو ہاتھ میں لیجئے۔ پھر اس کا
 ہر ایک کو یہ کتاب بہل سکی کہ اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ شایعہ گمان
 اپنی درخواستیں جلد بھیجیں۔ ورنہ کتاب نہ ملے گی۔ یہ کتاب بہت معات ہے۔
 قیمت ۱۰۰ روپے۔ رعایتی قیمت ۵۰ روپے۔ مجلد ۱۔

محولہ ایک عبارت میں بہرہ حسنہ مدار

پتہ: دیوان حیدر میجر اور اسوئی کارخانہ راجہ رام پور جگموج پورہ

از تھنیفات در شری شیرت اللاح حسب رعن ان امر سے

(۱۱) - سرشت شید بول کہیدرم - سرشت شید بول کہی بانی تامل شریز و نام سکا کا کہیں -

(۱۲) - بولیک کہیدرم - علم کو یہ بول و نیز لای شریز - بالی ہر آدمی کی لاکر شریز

(۱۳) - میں ہر نام ہائے - شریز کی لاج ماجہ شور و ج و دعاوی کے حالات

(۱۴) - شریز کہیدرم - حکموں کے نور و اندہ چسپ حالات ہشتے ایسا کر دے

(۱۵) - شریز تو ہر نام ہائے - رشتہ کی کھجائی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

(۱۶) - ماییت ہجی و چسپ ہے - کہیدرم کی ماییت میں کہیدرم

(۱۷) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۱۸) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۱۹) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۰) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۱) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۲) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۳) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۴) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۵) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۶) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۷) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

(۲۸) - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

اس کی بھائی کی روایت کی دولت سے بھر دیتے تھے

سلسلہ اول

۱۱ - شریز کی لاج ماجہ شور و ج و دعاوی کے حالات

۱۲ - شریز کہیدرم - حکموں کے نور و اندہ چسپ حالات ہشتے ایسا کر دے

۱۳ - شریز تو ہر نام ہائے - رشتہ کی کھجائی رشتہ کی نقطہ نگاہ سے

۱۴ - ماییت ہجی و چسپ ہے - کہیدرم کی ماییت میں کہیدرم

۱۵ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۱۶ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۱۷ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۱۸ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۱۹ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۰ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۱ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۲ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۳ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۴ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۵ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۲۶ - کہیدرم کی ماییت کہیدرم - کہیدرم کی ماییت کہیدرم

۱۱ - شریز کی لاج ماجہ شور و ج و دعاوی کے حالات

خو پورن مہنی کے چرنوں میں ارتھنا

۱۔ دھنیہ و دھنیہ گور و دیو۔ گبان پور دیا
۲۔ سرت چت۔ آتہ روپ۔ آنا یا۔ گیان نے
۳۔ چھوٹا سب پرچ۔ دھنہ دزن گیا
۴۔ بھار میل ہے دھنیہ۔ دھنیہ گور و دیو
۵۔ شیدہ باز چھلے کر کیا بھو کے پارا

۱۔ مٹھیا ایک کا ڈونڈ سو اسے مٹا دیا
۲۔ ان کی کرپا سدر گیان کا یھیا اُسے
۳۔ بھو کے جال سے بچ گئے۔ ہوئی ایسی ریا
۴۔ دھنیہ گیان اور دھیان ہے دھنیہ پتلی یہ چٹ
۵۔ راوہا سوامی مرے۔ چھوٹا سندھارا

پڑھنے والوں کی سیدو امیں مہنی

پنپن اس ضروری اور قابل عزت کتاب پنپن پٹی کے ذریعہ ویدانت کے سچانے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ گھر بیٹھے میرے پڑھنے والوں کو چار اور پو ایک کے ایقتیاس کا موقع ملے۔ اس میں جو کئی نظر آوے وہ قابل معافی ہے۔ کیونکہ مراد اصلی مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ کسی طرح لوگوں کی دلچسپی اس طرف ہو۔ اور ان کا بھرم دور ہو جائے۔ اس کو پڑھ کر پھر اگر وہ سنسکرت کی اصلی کتاب پنپن پٹی کو پڑھیں گے تو اور بھی ان کو زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ سیدانت امرت پانی کے سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے جو جن اس سلسلہ کو پسند کریں وہ پہلے ہی سے دوسری کتاب کے لئے اپنا نام و وجہ رجسٹر کرالیں۔ تاکہ چھپتے ہی ان کے پاس بھیج دی جائے اور جن کو منظور نہ ہو وہ بھی منبر کو اطلاع دیدیا کریں۔ تاکہ کارخانہ کو وی۔ پی کے انکار کرنے سے نقصان نہ پہنچے۔ یہ کام کسی ذاتی غرض سے نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور نہ مالی مفاد و نظر ہے۔ کسی طرح یہ مفید کام جاری رہے۔ صرف اتنا ہی مقصد ہے۔ اور بس +

شیدو

مقام دفتر و گیتانی
لاہور

دیوالی کے بعد دوسرے دن

۱۵۔ نومبر ۱۹۱۴ء

نہیں جوتا۔ ٹوڑھا اٹھ کر ان میں شتا اور چیتنا پر تیت ہوتی ہے آند میں پر تیت ہوتا شانتی جوتی
 میں شتا جیتنا اور آند تینوں پر تیت ہوتے ہیں۔ یہی برہم ہے جو گیان اور یوگ سے جانا جاتا ہے +
 اعتراف۔ اگر برہم سچا آند روچے تو یایا کا کیا رُوب ہوگا؟

جواب۔ ساشا۔ جڑنا۔ اور دھک یہ تینوں یایا کے رُوب ہیں اسکی استاخر گوش کی سینک
 وغیرہ میں رہتی ہے۔ یایا کی جڑنا کلمی پتھر وغیرہ میں ہے۔ اور یایا کی دھک بُدیتا موشہ دیتوں میں تیت
 ہوتی ہے اطح بابا سب میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اور شانتی وغیرہ دیتوں میں برہم سہست پیچ کی تیت ہوتی ہے
 اعتراف۔ پر پنج سہست برہم کا ذکر آپ کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ برہم کے دھیان کی واسطے تاکہ جگیا سو پتھر وغیرہ کو مام روپ کے چٹوکر صرف شتا برہم کا
 چیتن کہے۔ پتھر اور کلمی کا دھیان کٹھنک اور وہ صرف ٹوڑھا دوتی والوں کیلئے ہے شانت چیتن
 صرف برہم کا دھیان مناسبہ مندولے کا دھیان صرف اس لئے اُس سے مخالفت کرتی رہت دھیان
 گیان اور یوگ سے پیدا ہوتا ہے +

اعتراف۔ برہم وہ کیا کس طرح پیدا ہوتی ہے؟
 جواب۔ دھیان کے ایگاگر ہوئیے برہم وہ کیا آتین ہوتی ہے اور وہ سچا آند اکھنڈ اور یایا
 رس ہے۔ مگر یایا دھیان کی وجہ سے کھنڈ اکھنڈ پر تیت ہوتا ہے۔ شانت دیتوں میں آپادھی کا زون
 نہیں ہوتا تب ابھید پد کی پر تیتی ہونے لگتی ہے +

اعتراف۔ آپادھیوں کا ابھا وکس سادھن سے جلد کس ہے؟
 جواب۔ یوگ اور یوگ وہی اسکے سادھن ہیں نول سے تریٹی کا بھرم دوتہ ہوتا ہے اور
 اس حالت کا نام جیتنا آند ہے +

اس شانتی آند میں برہم آند کی اشترکتا دکھائی گئی ہے۔ وشد اور شیو جگوان پریش پون شند
 چٹ والے پرانی کو جنم مرن کے دھک سے آزاد کریں! یہ آشیر باد ہے +

ختم ہوا پنچدہشی کا بند دھواں برہمانند وشیانند پر کرن جس میں ۵۰ شلوک ہیں اور
 ہم نے اپنے طور پر دو پرچھدوں اور ایک نظر پر گرافوں میں بیان کیا ہے +

اس میں دھج کا ہے۔ مگر آنتہ کرن ایک روپے آس میں برہمہ کے اس ایک انش کا بھان ہونا
سب لیل ہے۔

جواب۔ اگر اس مثال سے تمھاری تسلی نہیں ہوتی تو اور سی۔ جل کے اندر آگ کی گرمی
داخل ہوتی ہے۔ مگر پرکاشت نہیں ہوتی۔ ویسے ہی گھور اور موڑھ برتیوں میں برہمہ کی جھبتنا
پریت ہوتی ہے۔ آنتہ پریت نہیں ہوتا۔ صرف شانت ورتی میں جیتن اور آنتہ دونوں کی پریت
ہوتی ہے۔ جیسے لکڑی میں آگ کی گرمی اور روشنی دونوں پرگٹ ہوتے ہیں۔

انتھراض۔ موڑھ اور گھور برتیوں میں صرف جیتن اور شانت برتیوں میں جیتن اور آنتہ
دونوں پرگٹ ہوتے ہیں یہ آپنے کیسے جانا؟

جواب۔ یہ کچھ آشرے کا سو بھاو ہی ہوتا ہے۔ جل میں آگ کی گرمی تو آجاتی ہے پرکا
نہیں آتا۔ اور لکڑی کا سو بھاو وہ ہے کہ اس میں گرمی اور پرکاشت دونوں پرگٹ ہوں۔ اسی طرح
گھور اور موڑھ برتیوں اور شانت ورتیوں کا حال ہے۔ اور یہ انھو سے جانا گیا اور جانا جاتا
شانت ورتیوں میں بھی گو جیتن اور آنتہ دونوں پرگٹ ہوتے ہیں مگر کسی ورتی میں شکھ زیادہ
اور کسی میں کم ہے۔ رجوگن میں چھلنا رہتی ہے۔ اور کامناؤں کی وجہ سے انھو نہیں ہوتا۔
وگھ بنا رہتا ہے۔ اور وگھ سے غصہ آتا ہے۔ اور غصہ کی وجہ سے شکھ نہیں ہوتا۔ کامنا کے
پورے ہوئے ہر من روپ ورتی آتی ہے۔ وہی شانت ورتی ہے۔ اور جب تھوڑا سا شکھ
پریت ہو گیا۔ تو پھر کامنا کی چیز کے پریت ہونے سے کچھ دیر آگ ہو جاتا ہے جس سے بڑا شکھ
ملتا ہے۔ اس کا ذکر دو کتاب میں آ گیا ہے۔ اس طرح کامنا کی ورتی کے بھید سے چار قسم کا شکھ
پریت ہوتا ہے۔ چھوڑتی میں شانتی کا شکھ۔ کرودھ اور لوہہ کی توان درنی میں آواز کا شکھ
ہوتا ہے۔ شانتی ورتی میں برہمہ کا پریتی لمب روپ شکھ ہے۔ اور وہی برہمہ روپ شکھ ہے۔
گوڑو پنے ریشمہ کو اسی برہمہ شکھ کی یاد دہانی کرتے ہیں۔ شانت جیتن۔ شکھ دست۔ چھت۔ آنتہ
برہمہ کے سو بھاو ہیں۔ مٹی اور پتھر میں برہمہ کی شانت پریت ہوتی ہے۔ چھت اور آنتہ کا بھان

جواب۔ نہیں۔ وشنے کا آئند لوگ میں پرستہ ہے وہ بھی برہماتند کا ایک انش ہے
اس لئے اس کا بیان بے سود نہیں ہے۔

دوسرا برہماتند تین گنوں کی ورتیاں

اختصاراً۔ وشیانند برہماتند کا ایک ویش یا ایک انش ہے۔ اس کا پرمان کیا ہے؟
جواب۔ تین گنوں کا ہے۔ آتما کاسروپ برہماتند ہے اکھنڈ اور ایک دس ایسی
سے برہما سے لکر سپیورن برانی اور بھگوت جیتے ہیں۔ وشیانند بھی برہماتند کا ایک انش ہے۔
وشیانند کی اُپادھی رُوپ انتہ کرن کی ورتیاں ہیں۔ یہ ورتیاں تین قسم کی ہیں (۱) شانت (۲) د
گھور۔ (۳) موڑھ۔ شانت ورتیاں سونوگن کے کارن ہیں۔ گھور ورتیاں رجون کے کارج
ہیں۔ اور موڑھ ورتیاں نوگن کے کارج ہیں۔ ویراگ۔ چھا۔ اُدا و تا وغیرہ شانت ورتیوں میں
رہتے ہیں۔ ترشند رگ۔ سینہ۔ لوبھ وغیرہ گھور ورتیوں میں رہتے ہیں۔ موہ۔ بکے وغیرہ۔
موڑھ ورتیوں میں رہتے ہیں۔ ان تین قسم کی ورتیوں میں برہمہ کا سٹا۔ چیتنا۔ اور آند تین
پر تین بن بھجوا رہتے ہیں۔ تہرتی کہتی ہے۔ جیسا جیسا ورتی کا رُوپ ہوتا ہے تیسے برہم
پر تین لبیب بھجا دکو پراپت ہوتا ہے۔ واپس جی نے سونو میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔ آنا گھوچ
سے مشابہ ہے۔ جیسے جل کے کانپنے سے سورج کا پینٹا ہوا پر تیت ہوتا ہے۔ اور جل کے سٹھر
ہونے سے سٹھر معلوم ٹپتا ہے۔ ویسے ہی ساتوک ہوئیے آتما ساتوک پر تیت ہوتا ہے۔ اور
ورتیوں کے ملین ہونے سے آتما ملین نظر آتا ہے۔ ایک ہی آتما ویا یک ہو کر بہت رُوپ میں
نظر آتا ہے۔ جیسے جل میں چاند نیک رُوپ کے نظر آتا ہے۔ وہ شُدھ جل میں شُدھ اور
اُشُدھ جل میں اُشُدھ پر تیت ہوتا ہے۔ ساتوک ورتی میں تو وہ صاف رہتا ہے۔ اور سٹج
اور تم کی ورتیوں میں صاف نظر نہیں آتا۔ ایک میں چغل اور ایک میں موڑھ دکھائی دیتا ہے۔
اختصاراً۔ جل دو طرح کا ہے۔ شُدھ اور اُشُدھ۔ اس لئے چند زمان کا پر تین لبیب

۱۔ کرتیہ کرتیہ تا اور سرب کا پتی کا بیان تپتی دیپ پرکرن میں آگیا ہے اس کے پھر وچاڑ
من کے لئے یہ شلوک مہنو لوک پر لوک کے شکھوں کی سدھی کیلئے کھیتی - تیج - یئیہ - دان
ارت - شروان - من - نہھیاسن وغیرہ صرف آگیاں کے وقت کئے گئے۔ اب گیان کے
پراپت ہوئیے سب کا ناش ہو گیا۔ بندھن پر تیت نہیں ہوتا۔ اب کچھ کرنا دھنا باقی نہیں رہا
اسی کو کرتیہ کرتیہ تاکتے ہیں۔ آگیاں کو پتر وغیرہ کی کامناؤں کا دکھ رہتا ہے۔ وہ جنم مرن -
لوک پر لوک کی مصیبت میں پڑا رہتا ہے۔ گیاں کو تو کوئی بھی اچھیا نہیں وہ سب کو اپنے ہی
کلیا ہوا دیکھتا ہے۔ اس کو نہ اب سنتے ہے نہ پرے ہے۔ ہوا را اور ہوا کے بھل گئی باسنا
ایک بھی نہیں صرف پدارتھ کو بھوک رہا ہے۔ اور خواہش کی حرکت گئی ہے۔ یہ سرب کا پتی
اس کو فکر نہیں کہ کام اپنے موافق ہو یا مخالف اور خوش ہے کرتیہ کرتیہ ہے۔ اس کی مراد پوری
ہو گئی۔ پراپت اور پراپتہ تاسے تپتی ہے۔ وہ دھنیو ہم دھنیو ہم نت کتا ہے۔ یس دھنیہ
ہوں دھنیہ ہوں۔ اب مجھ کو کچھ بھی کرنا نہیں رہا جو پراپت ہو گیا لاخیا پراپت ہو گیا
میرا وہ پراپت ہے۔ شاستر آشچریہ ہے۔ گورو آشچریہ ہیں۔ گیان آشچریہ ہے۔ برہماتند کا
شکد آشچریہ ہے۔ اس طرح کی حالت کا نام ودیا تند ہے +

ختم ہوا پنچدشی کا برہماتندے ودیا تند برکرن جس میں ۶۵ شلوک ہیں اور
ہم نے اپنے طور پر تین پرچھیدوں اور دس پیرا گروں میں بیان کیا ہے

پندرہواں پرکرن برہماتند وشیامتند

پہلا پرچھید
وشیامتند

اختصار - اب آپ وشیامتند کا بیان مٹانے والے ہیں۔ موش شاستر کے ذیل ہیں
وشے کا بیان کرنا بالکل بے سود ہے۔

پھر تیریش میں بھوک کی اچھا نہیں رہتی۔ گیانی نے بھوک کو تھے تھے ہوئے آن کی طرح چھوڑ دیا ہے
 کتے پا ہے اس پر گریں مگر گیانی کو تو ذرا بھی اس کی خواہش نہ ہو گی اور جیکہ رتی راجہ کو تو غصہ ہی ہے
 راج کے نام کا دکھ بھی ہو مگر گیانی کو یہ دکھ نہیں ستاتا۔ اسلئے گیانی جبکہ رتی راجہ سے بھی
 بڑھکے ہے۔ چکھو رتی راجہ کو گندھرب آند کی خواہش ہوتی ہے گیانی اور ضرورتاً تک نہیں کرا
 گندھرب آند دو طرح کا ہے۔ ایک مٹیہ گندھرب کا۔ دوسرے دیو گندھرب کا۔ اس نے ہر
 پتر آند کا شکہ ہے۔ اس سے اوھک دیوتاؤں کا آند ہے۔ یہ دیوتا تین رکائے ہیں۔ ایک
 آجان دیوتا۔ دوسرے کرم دیوتا۔ تیسرے دیوتا۔ اشو میدھ وغیرہ گئیہ کر نیسے آجان دیوتا کی جونی
 ملتی ہے۔ نیسے کرم سے کرم دیوتا ملتے ہیں۔ اگنی سرائدر۔ برہسپتی وغیرہ اور دیوتا ہیں۔ ان سبکے
 بڑھکے پر چا پنی کا شکہ ہے پھر وراٹ ہے۔ پھر تیرنیہ کر بھسے۔ ان کی صراحت اس طرح پر ہے (۱)
 جیکہ رتی راجہ (۷) مٹیہ گندھرب (۳) دیو گندھرب (۴) پتر (۵) آجان دیوتا (۶) کرم دیوتا (۷)
 دیوتا (۸) اندر (۹) برہسپتی (۱۰) پر چا پتی (۱۱) برہما۔ ان میں سے سبکے سکھ پالترتیب سو گئے
 بڑھتے گئے ہیں۔ ان گیا رتھوں سے گیانی کا شکہ نہ بڑھتا ہے۔ گیانی انجود وارا سب
 شکھوں کی خواہش سے آزاد ہو جاتا ہے۔

اعتراف حاصل یہ سکھ گیا نی کو بھی پر ایت ہوتے ہوئے کیونکہ آگیا نی بھی سا کشی مٹین لوگ
 ہو نیسے تمام دیووں کے آند کا انجو کر سکتا ہے۔

جواب۔ آگیا نی کو یہ گیان نہیں ہے کہ میں سب کا سا کشی ہوں۔ اسلئے اس کو یہ اند پر ایت
 نہیں ہونے۔ تینتر سے اپنشد کا واکہ ہے جو چریش یہ جانند ہے کہ سب بھتیوں کا سا کشی چو آتما میں
 ہوں وہ سب کا مناؤں کو پر ایت ہے۔ وہ سام وید سے سب آتماؤں کا سدا کان کرتا رہتا ہے یعنی
 یکس ہی ان ہوں۔ میں ہی سب شریروں میں ان کا بھو گتا ہوں۔

نیشمر پر چھپید
 کرتیہ کرتیہ نا اور مہرب کا مپتی

یاب نہیں لگتا۔ کیونکہ اس کو کچھے ہے کہ میں نے کسی کو بھی نہیں مارا۔ کوٹشکی اُپنشد کا پرمان ہے۔
 دینا کی گناہن باب کے ماتے۔ سونا چھڑانے۔ ویر دیتا راہم کے قتل کرنے۔ گر پھو وغیرہ کے لگاٹنے سے باب
 نہیں لگتا۔ کیونکہ گیانی کو تو شیر میں اہم پڑھی نہیں ہے۔ گیانی کو یاب کرنے کی اچھیا ہی نہیں ہوتی
 پھر اس کا موکش کیسے پکڑے گا؟

دوسرے پر چھید سب کا اپنی

۴۔ ایتھرے اُپنشد کی شرتی کہتی ہے۔ گیانی سب کامناؤں کو پاپت ہو کر جنم مرن سے بچتا
 چھاندوگ اُپنشد کا واکہ ہے۔ گیانی ہنستا ہوا۔ بھوجن کرتا ہوا۔ جاتی کرم میں لگا ہوا۔ ستی کیسے
 واس بھگتا ہوا۔ سواری کا آتم لینا ہوا بھی اہم بھاد کے سمرن کو پاس نہیں آنے دیتا۔ اور صرف
 پراد بدھ کرم کے بھوک کیلئے ہی رہا ہے۔ تیتھرے اُپنشد کا پرمان ہے۔ گیانی سمیڈون کامناؤں
 کو ایک ساتھ ہی پاپت ہو جاتا ہے۔

اعتراف۔ گیانی کے کرموں کے پھل ماتے سے اُسکے جنم کو بھی ماننا پڑے گا؟
 جواب۔ گیانی کے نچت کرم تو ناش ہو گئے اب جنم کیسے ہو گا۔ اس کی سب کامنائیں
 ایک ساتھ یوری ہو گئیں۔ اب خواہش کس کی رہیگی۔ تیتھرے اور فدہ آرٹیک اُپنشد کہتی ہیں۔
 مہر دتا۔ جوانی۔ ودبا۔ صحت۔ دیر دھ چٹائی۔ ماتھی۔ گھوڑے۔ پیادے۔ رتھ کی یاد قسم کی
 فرج۔ دھن۔ دولت۔ اور چکر ورتی باج تک کا سکھ گیانی کو حاصل ہو جاتا ہے۔ اور برہما تندرے
 میں لیکن ہونے سے پھر اس کو کوئی اچھیا باقی نہیں رہ جاتی۔

اعتراف۔ چکر ورتی راجا اور گیانی کی مشابہت درست نہیں ہے؟
 جواب۔ دونوں کو کوئی اچھیا نہیں ہے اسلئے مشابہت درست ہے۔ اُسکی اچھیا راج بھوک
 سے گئی۔ اس کی اچھیا شام ستروید کے دھارا و برہما تندرے بھوک سے جاتی رہی۔ تیترا نی اُپنشد میں
 ورد رتھ نے پادھ سے مختلف قسم کے بھوکوں کے دوش اور چنگے دوش بیان کئے ہیں۔ یوگ

۱۱۔ سرب کا مناد اپنی (۱۳) کرتیہ کر تو نیم (۱۴) پراپت پرایو ہم +

ہو۔ دیکھیا اچھا وہ طرح کہے ہیں۔ اول اس لوک کا دکھ۔ دوسرے پر لوک کا دکھ۔ لوک کے دکھ کے متعلق ورہ آرینک شرتی یوں کہتی ہے۔ جب ایک جنم کے نتیجہ پر بھاؤ سے یہ جیو اتما کو ایسا سمجھ لے کہ دس اشنگ کو لٹھ ہوں۔ تو پھر شر رب کی جو کوئی کا مناد نہ رہی اور اس کا تاپ ہو گا۔ اس لوک کے دکھ کا اچھا وہ ہے۔ اتنا وہ طرح کے ہیں۔ ایک جیو اتما دوسرے پر اتما تینوں شر ربوں کے ساتھ تا مایہ بھرم رکھتا ہوا چلتا بھوکتا جیو اتما ہے اور سچا منند برہمہ ست کا اور دشمنان اور نام روپ کے نام مایہ کو پراپت ہو کر بھوگیہ روپ ہوا ہوا پر اتما ہے تینوں شر ربوں کے بویکے چیتن کا بھوکتا پناؤ ہو جاتا ہے اور نام روپ کے بویکے چیتن کا بھوک پنا جاتا رہتا ہے اور تینوں اتما اور پر اتما کا بھید جاتا رہتا ہے۔ اصل میں تو تاپ اتما کو نہیں ہے صرف شر ربوں کو تاپ ہے +

۱۲۔ کس شر رب کو کیا تاپ ہوتا ہے؟ اس کو کھنڈ۔ کچھ بات۔ پتے ستھول شر رب کو تاپ ہوتا ہے۔ کام کر۔ وہ وغیرہ سے سوکھ شر رب کو تاپ ہوتا ہے۔ اور ستھول اور سوکھ تاپوں کی جڑ کارن شر رب میں ہوتی ہے۔ یہ سب دکھ برہمہ و پار سے جلتے رہتے ہیں۔ کو لٹھ کا اشنگ پنا پر تبت ہوتا ہے اور چیتن کے بھوکتا پن کے بھرم جاتا رہتا ہے۔ یہ تو لوک کے دکھ کا اچھا ہوا +

۱۳۔ پاب بھیبہ کی چنتا پر لوک کے دکھ کا کارن ہے۔ اسی کا بیان برہمانند سے یوگانند پرکرن میں آگیا ہے۔ گی نی کو یہ دکھ نہیں ہوتا +

اعتراف۔ گی نی کو پار بدھ کرم کی چنتا ہو گا گا می (اگے آئے) کرم کی چنتا تو ہو گی؟ جواب۔ جیسے پانی گل کے پتے کو نہیں چھو تا ویسے ہی گیانی کو گا می کرم نہیں چھو تے شر رب کا کایہ ہے۔ شر رب کی لڑی جس طرح آگ میں بکتے ہیں باقی ہے ویسے ہی گیانی کے بخت کرم دکھ ہو جاتے ہیں۔ گین بھی کہتی ہے۔ لے ارجو! جس طرح پر چنڈاگنی سے لڑیاں بھسم ہو جاتی ہیں ویسے ہی گیان روپ اگنی سے کرم بھسم ہو جاتا ہے جس چریش کا اتما اپنا ر کے ساتھ تا مایہ دھماں نہیں پراپت بھیبہ جس کی بڑھی میں سے ویرے نہیں ہیں وہ پرن اگر سب کو قتل بھی کرے تو اس کو

جواب - برہم میں یہ بھی استعجاب ہوئی

اعتراض - پھر کیا ہی کو بیوہ مار کیسے ہو گا؟

جواب - جیسے ناک کر نیو لاکھی راجہ کبھی پرچا کبھی کچھ اند کبھی کچھ بنا ہے اسکا میٹر بھی

اعتراض - تب اس میں لاک دویش ضرور آئے گا؟

جواب - ساقہ ہی آتم گیان بھی خود ہیگا۔ جیسی کاسکشی آتماگ دویش میں نہ پھنسیگا اور

بیوہ مار کرتے ہوئے بھی اعلیٰ اور نعل رینگا

اعتراض - برہم اکھنڈ ہے۔ اس کو کس کھنڈ جنت کی بریت کیسے ہوتی ہے؟

جواب - ٹوٹے ہوئے شیشہ میں ایک ٹوٹ پڑتا ہے اس طرح اس میں جی بڑیا ت نظر آتی ہے

اعتراض - ہر جہ نظر نہیں آتا اس میں نظر آئے بک کی بریت کیسے سنے گی؟

جواب - پہلے سمجھنا ہوتا ہے جیسے جنت کی بریت ہوتی ہے جیسے جنت کم آئے

کو نہ دیکھو تب تک اس میں کسی صورت نظر نہیں آتی وہی ہے اس کا بھی حال ہے

اعتراض - نام روپ جب بچا ہے تو برہم جو رشتہ ہے کسے بچا ہے؟

جواب - نام روپ برہم میں کلیت میں۔ جیسے چیل بھٹی کی ورنی کو رو کو۔ تب برہم سچا ہوتا

کی بریت ہوگی۔ اور ہستہ آہستہ ادویتا نہ کا بچا ہو گا

ختم ہوا پنچدہشی کا تیرہواں برہانند سے ادویتا نہ پر کرن جس میں وہ اشلوک ہے اور

ہم نے ہر جچیدہ اور ہر گراؤں میں اپنے طور پر بیان کیا ہے

چودھواں پر کرن برہانند سے دیوانہ

پہلا پر جچیدہ

دویم پر جچیدہ

اعتراض - وہاں تک کی طرح وہاں تک بھی یہی کی روتی ہے یہ چودھواں سے دیکھنا

جواب نام روپ کیت میں۔ یہ ان کی کٹی سبے جہنا مرنا میں ہی ہے۔ یہ تھی سے پڑا کر کے لئے متھیا دیت کے چھوٹے سے اذیت کی مدھی ہوتی ہے اور پھوٹے نام روپ کا تیاگ ہو جاتا ہے اور پھر ان میں سے کسی کا بھن نہیں رہتا اسی کا نام دیت کی پورتی ہے +

اعتراض۔ دیت کی پرتی نامادی کا ہے برہما بیاس سے اسکی پورتی کیسے ہوگی؟

جواب۔ وچار اور برہما بیاس سے دیت باسکی پورتی ہوتی ہے +

اعتراض۔ برہما ایک روپ ہے اس سے ایک روپ والا نیت نہیں بن سکتا؟

جواب۔ مایا کیساتھ نیک ٹوٹتا جاتی ہے مٹی تو ایک ہے مگر مٹی کی تساقی سے دی مٹی ایک پار پختوں کے متھیا روپ وجود میں کر لیتی ہے یہی تیار برہما کیساتھ اس متھیا کیساتھ +

اعتراض۔ مٹی کی تساقی تو صحیح ہے مگر برہما کی تساقی متھیا ہے اسلئے یہ مثال نامناسب ہے؟

جواب۔ مثال ناقص نہیں ہے صرف بھاری سمجھ کا یہ ہے جسے نہیں دیکھتی سے متھیا روپ جگت طرح بنانا ہے ویسے ہی برہما میں یہ جگت پدیدت ہو گتا ہے جسے میں اڑنا۔ ٹوٹنا۔ اچھلنا پھلنا برہما ہی تو ہوتا ہے اس میں تعجب کیا ہے ایسے ہی مایا کیساتھ متھیا ہوتی ہوئی، کاش غیر روپ کی مٹی؟

اعتراض۔ اگر یہ مایا ہی وکار ہے تو پھر کوئی بڑا اور کوئی چھین کیوں ضرورت ہے؟

جواب۔ جس میں جیتن کا یہی تیار ہے وہ جنم اور جس میں پرانی نوب نہیں رہتا وہ جیتن پر تیت ہوتا ہے۔ پرتی نوب پرانیوں کے انتہ کر میں پڑتا ہے +

اعتراض۔ برہما ہی کو جیتن کا کارن کیوں نامیں؟

جواب۔ سچا تہ جیتن ہے اور نام دیت جیتن میں جیسے کپڑے میں مٹی ٹھوٹے کی تصویریں کپتے ہیں ویسے ہی مایا نے اوشٹان برہما میں جگت کی کلبن کر دی ہے۔ اس مایا سے مٹی نہیں کہنی چاہئے کیونکہ اسکے کارج ہمیشہ ملتے رہتے ہیں۔ کبھی جوانی کبھی بڑھاپا۔ کبھی نوب کبھی جیتن۔

یہ منوراجہ کے کھیل ہیں اسلئے اس متھیا کا تیاگ ہی اچھا ہے۔

اعتراض۔ نام روپ کے تیاگ سے لاجبہ کیا ہوگا؟

دوپ سے بستی (بچوں) ہو جاتی ہے +

اعتراض - اوکاش شونیہ ہے ؟

جواب - جوچی میں آئے کہ لو گر آکاش کا ادھار تو مانو گے کہ نہیں +

اعتراض - پر رنگ میں کیا مانتا چاہئے ؟

جواب - پر سنگ میں یہ ماننا چاہئے کہ آکاش کا ادھار شان برہم ہے اور وہ سستی ہے -

اور وہ تھرا راہی ادا سین سکھ لے رہا ہے +

اعتراض - ادا سین اس کو کہتے ہیں جو انوکول (موافق) ہونہ پرتی کول (غیر موافق) ہو

اس میں شکھ کیسا ؟

جواب - ان دونوں سے مختلف پنج شکھ ہے انوکول آتام میں ہر ش پیدھی اور پرتی کول نام

میں دیکھ پڑھی ہے - آتم و ستونہ پرتی کول ہے - انوکول ہے اسلئے اس کا آتم پنج آتم کہلاتا ہے +

اعتراض - جب شکھ ہے تو دیکھ بھی تو ہوگا ؟

جواب - دیکھ میں پنج روپتا کی بدھی نہیں ہوتی - پنج نام اپنے آپ ہے - اپنے آپ میں

سب کو پریم پرتی رہنی ہے - اس میں دیکھ نہیں ہوتا +

اعتراض - اگر پنج آتم ہمیشہ آتم روپتا تو ہمیشہ ہی ہر ش نارہنیا ہے شو کہ بھی ہونا چاہئے

جواب - من کی برتی چو کہ لہ لہ بدلتی رہتی ہے اسلئے ہر ش بھی بدلتا رہتا ہے اور اسی لہ لہ بدلتی

رہنے میں ک کی پرتی ہوتی ہے - سور پنج آتم تو ایک اس روپ ہی رہتا ہے آتم تو سب میں ہے مگر کول

کی حرکت - انہی کے روپ جل کے ہیں - اور یہ تھوی کے گندھ و فیر و من تہی ہے - من کہنے سے کارو

سمجھ میں آتا ہے - یہ سب ہیں تو آتم کے ادھار پر جو اپنا روپ اور وہی سب اس کی سٹا اور اسی کی

چیتنا اور اسی کا آتم سب کا ادھار بنا ہوا ہے - اور اسی ادھار کے سبب ان میں بھی آتم پرتیت ہوتا

ہے - نام روپ کی چیتنا سے چھٹک زلمی میں ملنے والے ہونے کے سبب مجرم ہوتا ہے +

اعتراض - اگر پار تھوں کے نام روپ چھٹک میں تو ان کی کیا تھی ہے ؟

جواب - برہم سچا اتمند ہے اور جگت نام رُوپ ہے و
 اعتراض - کس پرمان سے تم برہم کو سچا اتمند کہتے ہو؟

جواب - نرینگہ تاپنی سے لیکر تمام اُپنڈیا یا ہی کہتے ہیں - اتمرو دیکر جاننے والے پرشوس نے
 نرینگہ تاپنی ایشند کے اتر کھنڈ میں برہم کو سچا اتمند رُوپ کہا ہے - چچاندوگ اپنڈیش آدن میندو
 میٹ اڈالک میندو نے برہم کو ست بتایا ہے - ایتھرے اپنڈیش برہم کو حسین کہا ہے - چچاندوگ اپنڈ
 میں سنت گارنے نادر کو برہم کا نام بھو ماتا کر اتمند رُوپ بتایا ہے - لے نادر ایہ بھو ماجاتے کے قابل
 ہے - اور کوئی محدود شے جاننے کے قابل نہیں ہے - "یتھرے اپنڈ بھی برہم کو اتمند رُوپ کہتی ہے شریوں پران
 اب جگت کے نام رُوپ کے متعلق پرمان مندو پڑکانے سینورن دپوں کا جنتن کہے کے اُن کو نام دیا او
 اُن میں سخت ہو کر بولا - "یہ جو میرا اتم ہے اس میں یرویش اے کے نام رُوپ پر گٹ کرونگا - اور ہارنیک
 میں کہا گیا ہے کہ یہ جگت اُپتی سے پہلے اویا کرت ہو اور نام رُوپ پر گٹ کیا گیا - اویا کرت کا اتمہ
 میں سخت اُچتہ یا شکتی ہے - شو بتا شو نری ایشند میں آبلے ہے - "ایا کو لپاوان بھی اور یا کے اترے ہو
 سے پرمانمایا کا پریر کہ - "ایا وکاری ہے اور مٹھیا ہے - پرمانماز وکار اور رتھ ہے - "ایا اُپت برہم کہ
 کاج اکاش ہے - اکاش میں پرمانماک ستنا جیتنا اور اتمند ہے - اکاش کا اوکاش مٹھیا ہے کیونکہ وہ اکا
 کے بعد پیدا ہونے پہلے نہیں تھا اور ناش ہو کر بھی مٹھے نہ رہیگا جو اوانت میں نہ ہو وہ مٹھیا میں بھی
 واصل نہیں ہوتا صرف مٹھیا ہی مٹھیا ہے - گنتا کے دو سر اویا میں بھوان کہتے ہیں - "ایہ اُچن بان
 بھو تول کا آکار پہلے بھی کچھ نہیں تھا یوچھے بھی کچھ نہ رہیگا صرف مٹھیا (درمیان) میں پریت ہے اسے مٹھیا
 اعتراض - اکاش میں ست چت - اتمد ہے - اس کا کیا پرمان ہے ؟

جواب - اسکا اشچو پان ہے جیسے مٹی سے بنے ہوئے گھرے میں مٹی رہتی ہے ویسے ہی سچا اتم
 سب میں پورن رہتا ہے و

اعتراض - کیا اکاش کو چھوڑ کر اور میں سچا اتمد مانیں ہے؟

جھا بھو - کیوں نہیں نہ اپنے سروپ میں بھی تو پریت ہوتی ہے - اکاش کے اوکاش

اعتراف۔ کارج کے متقیہا رُپ کا رنجہ کرنا کس غرض سے ہے؟

جواب۔ اُو آٹک رشی اپنے بیٹے کو چھانڈوگ میں کتا ہے۔ اے بیٹے! ابکرتی کے ٹکڑے کے جان لینے سے نام نہنی کا سرپ من لیا جاتا ہے۔ یہ ورہی غرض ہے تاکہ سارا جلتہ متقیہا رتبت ہو۔
اعتراف۔ سب نے اور مٹی کے گیان کئے اور کٹل کا متھیا لیا نہیں بنتا؟
جواب۔ کارج میں ستیہ انش بھی ہوتا اور متقیہا انش بھی ہے۔ سونا اور مٹی اور تھیا ان دونوں سے
میں ہر گز کو کار رُپ متقیہا ہیں۔

اعتراف۔ گراتے ہی کارن گیان سے کارج گیان کا پورا پتہ تو نہیں لگا؟

جواب۔ متقیہا انش کے پر جیت بنوئے سنا انش کا گیان ہو گیا اور یہی پورا پتہ ہے۔
اعتراف۔ کارج میں ستیہ انش اور متقیہا انش دونوں ہیں اسلئے وہ دونوں کا گمان ہونا چاہیے؟
جواب۔ متقیہا انش جاننے کے یوگ نہیں ہے کیونکہ اس کے جاننے کی کوئی مقصد نہیں ہے۔
اعتراف۔ جہاں دے گئے تھے شرتی یعنی اہل ارتھ کو جھوڑ کر اپنی گتھی سے مختلف کیا گیا کہ
جواب۔ متقیہا شرتی "شرتی کا ارتھ یہ ہے" "ابک کارن کے گیان سے اینک کارجوں کا گمان ہوتا
شرتی ایک میں جس جینساتی وہ صرف تو بیت گمان میں بدھمی کو سمجھ کر لاتی ہے۔ ایک کارن انش سے
اور اینک کارج انش متقیہا ہے۔ اسلئے حقانے کا مقصد ہے شرتی کہتی ہے "اے بیٹے! ابکرتی کے پتے
ہمارے مٹی کے کارج کا گیان ہوتا ہے" تو بیت کہتے ہیں اپنے باپ آٹک کو تو ڈراڑھتا ہوا جا کر نہ سکا
نیں کیا۔ باپ کو غصہ نہیں آیا۔ بلکہ اس نے شانتی کے ساتھ سوال کیا "جس ایک کے سنے سے سنا گیا
وہ بھی سنا جاتا ہے کیا تو نے یہ سوال بھی اپنے گورو سے کیا یا نہیں؟" تب تو بت کینو کی آکھ گئی اور یہ
کہ نہ بچ پڑا۔ جس کے جانتے سنے اور بن کرنے سے سب کا جانا سنا اور بن کر نا ہوتا ہے؟

پانچواں پرچھید
برہمہ اور جگت

اعتراف۔ برہمہ اور جگت میں کیا بھید ہے؟

جواب۔ مٹی نے اپنے رُوب مٹی پنا کو نہیں چھوڑا اور گھڑے رُوب سے نظر آ رہی ہے
اس طرح مٹی کے بُورت کا نتیجہ کیا جاتا ہے ؟

اعتراض۔ گھڑے کو مٹی کا پر نیام کیوں نہ مانا جائے ؟

جواب۔ پر نیام کہتے ہیں بدلنے کے واسطے کہ وہ گھڑے کو مٹی کا پر نیام مانو گے تو
پھر یہ کہنا پڑیگا کہ مٹی نے اپنی پہلی صورت چھوڑ دی اور گھڑے کی شکل میں ظاہر ہوئی مگر
اصل میں ایسا نہیں ہے مٹی تو مٹی کی بنی ہے اسلئے گھڑا مٹی کا بُورت ہے پر نیام نہیں ہے ؟
اعتراض۔ بُورت میں کیا اور تشنان رُوب کی بُورتی نہیں ہوتی ؟

جواب۔ مٹی کے بُورت گھڑے میں۔ سونے کے بُورت گندل میں۔ ان میں سے کسی میں
بھی مٹی یا سونے کی بُورتی نہیں ہوتی ؟

اعتراض۔ گھڑا ٹھوٹ گیا مگر مٹی نہیں بلکہ گھڑے کی صورت نظر آ رہی ہے مٹی نہیں ہے اسلئے بُورت نہیں

جواب۔ گھڑے ٹھوٹ کر مٹی ہو جاتے ہیں مٹی تو جیسی مٹی ویسی ہی ہے اسلئے گھڑا مٹی کا بُورت ہے

اعتراض۔ پھر بُورت میں بھی بُورت کیوں نہیں مانتے وہی کو اس کا پر نیام کہتے ہو ؟

جواب۔ اسلئے کہ وہی پھر بُورت نہیں بنتا اسلئے پر نیام ہے بُورت نہیں ہے مٹی اور سونے
کے بُورت گھڑے اور گندل میں وہ ٹوٹ ٹھوٹ کر مٹی ہی رہتے ہیں ؟

اعتراض۔ اگر ان بدلی ہوئی صورتوں کو اور چھک کو نو بُورت کہنا ہے ؟

جواب۔ سچے اور سونے کو اس پہلے کہ جب تک نہیں ملے کیونکہ اور پہلے اور یوں کہ سچ کے رُوب
میں خیر کے گن کو بھن کر کے مانا ہے۔ اُنکی نظر سے کہ سچ کے تول کو کم از کم کارن کے تول سے زیادہ
ہونا چاہئے مگر ایک تول سے گن کا گندل، دو تول نہیں پایا یا ایک سربٹ کا گھڑا اور سربٹ کا پانی ہے اسلئے وہ بُورت
کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ان سب کا بول کو متعجبنا بتا ہے اور علیا سونے کو صرف اسی قدر بچے کرنا چاہئے

چوتھا پر حصہ
کارج کا نتیجہ پنا

کہ مٹی میں گھڑے بنے کی طاقت موجود تھی +

اعتراض - اگر شکستی کا کارج کارن سے بھرتا ہے تو پھر کارن کا بھرتی کی تیرت آتا

جواب - وچار کے - جو نیسے بھید کی پریت نہیں ہوتی - یو کی استھول اور گولے کارج اور شہ

سیرش آدی گن والی کارن رُوب مٹی کو وچار سے اکٹھا کر کے گھڑاؤ پٹن لیتے ہیں اور ہوا

کرنے تک جاتے ہیں - اگر وہ وچار سے کام لیتے تو کارج کارن کا بھید پریت ہوتا +

اعتراض - اگر گھٹ رُوب مٹی کی گھٹ رُوب پٹا وچار سے ہے تو پھر گھٹ پٹا کس وجہ سے

جواب - گھٹا کے بیابار سے +

اعتراض - اصل میں تو گھٹ کے متعلق ازروچنی شکستی کا کارج چنا نہیں جتا ہے ؟

جواب - اصل میں تو گھٹ بھی نہیں ہے وہ ازروچنی ہے کیونکہ کوئی گھڑاؤ مٹی سے بھرتا

بھرتا دیکھنے میں نہیں آتا - اور گھڑاؤ مٹی سے ابھرتا بھی نہیں ہے اسلئے ازروچنی ہے +

اعتراض - گھٹ اور شکستی دونوں اگر ازروچنی ہیں تو پھر شکستی اور اس کے کارج کا ہوا

بھید کس وجہ سے ہے ؟

جواب - جب تک استھول گولا کارن رُوب گھڑاؤ نہیں مانتا تا جب تک اس کا نام شکستی تھا اور جب تک

بن گیا تو پھر اس کا نام گھڑاؤ ہو گیا - اس سے ظاہر ہے کہ شکستی اور کارج کا بھید ہوا کارن

منفصل گولا کارن رُوب کی پرکٹ اور ہوا پرکٹا ہے +

اعتراض - پرکٹ بابا شکستی پیچھے پرکٹ ہوتی ہے ایسا پرکٹ ہوا ہوا پرکٹ پریت نہیں آتا

جواب - اندر حال کو نیلے مارسی کے منتر کی شکستی پہلے پرکٹ نہیں ہوتی پیچھے اس کے

تھاں میں پرکٹ ہوتی ہے ویسے ہی شکستی کا بھی حال ہے - جھانڈوگ اپنشد کرتی ہے - لیا کے کارج

ہو نیسے گھٹ وغیرہ مچھتا ہیں - اور گھٹ وغیرہ کا اوہشتان رُوب مٹی سے ہے - گھٹ صرف

نام مانتا ہے - ایک ہی دستور کسی وقت شکستی کہلاتی ہے اور کسی وقت کارج کہی جاتی ہے پھر شکستی اور

اس کے کارج کا جو اوہشتان ہے وہ دونوں صورتوں میں یکساں بنا رہتا ہے - گھٹ وغیرہ شد

اور فرمائی کہانی سنا تی تھی۔ اور وہ یقین کرتے تھے۔ ویسے یہ مہتیا سنا رہی سب پر تیت ہوتا
 تھا یہ ہے۔ وایہ نے لڑکوں سے کہا۔ ایسے ایسے کسی ویش میں ایک راجہ کے تین بلوان لڑکے
 ہوئے۔ دو تو جیتے ہی نہیں اور ایک گر بھی میں آیا ہی نہیں؛ یہ تینوں چھار مک لڑکے کے استیگر
 میں جا کر آیا وہ چھٹے اور پاپے کر پھٹ ہو کر شکار کو نکلے۔ جاتے جاتے آکاش میں تین پھل خد
 نظر آئے۔ اور وہ لڑکے ایک شکار ہی کیلئے ہیں۔ اسے رام ایسے نیچے ایسی کتھ آکھ کر سچا یقین
 کرتے ہیں۔ ویسے ہی بغیر دھار والے پریش بچوں کی طرح اس است جگت کو ستھننے میں آیا۔
 یوگ ویشٹ کا بیان ہے۔ ویشٹ ہی آئے چاکر بھی کہتے ہیں۔ کہ آیا شکتی اپنے کارج ملک
 سے وپریت (خالف) سو بھا وادی ہے۔ جیسے اگنی شکتی اپنے کارج چھالا وینو سے بالکل بچتی
 ہوتی ہے۔ اور اگنی شکتی کے آشرے انگار اور چھالے دونوں ہی رہتے ہیں۔ چھالا اور انگار تو
 پریش میں گر شکتی پریش نہیں ہے۔ صرف چھالا روپ کارج کے دیکھنے سے اس شکتی کا انان
 ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شکتی اپنے کارج اور اپنے آشرے ہننے والے سے بالکل وپریت
 سو بھا وادی ہے۔ مٹی کی شکتی بھی اپنے کارج اور آشرے سے وپریت ہی پر تیت ہوتی ہے +
 اعتراض۔ جب یہ شکتی اچیت ہے تو اچیت تو ہی شکتی کا مہروپ مدھ ہوتا ہے +
 جواب۔ یہ شکتی جیت کر نے یوگ نہیں ہے اوٹھان سے دھائے بھید ہی کا چنن ہوتا
 ہے نہ ابھید ہی کا۔ اسی وجہ سے اس کو ابرو چنی کہا گیا ہے +

اعتراض۔ شکتی اگر کارج کے مہروپے بھن ہوتے پھر کارن کی طرح پر تیت کیوں نہیں ہوتی؟
 جواب۔ مٹی کی شکتی گھڑے کے تھ سے پہلے مٹی ہی میں چھپی رہتی ہے اسلئے گھٹ

کے کارن مٹی میں پر تیت نہیں ہوتی +
 اعتراض۔ جب شکتی پہلے چھپی رہتی ہے تو یہ چھپے ہی اس کو پرگٹ نہ ہونا چاہئے؟
 جواب۔ مٹی پہلے دھو دھ میں چھپا تھا تھے جانے پر پرگٹ ہوا اسی طرح مٹی میں چھپے
 کی شکتی چھپی ہوئی تھی۔ کھانہ کے بیوہار سے گھڑے روپ میں پرگٹ ہو گئی اور نہ اس کا گھڑے

ٹینڈیوروں نے جگت کے بارہ میں جہت بحث کیا۔ آخر میں وہ شویتا شو تر مٹی کے پاس گئے
 تب مٹی نے اُن سے کہا۔ تم دھیان کہے جگت کا کارن دیکھو اور اُن کو یوگ میں چت نگار
 دھیان کرنے سے جگت کے کارن کا پتہ لگا۔ اور اتنا میں اُس کی چھٹی ہوئی شکتی جگت کا کارن
 پر تیت ہوئی۔ نہ صرف شرتی سے بلکہ شرتی سے بھی شکتیوں کا پتہ نکلتا ہے۔ یوگ واپشت کے
 اُپتتی پرکرن میں بھی مایا کے ایک پرکار کی شکتیوں کا برن ہوتا ہے مثلاً اے نام ابرہہ سرب
 شکتی بتیہ ہے۔ پورن ہے۔ سب کے پرے اور اذیت ہے جس وقت جس شکتی کا پورن ہوتا ہے
 اُس وقت وہی شکتی پرگٹ ہوتی ہے۔ جیسے سیپ کا چاندی کی صورت میں پورن ہوتا ہے تب
 چاندی کی پریت ہوتی ہے۔ اور جب سیپ کا پار دیا برق کے روپ میں پورن ہوتا ہے تب
 ویسی ہی نظر آتی ہے۔ اے رام ابرہہ کی چیتنا شکتی۔ دیوتا۔ منشیہ۔ پشو وغیرہ کے شر میں پریت
 ہوتی ہے۔ حرکت کی شکتی ہوا میں۔ دیڑھنا شکتی پتھر میں۔ حرارت کی شکتی آگ میں۔ شونہ شکتی
 آکاش میں۔ پروناشی شکتی وناشی ہارنوں میں پریت ہوا کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اے رام ابرہہ
 سانپ کے سوکھ اٹھے میں بڑا سانپ ہوتا ہے ویسے ہی سوکھ پر اتنا میں مقول جگت رہتا ہے
 پنج میں درخت کی جڑ۔ مٹی تہ۔ پھول۔ پھل۔ سب ہی تو ہیں۔ کبھی کوئی شکتی پیدا ہوتی ہے
 کبھی کوئی۔ پرتھوی میں کبھی کسی حصہ میں چاول پیدا ہوتا ہے اور کبھی کسی حصہ میں کیسے ویسے ہی یہ
 شکتی ہے۔ اے رام ایہ جگت کلپنا مائر روپ کے اصل میں ہیں۔ من نے اس جگت کو کلپنا
 اتما سرودیا پاک۔ ایک رس اور پرکا شان ہے۔ اور دیش کال دستو کے بھید سے رہتا ہے۔ جب اتما
 جس وقت گین روپ من شکتی کو دھارن کرتا ہے جو مایا کی پرینامی شکتی ہے اُس وقت اُس کا نام
 من ہوتا ہے۔ اے رام اپنے اتما من شکتی روپ پورن سے من پریت ہوتا ہے پھر من سے
 بندھ موکش کی کلپنا ہوتی ہے۔ اور منشیہ دیوتا۔ بن۔ سہریت۔ مندی نالے اور۔ سارے
 پرینچ کی کلپنا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس جگت کی پیدائش ہوئی ہے۔
 ورنہ اصل میں یہ نتیجہ ہی ہے۔ جیسے دایہ چھوٹے بچوں کو چھوٹی

نیکسپا پر حقیقت مایا شنکٹی

اعتراف اس گمراہ و باندہ روپ آتما میں جگت کی کلپنا کا کوئی کارن نہیں ہے۔ اس لئے
اس میں جگت کا بھرم نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ اور تیا تندی آتما میں بھرم کی کلپنا کا کارن مایا شنکٹی ہے جیسے (اند جال کر نیولے
مالی کے منتر روپ مایا شنکٹی گندھرب نگر وغیرہ کی کلپنا کا کارن ہے) +

اعتراف اس۔ اگر تندی روپ آتما سے مختلف مایا شنکٹی کو مانو گے تو پھر آتما اور تندی میں ہوگا
جواب۔ سارو وحشی ہونیک و بھگہ مایا متھیما ہے اسلئے مایا شنکٹی سے اس کے لوہو ت روپ

میں کوئی نقص نہیں آتا۔ جیسے مرگ تشاکی ندی کے کنارے کی پتھر نہیں ہوتی ویسے ہی مایا شنکٹی پر آتما
سے بھون اور اچھون کر کے نہیں کی جا سکتی۔ جیسے آگ وغیرہ کی طاقت آگ سے بھون اور اچھون

نہیں ہے ویسے ہی اس کا حال ہے۔ آگ میں چھالے وغیرہ کرنے کی طاقت آگنی کے اصلی
مروپ کے بھون نہیں ہے۔ اور اس سے اچھون بھی نہیں ہے۔ مگر منتر وغیرہ سے شنکٹی کا کارج چھالا

وغیرہ ہوتی بندھ پر تیت ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ بھون مانی جاتی ہے +
اعتراف اس۔ پرتی بندھ اور آگنی اور آگنی تی شنکٹی کو بھید ہو لیکن بھید کے ابھاو مانئے میں

نقص کوئی نہیں +
جواب۔ آگنی کا روپ پرنیکش ہے مگر آگنی کی شنکٹی پرنیکش نہیں ہے۔ آگنی کا پرتی بندھ

نہیں ہے۔ مگر شنکٹی کا پرتی بندھ ہے۔ اس لئے بھید ماننا ہی پڑتا ہے +
اعتراف اس۔ شنکٹی ابدیوں سے پرتیت نہیں ہوتی اسلئے شنکٹی کے پرتی بندھ کا علم ہو گیا؟

جواب۔ سادریوں سے تو پرتیت نہیں ہوتی۔ ہاں اپنے کارج سے جانی جاتی ہے اسلئے
پرتی بندھ کی کلپا کی جاتی ہے۔ جیسے جلتی آگ پر پانی رکھنے سے کسی کو چھالا نہ پڑے تو
وہاں مانا پڑے گا کہ منتر وغیرہ پرتی بندھ ہیں۔ اسی طرح مایا کے منتر و شیوا شوترا پرتی بندھ ہیں

دوسرا پرچھید

آرنجھک - پرینامی اور پورت

اعتراف - مٹی لکڑے کا اپادان کارن ہو مگر پرنگ میں کیا آیا؟

جواب - پرنگ میں یہ آیا کہ جیسے لکڑا مٹی سے جگر مٹی میں لے ہوتا ہے ویسے ہی یہ جگت آئند سے پیدا ہو کر آئند ہی میں لے ہوتا ہے۔ تیرے آپ نیشکار پران ہے کہ بھوت آئند میں اسمت اور آئند ہی میں لے ہوتے ہیں۔ اسلئے آئند ہی جگت کا اپادان کارن ہوا۔ آبادان تین طرح کا ہوتا ہے (۱) پورتی (۲) پرینامی (۳) آرنجھک۔ ان میں سے پرینامی اور آرنجھک تو ساکارو ستویں پر تیت ہوتے ہیں۔ اور زکارو ستو پرینامی کا اپادان اور آرنجھک کا اپادان نہیں ہوتے۔ آرنجھک وادی کہتے ہیں۔ کہ آبادان کارن کارج سے بھت ہے۔ اور کارج کا اپادان کارن سے بھت ہے۔ جیسے سوت کپڑے سے اور کیرا سوت سے مختلف ہے۔ کیونکہ اگر سوت اور کپڑے کا بھید نہ ہو تو سوت سے کپڑے کی آیتی نہیں ہو سکتی۔ کپڑے سے کپڑا کبھی نہیں پیدا ہوتا اسلئے سوت کپڑے سے مختلف ہے۔ پرینام نام ہے تبدیلی کا۔ ایک حالت کو چھوڑ کر دوسری حالت کو قبول کرنا پرینام ہے۔ جیسے دھو دھو دھو بیجا تا ہے اور مٹی گھڑا ہو جاتی ہے سونا نکل ہو جاتا ہے یہ پرینام کہلاتا ہے۔ پورت نام ہے پہلے حالت کو نہ چھوڑ کر اپنے میں دوسری حالت کی برت کرنا۔ جیسے رستی اپنے اصلی روپ کو نہیں چھوڑتی مگر اس میں سانپ کی برتی ہو جاتی ہے۔ یہ پورت پرینام اور آرنجھک کی تشریح ہے +

اعتراف - رستی پورت کو برایت ہوئی مگر وہ ساکارا ہے زکارا نہیں ہے۔ اسلئے زکارا کا پورت نہیں ہوتا۔ اور اس کا آرنجھک اور پرینام بھی نہیں ہوتا۔

جواب - زریو (بغیر عضو والے) کا پورت تو ہوتا ہے۔ جیسے زکارا کاش میں بھی رنگ اور کڑاہ کی صورت کا بھرم دکھائی دیتا ہے۔ پس جس طرح زکارا کاش میں بھرم ہوتا ہے ویسے ہی زکارا آئند روپ آتما میں بھی جگت روپ پورت کو متاثر کیا۔ کیونکہ پورت بھرم ہے

چونکہ آتما تندریتوں سے مختلف ہے اسلئے اس کا شمار اس فہرست میں نہیں آسکتا ؟

جواب :- آتما تندریتوں پر ہم نے ایک اور پر ہمہ دونوں ایک ہیں اور یوگ کے ذریعہ انہیں
کرنے سے اسی کا نام سچ آتما رکھا گیا ہے وہ آتما تندریت ہے جس کا بیان برہما تندریت یوگ کا ہے
اعتراف :- آتما تندریت کو یوگ کا تندریت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ یوگ کا تندریت ہے اور آتما تندریت وہ
ہے آتما تندریت کے صحابیوں کو آتما پتر استری دینہ وغیرہ ہیں۔ اور آتما تندریت کے وجہ سے آتما تندریت
وہ ہے اسلئے وہ یوگ کا تندریت نہیں ہو سکتا ؟

جواب :- آتما تندریت ہے۔ سچائی کو آتما پتر استری وغیرہ کہتے ہیں اور اسی طرح سچائی
اکاش فیرو بھی کہتے ہیں پتر ہے کہ آتما تندریت یوگ آتما تندریت سے اکاش اور اکاش
پتر سے یوگ سے آتما تندریت ہے۔ اور جل سے پتر تھوئی۔ اور پتر تھوئی سے آتما تندریت ہے۔ اور آتما تندریت
وہ ہے اسلئے اس طرح سے یہ جگت اپنے کارن آتما تندریت سے ہیں اور اسلئے آتما تندریت کی وجہ سے
آتما تندریت سے آتما تندریت کی جگت کا کارن بتاتی ہے آتما تندریت کو نہیں ؟
جواب :- اور جگت تندریت ہے آتما تندریت کی جگت کا کارن اور جگت کو اسی آتما تندریت نے

ہو گیا آتما تندریت ہے ؟

اعتراف :- جو جس سے پیدا ہو وہ اس سے جگت نہ ہو گیا کوئی قاعدہ نہیں ہے کھنڈ
سے کھنڈ بنا کر وہ کھنڈ سے جگت ہے ؟

جواب :- کارن سے جگت ہے۔ ایک جگت دو سر اپادان۔ کھنڈ تو صرف جگت کا کارن ہے
اور کھنڈ کا اپادان کارن ہی ہے۔ جگت کا کارن سے کالج مختلف ہوتا ہے مگر اپادان کارن
سے مختلف نہیں ہوتا۔ آتما تندریت جگت کا کارن ہے اسلئے یہ جگت جگت نہیں ہے ؟

اعتراف :- کھنڈ کارنوں کا اپادان کارن نہیں ہے ؟

جواب :- جو کالج کی استغنی اور نے کا ادھار ہو وہ اپادان کا کارن ہوتا ہے۔ کھنڈ
کی نے اور استغنی میں سے کھنڈ میں نہیں ہے یہ کھنڈ تندریت دیکھتے ہیں ؟

جواب۔ یہ دوش و دشمنی یوگ میں بھی ہوتی ہے۔ ورنہ کوئی یوگ کرتا ہی کیوں!
 اعتراض۔ مگر یوگ سادھن کی وقت یوگ میں سانس وغیرہ کی طرف دیش و دشمنی نہیں ہوتی؟
 جواب۔ بویکی کو بھی آتم ساکشا نکار کے وقت دوش و دشمنی نہیں رہتی۔
 اعتراض۔ بویکی کو دوشیت پر تیت ہوتا ہے۔ مگر یوگ کو نہیں اسلئے یوگ میں دیکھتا
 جواب۔ بیوگا کی وقت یوگ کو بھی دوشیت پر تیت ہوتا ہے اسلئے کوئی دیکھتا نہیں ہوتا۔
 اعتراض۔ سادھی کی وقت یوگ کو دوشیت نہیں پر تیت ہوتا۔
 جواب۔ بویکی کو بھی تیرتوں کے ویار میں آدھرتھ جگت کے رتھیا پر تیت ہوتا دوشیت نہیں
 اعتراض۔ سچ آتم کا اتھو کر نوالا اور ادویت کی پر تیت رکھنے والا یوگی ہے بویکی تو ایسا نہیں ہوتا
 جواب۔ ایسے شخص کو تم یوگی ہی کہا کرو۔ ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے۔ برہمانند پر کرن میں ہم
 آتم ساکشا نکار کے واسطے آتما نکا کو بک بتاتے ہیں۔ بات ایک ہے چاہے جیسے مانو۔ ناک
 چاہے سیدھی پکڑ دیا تاکھ کو پھر کر پکڑو۔ اس سے فرق کیا آتا ہے۔
 ختم ہوا پنچدشی کا بارھواں برہمانندے آتما نکا پر کرن۔ جس میں ۱۰ شلوک
 ہیں۔ اور آتم ۴ پر جمیدہ ۱۱ اور ۳۲ پیرا گرافوں میں اپنے طور پر بیان کیا ہے۔

تیرھواں پر کرن برہمانند اور وتیانند

پہلا پر جمیدہ

کارن کالج

اعتراض۔ اپنے تین قسم آتم نکا (۱) برہمانند (۲) وتیانند (۳) وشیانند مگر

اعتراض۔ جب سائیکل ورتی میں جیتن اور آتہ کا بھید ہے تو بھید کس میں ہے؟
جواب۔ راجسی ورتی میں بھید ہے۔ کیونکہ وہ نزل نہیں ہے۔

چوتھا پرچہ

یوگ اور یوگ

اعتراض۔ جب سائیکل ورتی کی فرما سے یہ ابرو کش گیان ہوتا ہے تب تک کو کیا
ضرور موکش کا کارن ماننا چاہئے وہی اس کا سادھن ہے؟

جواب۔ یوگ کی طرح یوگ بھی موکش کا کارن کیا جاسکتا ہے۔

اعتراض۔ گیان کی سہجی کیواسے یوگ کا سادھن پرکھ اچھڑا ہے؟

جواب۔ اسی طرح پنج گوشوں کے یوگ اور پرانے سے گیان کی آپ بیدھی بھی

ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے پرکرن میں لکھا گیا ہے۔

اعتراض۔ یوگ اور یوگ دونوں گیان کے سادھن ہیں۔ اسکا پرمان کیا ہے؟

جواب۔ گیتا کا بچن پرمان ہے۔ آتما اور آتما کے یوگ کو نیلے کو جس طرح موکش

پرکھ سچا پرکھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی یوگ والے کو بھی ہوتا ہے۔

اعتراض۔ اگر یوگ اور یوگ کا پھل ایک ہے تب سادھنوں کے سفنوں میں کیا ہونی چاہئے؟

جواب۔ موکش کے اوجھار کی مختلف قسم ہوتے ہیں۔ کسی سے یوگ ہوتا ہے کسی سے

یوگ کا سادھن ہوتا ہے۔ ورنہ اور کیا بھید ہوتا؟

اعتراض۔ یوگ میں محنت کرنی پڑتی ہے اور یوگ سے سہولیت ہوتی ہے یوگ کی اوجھار ہے؟

جواب۔ جب دونوں ہی سے راگ و دلش کی پورتی ہو جاتی ہے تو پھر یوگ اور یوگ کی

دونوں ایک جیسے ہوتے۔ اوجھار کس کی ہوتی؟

اعتراض۔ یوگ کی نظر میں پیار کے سے پرہیز ہیں دلش و دلش ہوتی ہے؟

ہے۔ اس لئے وہی پریم پر یہ اور سب میں پودھان ہے۔ اس سے پرتی وادی کو شاپنگی اور بشنیہ کو آتم روتیا کی سمجھتا پر گٹ ہوئی +

اعتراف۔ اتنا پریم پر یہ سہی نگراں کی پرمانند روتیا تو نہیں بنتی؟

جواب۔ پریم پر یہی کو تو پرمانند کہتے ہیں۔ ورہ آرینک او تیرے اپنے دوتو کہتے ہیں کہ چکرورتی راج سے لیکر ہر نیہ گر بھ تک درجہ بدرجہ اوج تک لگھ ہے۔ مگر آتما کا لگھ سب سے اوج تک ہے +

اعتراف۔ اگر آتما پرمانند ہے تو بیحدوں انتہہ کرن کی ورتیوں میں پرمانند پریت ہونا چاہئے۔ جیسے آتما کے جیتن روپ کی پرینتی ہے؟

جواب۔ جیتن اور آتم دونوں ہی آتما کے روپ ہیں۔ جیسے چراغ کی گرمی اور پرکاش دونوں روپ ہیں +

اعتراف۔ پھر انتہہ کرن کی ورتی میں جیتن اور آتم دونوں کو ابھید پر گٹ ہونا چاہئے؟

جواب۔ ابھید ہوتے ہوئے بھی جیتن کی رکٹا کے ساتھ آتم کی رکٹا نہیں ہوتی جیسے بھول میں روپ۔ رس۔ آتم۔ سپیش۔ سبھی ابھید ہیں مگر گتہ ہی کو زیدہ ناک گرہن کرتی ہے۔

اعتراف۔ جیتن کا اور آتم کا ابھید نہیں ہے۔ گتہ۔ روپ۔ رس۔ سپیش کا ابھید ہے۔ اس لئے یہ مثال ناقص ہے؟

جواب۔ جیتن اور آتم کا ابھید صرف ساکشی آتما میں ہے۔ اچانک ہی روپ ورتیوں میں نہیں ہے۔ اس لئے مثال ناقص نہیں ہے۔ کیونکہ ناک اندری سوا و بھول کے گتہ کے اور کچھ نہیں گرہن کرتی۔ اسی طرح ورتیوں کو جیتن اور آتم کا ابھید پریت ہوتا رہتا ہے +

اعتراف۔ اگر ورتیوں میں جیتن اور آتم کا ابھید ہے تو پھر ابھید کس میں ہے؟

جواب۔ پنہ روپ کرم کے آدے ہونے پر ورتی سا نوک ہوتا جاتی ہے تب جیتن اور آتم کا ابھید بنا پر گٹ ہوتا ہے +

گوروں کے دو انا خدا و اکہ بن کر یہ گیان ہو گیا کہ جس کی ہی سچا دند بر ہمہ ہوں۔ تب سب کی
 بھینٹ بنا چلی گئی بر سہتی سو گیت کے وقت براہمن کی پردھاننا ہے کشتری اور دیش کی نہیں ہے
 راجو بگیہ میں کشتری پردھان ہے براہمن اور دیش نہیں ہے۔ اسی طرح ویشنو بگیہ
 میں کویش بگیہ ہے۔ براہمن اور کشتری نہیں ہے۔ اس طرح تم کو سمجھ کر چت کو سادھان کر
 لینا چاہئے۔ پر راتھ میں صرف اتنا پردھان ہے۔ اور کوئی بھی نہیں ہے ناو سب نسبتی
 تفقات ہیں۔ چار طرح کی دستو ہیں (۱) آقا کا شیش پنا (۲) اُنیکش اور (۳) دیش
 ان میں سے جس جیسا دیکھا آسکر دیا آنا چاہئے اُنکار کر نیوالا شیش ہوتا ہے۔ پر دھی دیش ہوتا ہے
 جو نہ اُنکار کرے نہ دیش کرے وہ اُنیکش ہے۔ پہلے بھنے سے شیر کے ساتھ دیش ہوتا ہے
 اگر جب وہ چلا جاتا ہے تب وہ اُنیکش ہو جاتا ہے +

اعتراض۔ مگر کیا ایک ہی ہارتھ میں چاروں حالتیں ہو سکتی ہیں؟

جواب۔ کیوں نہیں۔ جویا راس گئے وہ پیارا۔ جویا رانہ گئے وہ دیشی۔ اور جو دیشی
 اور پیارا نہ گئے وہ اُنیکش ہے۔ ان میں سے صرف اتنا سبک پیارا ہے۔ یہ چاروں ملتے ہیں۔
 اور اتنا ہی سب میں کھید ہے۔ یا گیہ و لکیتیشی و ر۔ اُنیک اُنپند کے پورب براہمن اور جیادیں
 اس طرح کہتے ہیں یہ اتنا پتر اور دھن اور اندیاں سے بھی پیارا ہے۔ کیونکہ یہ سب کے انتر ہے۔
 اُنتر کے اُنپند نے پنج گوشوں کے انتر استھت آتا ہی کو سب سے پیارا بنایا ہے جو آتا ہے
 جس قدر نزدیک ہے اتنا ہی پیارا اور جو جتنا ہی دُور ہے اتنا ہی پیارا نہیں ہے۔ گدی اپنے
 حفاظت کے لئے دھن پتر وغیرہ تک کو اپنے سے جدا کر دیتا ہے مگر آتا ہے کون اور کیا اور
 کیسے جدا ہوتا ہے۔ وہ تو اپنا روپ اور پریم پر یہ ہے۔ سترتی کتنی ہے۔ ایک مرتبہ گیانی اور اگیانی
 کے درمیان مباحثہ ہوا گیانی سا کشتی اُنیکش آتا کو اور اگیانی تیر کو پریم پر یہ بتاتے تھے آخر
 وہ سترتی کے پاس فیصلہ لینے۔ آخر میں یوں ٹوٹا ہوا کہ مرنے یا ضائع جانے پر جو رالیش
 اور دیکھ کے کارن نہیں وہ دیکھ روپ ہے۔ جیسے پتر وغیرہ۔ لیکن آتا نہ مرنے یا ضائع جانا

اسی ہے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ دیودت شیر ہے۔ دیودت کو شیر کی طرح بتانا توں کپش ہے کیونکہ شیر اور دیودت کا فرق ظاہر ہے۔ اسی طرح ایسا اور بیٹے کا بھی فرق ظاہر ہے۔ مثلاً آتما جی کو دل وغیرہ وہب نہ رہے۔ مثلاً کسی نے درخت کے ٹھونچے کو دیکھ کر چوہا ڈالو بتایا یہ بھرم مارتھکا۔ اس لئے مٹی ہے۔ اسی طرح آدمی بھرم میں پڑ کر کہ شیر ہے ہی کو آتما جی لگتا ہے۔ حالانکہ شیر اور ساکشی آتما کا بھید ہے وہ بھید آتانی کو برتیت نہیں ہوتا۔ اور تیل میں سے لکھنیا آتما بلیا ہے وہ ساکشی ہے۔ ساکشی آتما میں کوئی بھید نہیں ہے۔ بھید آتما میں ہی ہے۔

تیسرا حصہ

ساکشی و لکھنیا

اعتراف۔ ساکشی کو آپ نے لکھنیا کیلئے کہہ دیا ہے جو اب۔ ساکشی آتما سب پتر۔ دہرہ وغیرہ کے انتر برتیت ہوتا ہے اس لئے وہ لکھنیا ہے۔ اگر وہ سب کے انتر نہ ہوتا تو کبھی لکھنیا نہ کہانا +

اعتراف۔ آتما میں قسم کے ہولنگ تیر کی پردھانا کا ابھی تک نے نہیں بڑا ہے جو اب۔ میں نے تم کو سمجھا دیا کہ یوہار کی تھڑے پتر کو پردھانا ہے۔ اور جہاں پر نہیں ہے وہاں پردھانا نہیں ہے۔ اسی طرح جگت یوہار میں متحول شری کی پردھانا ہے مگر برہما میں اُن کی پردھانا نہیں ہے۔ مرنے وقت وطن دولت کے تقابلیں کرنا گرم کرنے کے خیال سے پتر آتما پردھانا ہے۔ مرنے کے بعد وہ گون ہے۔ اور صرف ساکشی کی پردھانا رتہ کی ہے پتر کی پردھانا شاعرانہ اور استعارہ کے طور پر مانی گئی ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ یہ لکھنیا اسی سرور ہے۔ وہاں کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ لکھنیا کی آگ کی طرح جل رہا ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی مطلب ہے یوہار یوہار ہے۔ اور پر مار تھڑے پتر ہے۔ موڑھیرانی کو لکھنیا انسان اور کوئی کی ایسا ہے۔ یہ دھرم یوہار ہے۔ مگر جیب غم دم وغیرہ کے شروں۔ منقہ سوتھیا سہی کے بعد

تک تہیہ آتا ہی ہے۔ ایسا کیوں کہا گیا؟

جواب۔ یہ کہنا دھرم بیوہ کی دوشی سے ہے۔ بیوہ میں دوا نامان کر کہا جاتا ہے ایک آتما باب اور دوسرا بیٹا ہے۔ باب کے مرنے پر چونکہ بیٹا اُس کی جگہ لیتا ہے۔ اس لئے وہ تکھیہ آتما کہا گیا۔ کیونکہ دھرم کی دوشی سے جس کے روکا نہیں ہے اُس کی سہ گتی نہر ہوتی۔ اور نہ وہ سورگ کو راپت ہوتا ہے۔ اُس شرقی کے مشرق میں ہے۔ (۱۲) تو برہم ہے (۱۲)۔ تو کیہ ہے۔ (۱۳) تو کوک ہے۔ اور سفار کا جو تکھیہ ہے۔ اُس کا کارن تہ سے تا وید آرٹیک آپ نشہ کتی ہے۔ منشیہ لوک پید ہی سے چیتا جاتا ہے۔ او کیسی کرم نہ نہیں چیتا جاتا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کیہ۔ وان۔ ورت۔ جب تک سے منشیہ لوک میں سکھ نہیں ملتا۔ بلکہ بغیر تہ کے دھن وغیرہ جو کئی لوک روپ ہو جاتے ہیں۔ وروا ریش کے نہ بیو نے سے آدمی کو روکے ہوتا ہے۔

سوال۔ آپ نے جو شریاں سنائی ہیں۔ کہ (۱۱) تو برہم ہے۔ (۱۲) تو کیہ ہے۔ (۱۳) تو کوک ہے۔ اُس کا اپدیش تب ہوتا ہے؟

جواب۔ مرنے کے وقت باب بیٹے کو اپدیش دیتا ہے۔ کہ (۱۱) بیٹے کو برہم ہے۔ گھر میں سب سے بڑا ہے۔ میرے بچے گھر کو سنبھالنا۔ میری اپنا ہی خیال رکھنا۔ (۱۲) تو کیہ ہے۔ یعنی بیٹے میں کیہ کرم وغیرہ کرنا۔ اہوں دیے ہی میری تہ۔ تو کہتے رہنا۔ (۱۳) تو کوک ہے۔ یعنی میرے لوک کی پراپتی کے لئے تو شرادھ۔ تہرن۔ اور کیا وغیرہ کرنا۔ غرضیکہ اس نظر سے ہر کوئی کیہ کہا گیا ہے۔

سوال۔ پھر آپ بھی کہوں میں ایسے آتما کو تکھیہ مانتے ہو؟

جواب۔ آتما میں پرکار کے ہیں (۱) تہ۔ (۲) تہ۔ (۳) تہ۔ (۴) تہ۔ (۵) تہ۔ (۶) تہ۔ (۷) تہ۔ (۸) تہ۔ (۹) تہ۔ (۱۰) تہ۔ (۱۱) تہ۔ (۱۲) تہ۔ (۱۳) تہ۔ (۱۴) تہ۔ (۱۵) تہ۔ (۱۶) تہ۔ (۱۷) تہ۔ (۱۸) تہ۔ (۱۹) تہ۔ (۲۰) تہ۔ (۲۱) تہ۔ (۲۲) تہ۔ (۲۳) تہ۔ (۲۴) تہ۔ (۲۵) تہ۔ (۲۶) تہ۔ (۲۷) تہ۔ (۲۸) تہ۔ (۲۹) تہ۔ (۳۰) تہ۔ (۳۱) تہ۔ (۳۲) تہ۔ (۳۳) تہ۔ (۳۴) تہ۔ (۳۵) تہ۔ (۳۶) تہ۔ (۳۷) تہ۔ (۳۸) تہ۔ (۳۹) تہ۔ (۴۰) تہ۔ (۴۱) تہ۔ (۴۲) تہ۔ (۴۳) تہ۔ (۴۴) تہ۔ (۴۵) تہ۔ (۴۶) تہ۔ (۴۷) تہ۔ (۴۸) تہ۔ (۴۹) تہ۔ (۵۰) تہ۔ (۵۱) تہ۔ (۵۲) تہ۔ (۵۳) تہ۔ (۵۴) تہ۔ (۵۵) تہ۔ (۵۶) تہ۔ (۵۷) تہ۔ (۵۸) تہ۔ (۵۹) تہ۔ (۶۰) تہ۔ (۶۱) تہ۔ (۶۲) تہ۔ (۶۳) تہ۔ (۶۴) تہ۔ (۶۵) تہ۔ (۶۶) تہ۔ (۶۷) تہ۔ (۶۸) تہ۔ (۶۹) تہ۔ (۷۰) تہ۔ (۷۱) تہ۔ (۷۲) تہ۔ (۷۳) تہ۔ (۷۴) تہ۔ (۷۵) تہ۔ (۷۶) تہ۔ (۷۷) تہ۔ (۷۸) تہ۔ (۷۹) تہ۔ (۸۰) تہ۔ (۸۱) تہ۔ (۸۲) تہ۔ (۸۳) تہ۔ (۸۴) تہ۔ (۸۵) تہ۔ (۸۶) تہ۔ (۸۷) تہ۔ (۸۸) تہ۔ (۸۹) تہ۔ (۹۰) تہ۔ (۹۱) تہ۔ (۹۲) تہ۔ (۹۳) تہ۔ (۹۴) تہ۔ (۹۵) تہ۔ (۹۶) تہ۔ (۹۷) تہ۔ (۹۸) تہ۔ (۹۹) تہ۔ (۱۰۰) تہ۔

جواب۔ ایک کو ایک میں بھونک رہا تھا اور بھونکتا رہتا نہیں۔ ہمتی اس لئے آتا تھا کہ کو نہیں بھونکتا۔

اعتراف۔ پریت تو وشیوں میں بھی دیکھی جاتی ہے؛

جواب سوشیوں کی پریت کبھی پیدا ہوتی ہے کبھی دُور ہو جاتی ہے۔ ایک رس نہیں رہتی۔ اس وجہ سے پُرش ایک وشے کے شکھ کو چھوڑتا اور دوسرے کو کھڑتا ہے۔ آتما کی پریت پرم پریت ہے۔ ایک رس ہے۔ اُس میں نہ تیاگ ہے نہ گہن ہے۔ اور نہ وہ کبھی دُور ہوتی ہے۔

اعتراف۔ اگر آتما میں گرہن تیاگ نہیں تو وہ لگاس کے تیلے کی طرح بے حقیقت ہے؛

جواب۔ گرہن اور تیاگ تو اس کا کیا جانا ہے جو اپنے سے علیحدہ ہو۔ اور آقا تو اپنا آپ ہے۔ اس کو تم کیسے گرہن کرو گے اور کیسے تیاگو گے!

اغتراض۔ یہ بات بے دلیل ہے۔ غصہ کے وقت آدمی مرنے کی اچھیا سے تم تباہ
(راحم کلمات) پر اکثر مستعد ہو جاتا ہے ؟

جواب۔ یہاں تم نے اصلیت کو نہیں سمجھا۔ کسی کو اتنا سے نفرت نہیں ہوتی بلکہ یہ

سے ہو جاتی ہے۔ آتم تیاگ یا آتم گھٹات مثل اور بمعنی فقط ہیں۔ دیرہ تیاگ اور دیرہ گھٹات تم کہ

سکتے ہو۔ اور یہ وہ آگاہیں ہیں۔ بلند وہ آگاہی ہے۔ یا گویہ ولیکے نے اسی وجہ سے

مستری کو بنایا تھا۔ کہ آجا برم پیار ہے۔ لڑکے بالے ستری میں حقوڑی پریت ہوتی ہے۔

آتما میں پریم پر بہت کم کرنے کی خواہش کسی کو بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ حالت کی تبدیلی اور

یہ کہنے کی حالت کا خیال اکثر ہوتا ہے +

دوسرا پرچند

اعتراض۔ مگر ایسے اُفتد کی شرتی نے ایسا بھی تو بتایا ہے۔ کہ گھڑپا کا

آتما کی نظر سے ہی پیار ہوتا ہے غیر میت کی نظر سے نہیں۔ لڑکے کا منہ جب باپ چومتا ہے تو لڑکا اس کی ڈاؤ بھی دیکھ کر کبھی رو پڑتا ہے۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہے کہ بیٹے کا پیار باپ کو صرف اپنی نظر سے ہے۔ بیٹے کی نظر سے نہیں ہے۔ ایسے ہی اور باتوں کا حال جان لو۔ بیل اور مگھی گھوڑے وغیرہ کو ہم صرف اپنے ہی واسطے پیار کرتے ہیں۔ ان کے واسطے نہیں۔۔۔ برہمن۔ کشتری۔ سؤرگ۔ برہمہ۔ لوک۔ شیو۔ وشنو۔ وید۔ پرتھوی۔ دھن۔ بھوٹ۔ نوکر۔ چاکر۔ سب کا پیار صرف اپنے آتما کے واسطے ہے۔ ان میں سے کسی کے واسطے بھی کسی کا پیار نہیں بنتا +

اعتراض۔ شرتی نے اتنی مثالیں کثرت کے ساتھ کیوں دی ہیں؟
جواب۔ تاکہ چلتا شو خوب ذہن نشین کرے۔ کہ کوئی پدارتھ اپنی حیثیت یا اپنی نظر سے کبھی پیارا نہیں۔ بلکہ سب کچھ صرف آتما کے منتہی کرنے کے خیال سے پیارے ہوتے ہیں +

اعتراض۔ گریہاں مشکل تو یہ ہے۔ کہ کسی کو آتما سے پیار کے روپ کی خبر نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں آتما میں جو پریتی ہے وہ کس وجہ سے ہے۔ وہ راگ سے ہے یا (۲) شردھا سے یا (۳) بھگتی سے یا اچھیا کی وجہ سے ہے؟
جواب۔ پریت جب ہوگی پر اپت وستو کے لئے ہوگی اپراپت وستو کیلئے اچھیا وغیرہ ہوگی۔ تم اس موقع پر تو سائوک ورتی کو پریت سمجھو +

اعتراض۔ جیسے دھن بستر وغیرہ میں سکھ کے سادھن کی وجہ سے پریت آوے آتما بھی سکھ کا سادھن ہے۔ اسلئے اس سے پریت سمجھ کر آتما کیلئے پریت نہیں ہے؟
جواب۔ آتما سکھ کا سادھن نہیں بلکہ سکھ کا روپ اور سکھ کا بھوگنے والا ہے آتما کو کون بھوگتا ہے وہ کسی کا بھوگ نہیں ہے۔ دوسرے سامان کو بیشک سکھ کا سادھن سمجھو +
اعتراض۔ آتما ہی آتما کو بھوگتا ہے؟

مورکھ یوگی کو نہیں ہو گا۔ پھر وہ کیا کرے؟

جواب۔ اتنی مورکھ کو برہمہ و دنیا کا ادھکار نہیں ہے۔ وہ اذیت جنموں کے پنیہ پانی کے سنسکاروں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کو ہم سیکشا نہیں دیتے۔

اعتراف۔ آپ آجاریہ ہیں۔ پہلے کچھ مورکھوں کا حال سنائیے۔ اور پھر آپ کو تو جیوں پر دیا بھی ہوئی ہو جائے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا مورکھ حیو سترن میں آئے تو اس کی اوتھار کی صورت بھی ہونی چاہئے؟

جواب۔ مورکھ اور مورکھ سنسار میں بے شمار ہیں۔ اور ان کی باسنا کے موافق انکو تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ ایک مورکھ جگیا نکو تو وہ ہے جو برہمہ لوک کی پراپتی کا خواہشمند ہے۔ دوسرے مورکھ کا راک سورگ کے واسطے ہے۔ یہ برہمہ لوک کا خواہشمند آپاسنا کرے گا تو سورگ پر کا خواہشمند ہو تو اپنے برن آشرم وغیرہ کا دھرم یا لن کرے۔ انکے سوا جو آتم جگیا سو ہیں۔ گو تو صرف ان کو اتم آتمد بویک کا اپدیش کرنے ہیں۔ اور ان کو نہیں۔ اس طرح کا اپدیش یاگیہ و کٹیہ رشی نے اپنی ستری کو دیا تھا۔ اے کیتھوئی! شوہر کی نظر سے عورت پیاری نہیں بلکہ آتما کی درشتی سے عورت پیاری ہے۔ اسی طرح (۱) شوہر (۲) ستری (۳) بتر (۴) دھن (۵) براہمن (۶) کشتری (۷) لوک (۸) ویلونا (۹) وید (۱۰) بھوت (۱۱) ایشورہم وغیرہ سب کا ذکر کر کے اس کو سمجھایا کہ ان میں سے کوئی بھی اپنی حیثیت کے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کی وجہ سے پیارے ہیں۔ آدمی کیلئے ایشور کی پوجا کرتا ہے؟ صرف اپنے واسطے۔ اس لئے اس کو اپنا پیار زیادہ ہے۔ یہی حال اور چیزوں کا بھی ہے۔

اعتراف۔ اگر کیلئے مزد کی خواہش ہو۔ تو یہ بات کہی جاسکتی ہے۔ لیکن مرد و عورت جب دونوں ہی کی اپنی خواہ دو سرے کے لئے اچھا ہو۔ تو پھر اس وقت ستری کو خواہش شوہر کی نظر سے شوہر کے لئے ہے۔ اور شوہر کی خواہش ستری کیلئے ستری کی نظر سے ہے۔ جواب۔ اس وقت بھی دونوں اپنے اپنے شکھ کے لئے اچھا کرتے ہیں۔ اس لئے

دونوں کا انجھو کرتا ہوا دونوں کو بھوکتا ہے۔ اور برابر بدھ کرم کے بھوک کے ساتھ ان لیستر کے سکھ کو بھی ساتھ ساتھ بھوکتا رہتا ہے۔

اعتراض۔ اگر دکھ کی پراپتی کی وقت بڑھی کیا لت پڑ جاتی ہے اس وقت ہاوند کا انجھو کیسے ہوگا جو اب۔ گیانی اور اگیانی میں یہی تو فرق ہے وہ دکھ میں یہ صیر ہو جاتا ہے اور اس میں نہیں سکنتی رہتی ہے۔ دو جانا ہے کہ برابر بدھ بھوکتا ہی پڑیگا۔ اسلئے برہا مند کا انجھو اس سے دور نہیں ہوتا جیسے گرمی کے تائے ہوئے پرش کو کٹکٹ میں غوطہ لگانے سے گرمی اور سردی دونوں کا گیان رہتا ہے۔ ویسے ہی گیانی سنسار کے دکھ کو جانتا ہوا برہا مند بھی انجھو رکھتا ہے۔
اعتراض۔ گیانی کے سپین کو برہا مند کے انجھو کی باسنا سے صرف برہا مندی کی پریتی مانتی چاہئے۔ اور وہ سکھ کی پریت نہ مانتی چاہئے۔

جواب۔ صرف برہا مند کے انجھو کی باسنا سے سپین نہیں ہوتا۔ بلکہ اودیا کی باسنا سے ہوتا ہے۔ جب تک انتہہ کرن ہے تب تک باسنا ہے۔ اور انتہہ کرن کے جوتے ہوئے گیانی بھی اگیانی کی طرح سپین میں سکھ دکھ دونوں کا انجھو کرتا ہے۔

ختم ہوا پنچدہشی کا گیا رھواں برہا مند سے یوگا مند پر کرن جس میں ۱۳۴ شلوک ہیں اور ہم نے اپنے طور پر ۵ پرچھیدوں اور ۶۷ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔

بارھواں پر کرن برہا مند آتا مند

پہلا پرچھید
آتما کا پیار

اعتراض۔ برہا مند سے یوگا مند پر کرن میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کا انجھو

جواب سیدیر تک کی سادھی ڈر لہجہ ہے۔ مگر وہ ایک لمحہ کی تو ہو جاتی ہے۔ اسی سے برہمہ آئند کا نشیہ ہو رہتا ہے +
 اختر ارض - شرون - متن - تدقیاسن - کئے ہوئے پرش بھی برہما تہ سے رہت ہو کر باہر نکلی نظر آتے ہیں ؟

جواب - شروقہ رکنے فالوں کو آئند کا نشیہ ہوتا ہے۔ شروقہ سے سادھی سادھ ہو جاتی ہے۔ اور سادھی سے آپ نشیہ ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ بھی اگر ایسا نشیہ آجائے تو پھر ماہر گھنٹا اپنا نقصان نہیں کرتی۔ اور برہما تہ کی پریت بنی رہتی ہے مثال سنو۔ بڑی بدچلن عورت گھر کا کام کاج کرتی ہوئی بھی دوسرے پرش کے آئند کا چنن کرتی رہتی ہے۔ اور سو ابھی کرتی رہتی ہے۔ جب بیوہ میں یہ بات ہے تو پر مار گھ میں کیوں نہ ہوگی۔ اور جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ وہ کیوں برہما تہ کا نشیہ نہ کرے گا۔ سر کے بوجھ اتر جانے سے سب کو سکھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی سناو کے بیوہ روں کے تیاں دینے سے برہما تہ کی پراپتی ہوتی ہے +

اختر ارض - سکھ پرنی کول ہے۔ اور سکھ انوکول ہے۔ سب کو اچھا ہوتی ہے۔ پھر یوگی کووشے سکھ کی اچھیا کیوں نہ ہوگی ؟
 جواب - یوگی نے رشتے بھوگ کو بھٹیا پریت کر لیا ہے۔ اس لئے اس میں روٹنے کی پروہتی نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے وہ صرف سچ آئند برہما تہ کا چنن کرتا ہے۔ چٹا شنی کو چھوڑ کر کون کو کیوں کی خواہش کریگا ؟

اختر ارض - برہما تہ کے سکھ کی لذت کے بروہی سکھ کی اچھیا نہ سہی۔ مگر چت بہت آسانی سے باہر نکلی ہو جاتا ہے۔ اسلئے ممکن ہے کہ اس کو وشیوں کی اچھیا ہو۔
 جواب - یوگی کو یہ بجز ہو جاتا ہے کہ روٹنے کی اچھیا سے بدھی جلد پھر شٹ ہو جاتی ہے۔ اسلئے وہ سنبھل رہتا ہے۔ لیکن گیانی کا حال اور طرح کا ہے۔ وہ وشیاندا اور برہما تہ

اعتراف۔ اتنا کے موکش کے لئے آتما کا شودھن کرنا چاہئے نہ کہ چیت کا؟
 جواب۔ چونکہ چیت جس چیز میں لگا رہتا ہے وہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے۔ اگر
 دھن دولت اولاد کی کمی ہے۔ تو ادھر چیت دینے سے وہ اپنے آپ کو کم سمجھنے لگتا ہے اور
 اگر زیادتی ہے تو زیادہ ماننے لگتا ہے اس وجہ سے چیت ہی کے شودھن کی ضرورت
 ہے۔ آتما تو موجود ہی ہے شدھ ہے۔ چیت ہی کے سمبندھ پرش راگ و دیش اور جنم
 مران کو پراپت ہوتا ہے۔ درہد آریک آپ نشدھ کتی ہے چیت کے دھیان کرنے سے تم
 دھیان اور چیت کے پھل ہونے سے چھلتا آتی ہے۔ یہی چیت ہی سنار کا کارن ہے۔
 اعتراف۔ انادی کال کے جنوں سے سخت کئے ہوئے شکھ دکھ دینے والے
 پنہیہ پاپ کروں کے ہوئے محض چت کے شودھن سے سنار کی یورتی کیسے ہوگی؟
 جواب۔ چیت کے شودھن سے چت نزل ہوتا ہے۔ اور نزل چیت میں برہمہ ویا
 اڈے ہوتا ہے۔ اس برہمہ ویا سے برہمہ گیان ہوتا ہے۔ اور برہمہ گیان سے تمام کرپوں
 کا ناس ہو جاتا ہے۔ ”جیسے تیز آگ لکڑی کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی شدھ چیت والے
 پرش کے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔“ یہ شرتی کا مت ہے۔ گو بدھ اور برہمہ ہتھیانک
 کے ہما پاپ چیت کے شودھن کرنے سے ناس ہوتے ہیں۔ یہ سمرتی کا مت ہے۔ پنہیہ پاپ
 کے کرور ہونے پر پرش اپنے اوہ باتند روپ میں سخت ہوتا ہے۔ اور اپناشی برہمہ کے
 شکھ کو لے لیتا ہے۔ اور بندھن کو کاٹ کر موکش ہو جاتا ہے۔ من دوہیں۔ ایک شدھ
 اور دوسرا شدھ۔ کام کرودھ والا من شدھ ہے۔ اور بچیر کام کرودھ والا من شدھ ہے
 اور یہی شدھ من موکش کا کارن ہے۔ اور آشدھ من بندھن کا کارن ہے۔ ”سیچہ اند
 روپ برہمہ میں استھت چیت کو سادھی نے دھو کر نرو کلیب بنا دیا ہے۔ اب اس میں
 رچ اور تم کے میل نہیں ہیں۔ اور یہی شکھ کا پاتر ہے۔“
 اعتراف۔ ایسی سادھی دیکھ ہے۔ اسلئے برہمہ آندھ کا نشے کیسے ہو؟

کیا ہو رہا ہے؟ جواب دیا: "سمندر نے ہمارے اندھے ہلے۔ ہم اسی کو خشک کر دیں گے۔"
 نارو نے کہا: "تم سے اس کام کا سرانجام پانا مشکل ہے۔" لوبا بولا: "آپ اپنی راہ لیجئے۔ یہاں
 توجہ دل میں بٹھن گئی ٹھن گئی۔" ناروان کے استقلال کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ دُعا دی۔ کہ
 "تمھاری مڑاؤ دی ہو۔" اور آپ وشنو لوک میں پہنچ کر گڑ سے بولے: "سمندر تمھارا
 دلہنے پر غفلت کا اندھا بھالے گیا۔ اور سب پرند اپنی چونچوں سے اُسے اُچھڑ رہے ہیں۔ تم کو بھی
 مدد دینی چاہئے۔ ورنہ تمھاری نسل دُنیا سے معدوم ہو جائے گی۔" یہ سن کر گڑ کو عصہ آیا۔ اور
 سمندر کے کنارے پہنچ کر ایک پرماراجس کی وجہ سے چار کوس تک سمندر خشک ہو گیا۔ تب
 اُس کو ہوش ہوا۔ اور گڑ سے منت کرنے لگا۔ کہ "آپ کیوں مجھ پر عصہ کرتے ہو؟ اُس نے
 اندھوں کا واقعہ سنایا۔ سمندر شرمندہ ہو کر اندھا تلاش کر لایا۔ اور پھر اپنی حد سے آگے نہ
 بڑھنے کا وعدہ کیا۔" یہ قہقہے۔ چکیا سوبھی اسی طرح سنار سا گڑ کو گڑ پر عیشور اور من کی
 مدد سے جیت لیتا ہے۔ صرف استقلال اور ہمت چاہئے۔ پس ہمیش کی عادت سے کام
 نہیں لکھتا۔ یہ شتر اپنی نام بخروید کی ایک شاخ کا میں بھی ایسی مثال آئی ہے۔ "شا کاے نام
 ریشی کا ورنہ ریشی را جاسا گڑ ہوا۔" ریشی نے اُس کو تعلیم دی۔ کہ "جیسے آگ اپنی جوتی میں
 اسفقت ہو کر لکڑی وغیرہ کو جلا دیتی ہے۔ ویسے ہی سادھی کے اچھیا س سے تو بھی راجس
 نامس ورتیوں کو جلا کر مشا اتر شانتی کو پر اپس ہو۔ ست ماتر کی کامنا کو جیت دیکر آپ شم (شانتی)
 کو حاصل کر لے۔ یہ سیکھ لکھ ستری پتر دشن سب ہی محتیا ہیں۔"
 اختر اخص۔ چت کے ایک گڑھوں سے آپ شم کی پراپتی سے جُست متھیا روپ ہو
 جاتا ہے۔ یہ آب کیسے کہتے ہیں، چت جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے؟
 جواب۔ گو سروپ سے چت جگت کا اُپادان کارن نہیں ہے۔ مگر جگت کے بھوگ
 کا کارن ہے۔ جب چت کانے شوشنتی اور ستھیا میں ہو جاتا ہے۔ تب جگت پر تیرت نہیں
 ہوتا۔ اور محتیا ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اچھیا س اور ویراگ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

لے کر یہ اس سے چیت سوکھنم ہو جا ریگا۔ تب سچ آندہ برکٹ ہوگا۔ اور جیوں جیوں
ورٹیوں کا زودہ ہوتا جائے گا تیوں تیوں ابھار کا اچھا ہوتا ہوا۔ سچ آندہ کی پراپتی
ہوتی جائیے گی۔

اعتراض۔ ابھار کا تو بالکل اچھا و شوشیتی میں ہو جاتا ہے۔ اس لئے زیہ را
ہی کو بدھی کی پریم سوکھنم کھنی چاہئے؟

جواب۔ بدھی کی سوکھنم زید را نہیں ہے۔ انتہہ کرن کی تمام ورٹیوں کے لئے
ہونے پر بھی انتہہ کرن کے سروپ کا لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ آندہ کرن کی کارن زودہ کی
استغنی کا نام شوشیتی ہے۔ بدھی کی سوکھنم زروکھپ سادھی ہے۔ زید را نہیں ہے۔ زروکھپ
سادھی میں شریہ نہیں گرتا۔ شوشیتی میں ابھار کے لئے ہونے سے گر جاتا ہے۔ اس سے
ظاہر ہے۔ کہ زروکھپ سادھی میں انتہہ کرن کے سروپ کا لئے نہیں ہوتا۔ اس سے صاف
احصاف ظاہر ہے۔ کہ جس وقت دویت کی پریت نہیں ہے۔ اور زید را بھی نہیں ہے اس
وقت جو بریت ہوتا ہے وہ شکھ برہا مند ہے۔

اعتراض۔ زید را اور دویت کے نہ پریت ہونے سے جو شکھ ہوتا ہے۔ اس کو
آپ نے کیسے برہا مند جانا؟

جواب۔ بھگوان نے گیتا کے چھٹے ادھیار میں ارجن سے یوں کہا ہے۔ دویت
کی اپریت اور زید را کے اچھا سے جو شکھ پریت ہوتا ہے وہ برہا مند ہے۔

اعتراض۔ گیتا وغیرہ کے درائن شکوکوں کا مطلب تو بتائیے؟

جواب۔ سنو۔ ارتھ کے کرم کے موافق برہا مندی خواہش والا جیسا سو آہستہ آہستہ
پراپتا کو پراپت ہوتا ہے۔ "من کی آتما س تمیک ستغنی تک اپراپتا کی اور دھی (دور) ہے
سمبورین ملک آتم سروپ ہے۔ آتما کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس لئے آتما و ستوکا چین
نہ کرو۔" یوگی کا من پہلے جس جس وٹے کے واسطے اٹھریوں کی راہ سے نکل جائے اور

ہوتی ہے۔ ادا سین اوستھا سو بھاوک ہے۔ وہ گرم سے پیدا نہیں ہوتی۔ شکھ وکھ
دو قسم کے ہیں۔ ایک باہری وشیدل کا بھوک۔ دوسرا منوراج (ولی) وکھ شکھ اور ایسے دونوں کا
علیحدگی ادا سین اوستھا ہے۔ اس ادا سین اوستھا میں رنج آند کا بھان ہوتا ہے۔ اور
کوئی چٹا نہیں رہتی۔

اعتراف۔ ادا سین اوستھا کے آند کو اب آپ رنج آند کہتے ہو۔ پہلے رنج آند کو
برہمچاریہ کہتے تھے۔ اور اس کو واسنا بتایا تھا۔ کیا پہلی کھلی باتوں میں برودھ نہیں ہے؟
جواب۔ ادا سین اوستھا میں صرف سامانیہ انہکار رہتا ہے۔ اور وہی اور ہے
امیری باتوں میں برودھ نہیں ہے۔

اعتراف۔ تو ادا سین اوستھا میں پریت ہوئے شکھ کو تب لکھتے رنج آند
کہنا چاہئے۔ پھر اس کا روپ کیا ہوا؟
جواب۔ تب واسنا آند کو۔

اعتراف۔ لکھتے آند سے مختلف کوئی واسنا آند پرستھ نہیں ہے؟
جواب۔ لکھتے آند سے بھن واسنا آند انومان سے جانی جاتی ہے۔ جیسے پانی سے
بھرے ہوئے گھڑے کے باہر چشتیتا ہے وہ جل نہیں ہے۔ مگر شیتتا جل کا گرن ہے
اور اس گرن سے جل کا انومان کیا جاتا ہے۔ انومان کا روپ یہ ہے۔ گھڑا جل والا ہے اس
شیتل ہے جس گھڑے میں جل نہیں ہوتا۔ وہ شیتل نہیں ہوتا۔ کیونکہ کھار کے آگ کے زیاد
سے زیادہ آگ گرم ہوتا ہے کیونکہ اس میں جل نہیں ہے۔ اسی طرح ادا سین اوستھا میں
جو واسنا آند پریت ہوتا ہے۔ اس کو انومان سے رنج آند سمجھنا چاہئے۔ کھٹھ ولی اپنیشد
کہتی ہے۔ پہلے جلیا متواپنی ایندلوں کی دیتیوں کا من میں برودھ کرے۔ اس کا مطلب یہ
یہ ہے کہ کام کرودھ وغیرہ کے ساتھ براہمن کی جانی وغیرہ کے ریش ابھان کو چھوڑ کر
پہلے سامانیہ ابھان میں لے کرے۔ پھر سامانیہ ابھان کو بزوکاب ساوھی کے ابھیاس سے

اعتراض۔ اگر برہانہ اور سچ آئندہ ایک ہے۔ تو پھر یوگی داستانہ اور برہانہ سے یقین سچ آئندہ کا انھو کیل کریں گے اور یوگانند کیا ہوگا؟

جواب۔ برہانہ سچی اپادھی کی وجہ سے مختلف نام کے جاتے ہیں۔ راستوں ان کے درمیان کوئی بھید نہیں ہے۔ ایک پُرش استری روپ اپادھی سے گہستی جاتا ہے۔ دوسرا اس کو چھوڑ کر بہم چاری ہوتا ہے۔ پُرش کے اپنے روپ میں تو کوئی بھید نہیں ہے۔ اسی طرح برہانہ ہی کے اپادھی بھید سے مختلف نام رکھ دیئے گئے ہیں۔ سارے بھوت آئندہ سے پیدا ہو کر آئندہ ہی میں لیں ہو جاتے ہیں۔ ایسا اعتراض کرنا فضول ہی ہے +

اعتراض۔ اس پر کن ہیں آپ صرف برہانہ کا کھن کر رہے ہیں۔ اور آئندہ ان کو پھر کیوں بیان کرتے ہیں؟

جواب۔ اس لئے کہ ان سب کے سوچنے و دیکھنے سے برہانہ آئندہ روپ کا گیان ہوتا ہے۔ پتر ہی پتا کا جانے والا ہوتا ہے۔ برہانہ آئندہ کے متعلق کیونکہ آپ لفظ وغیرہ شرتی یوں کہتی ہیں۔ ”شو شپتی کال میں اہم“ ”اوم“ وغیرہ سب کالے ہو کر درن سے گھرا ہوا جو شکھ روپ ہم کو پراپت ہوتا ہے۔ ”جاگرت اور سوپن کو وہ کرم کے سنکاروں کی وجہ سے شو شپتی سے اٹھنے پر پاتا ہے۔ ”نینتر میں بسنے سے جاگرت اور سٹھا آتی ہے۔ ”کنٹھ میں رہنے سے سوپن اور سٹھا پراپت ہوتی ہے۔ ”بھرف میں ماس کرنے سے شو شپتی ہوتی ہے۔ ”جاگرت میں سرے پاتوں تک لیکر وہ کا اجماعی دیہ کے ساتھ تدا تدا کیا پاتا ہے۔ جیسے تپایا ہوا لالگے ساتھ بلا ہوا ایک روپ کا چال کر لیتا ہے۔ اور تب منشیہ اپنے کو منشیہ سمجھتا ہے۔ ”شر یہی کے تدا تدا اجماع کر لینے سے یہ تین اور سٹھا میں ہو ا کرتی ہیں۔ ایک اور سٹھا دکھ روپ۔ اور دیکھ روپ اور تیسری اواسین روپ ہے۔ ”شکھ دکھ روپ اور سٹھا کرم سے پیدا

یہ مذاق اڑانا کہ میں سپنورن برہمہ کو نہیں جانتا فعل عجیب ہے۔ برہمہ میں پورا اور اوصو پنا کیسا؟

جواب :- پورا اور اوصو کیوں نہیں! میں سوال کرتا ہوں۔ تم نے طوطے کی طرح ایک اس آؤتہ سچا تہ روپ برہمہ کا نام رکھ لیا ہے یا اس برہمہ کو بھی جانتے ہو۔ جو شید و غیرہ کے پرے ہے۔ اگر تم شید اور ارتھ میں پڑے ہو تو ابھی پڑے برہمہ کو نہیں جانا۔ ابھی کشتکوں میں اٹک رہے ہو۔ جب سننے و پرے و دور ہو جائینگے۔ اور سا کشاکش کر کے لوگوں کو تپ سپنورن برہمہ کے جاننے والے بنو گے۔ ابھی تو تم کو اتنی بھی خبر نہیں ہے۔ کہ برہمہ آند کا شکھاند ریوں کے بغیر ہوتا ہے۔ ہاں برہمہ آند کی بائنا ہے۔ تم میں برہا تہ نہیں ہے بلکہ بائنا تہ ہے۔ یہ دو بھی آند ہیں تپا آند و شیا تہ ہے۔ یہ آند و شیوں کی خواہش میں چت کی ورتی کے انترکھ ہونے سے جیتن برتی پنپ کی ایکنا سے اپنے ہی میں پراپت ہوتی ہے۔ ان سب آند و شیا کا نام پھر سن لو۔ برہا تہ۔ واسنا تہ۔ اور وشیان تہ۔ وشیان تہ کو تو برتی پنپ آند کہہ سکتے ہو۔ ان تین کے سوا چوتھا آند نہیں ہے۔

اعتراف :- آپ نے پہلے آند بھی بتائے تھے۔ یوگ کے بادھن سے آند پراپت ہوتا ہے۔ وہ بھی آند ہے۔ یوگانند آؤتہ تہ۔ وشیان تہ۔ وشیان تہ۔ وغیرہ بھی تو ایسے ہی ہیں۔ اسلئے آپ کا میں آند بتانے وکیل ہے؟

جواب :- وشیان تہ تو وشیان تہ کے انترکھ ہے۔ وہ آتہ کرن کی ورتی روپ ہے۔ یہ ہم وشیان تہ پر کرن میں کہیں گے۔ سچ آند کا کیا تہ۔ آتہ تہ۔ یوگانند۔ آؤتہ تہ۔ وشیان تہ۔ پانچوں کی برہمہ آند تاروپ ہے۔ اس کا رکی ورتی جس قدر بھولتی جائیگی ہریش کو اسی قدر سوکھ و شیشی سے سچ آند پر تپت ہوگا۔ (اوپر یوگانند ہے۔ پھر فرق کیا ہوگا؟ ان سب کا بیان آگے چل کر کیا جائے گا۔)

گیا۔ حوالہ پر کرن برہانند سے پرماتند

میں سوشل سٹی کے جاننے پر کچھ دیر برہمہ آئند کے سنگار رہتے ہیں۔ اس کا شکہ تو ان کو اندریوں دوارا یا انہیں تھا۔ اس لئے وہ عقول ہی دیر چپ بھی رہتا ہے +
اعتراض۔ اس چپ رہنے کا دوسرا نام گوشہ نشینی ہے یہ ہمیشہ کیوں نہیں قائم رہتی؟
جواب۔ ہمتیہ پاپ کے کرموں کی پریرنا سے دکھ کی کاچھن کر کے آہستہ آہستہ برہانند کو بھول جاتا ہے +

اعتراض۔ گورو کی سیوا اور شرون وغیرہ سے برہانند کی گوشہ نشینی سے الٹی رنگ کو کرتا رہتا ہو جانا چاہئے۔ اور جب آپ ایسا کہتے ہیں تب تو سیوا اور شرون وغیرہ سادھن فضول ہی ہوئے؟

جواب۔ یہ فضول نہیں ہیں۔ کیونکہ گورو یانی کی شکیلی سرور گیتہ سرب انشراستی کو پد برہمہ کو راہت کراتی ہے +
اعتراض۔ میں برہمہ آئند کا جاننے والا ہوں مگر آپ کی یانی سے گوشہ نشینی کو پرہیز کرتا ہوں ابھی میں کہتا رہتا ہوں نہیں ہٹاؤ؟

جواب۔ (مذاقہ)۔ ایک شخص نے کسی سے سُن لیا تھا۔ کہ چاروں وید جانتے والے کو دھن ملتا ہے۔ اس نے کسی سے کہا۔ میں ویدوں کا جاننے والا ہوں تو اپنا دھن مجھ کو دیدے۔ اس نے نہیں دیا۔ ایسا ہی تمہارا حال ہے +
اعتراض۔ وید چار ہیں۔ اس طرح کا جاننے والا صرف کتنی جانتا ہے۔ وہ وید پڑھا ہوا تو نہیں ہے؟

جواب۔ ویسے ہی تم نے بھی برہانند کا نام تو سُن لیا ہے مگر سنیو دن برہمہ کی خبر نہیں آتی۔
پانچ حوالہ پر چھید

آئند

اعتراض۔ برہمہ سچائی و جاتی اور سوگت بھید سے رہیت ہے اس لئے آپ کا

میں لین ہو جاتی ہیں۔ صرف چیتن۔ اُپادھی سے آزاد اگیاں کے سہت رہ جاتا
اور یہی وجہ ہے۔ کہ پُرنش اچھ کو کہتا ہے۔ میں ایسا سویا۔ کہ کسی کی خبر تک نہ رہی
اس سے اگیاں میں من اور اندرلوں وغیرہ کا لین ہونا پایا جاتا ہے +
(اچھ) اصل لین ہونے کا نام ندراریند ہے۔ آپ کو یوں کنا چاہئے۔ کہ
وگیاں سے اور منہ سے ندرار میں لین ہو گئے۔ اور پھر نہ کنا چاہئے۔ کہ وگیاں سے اور
منہ سے میں اگیاں میں لین ہو گئے؟

جواب بہت خوب! ایسا ہی سی جس کو نم بنا کتے ہو۔ گینا فی اسی کو اگیاں
کتے ہیں +
اچھ اصل۔ جب وگیاں سے سُوشپتی کے اگیاں میں لین ہو گیا۔ تو پھر جاگرت
اُستھیا میں سکھ اور گیاں کی یاد کس کو آتی ہے؟

جواب۔ لے اُستھیا میں وگیاں کے سروپ کا اچھا نہیں ہوتا۔ لے اُپادھی
ماتر کا ہوتا ہے۔ اور ہاں دوسری اُپادھی گرہن ہوتی ہے۔ اس لئے آندے اُپادھی
والے کو انجو ہوتا ہے۔ اور وگیاں نام جو سکھ اُپادھی ہے اس سے سمرن (یاد) کرتا
ہے۔ اس لئے انجو اور سمرن اُپادھی بھیدا سے دونوں بنتے ہیں۔ سُوشپتی کے پہلے
رحتہ میں سمرن کبھی بچھی میں آتما کا آند روپ پرتی بنیا پڑتا ہے۔ اسی کا جاگرت میں
سمرن ہوتا ہے۔ اور چونکہ پرتی میب سہت انتر سکھ بچھی کے ورتی میں سکھ کے سکھ
کے ساتھ اگیاں کی اُپادھی والا جو آندے ہے وہ سُوشپتی میں پیدا جھاس سہت اگیاں
سے پیدا ہوئی، ورتیوں سے سکھ کو مانتا ہے اسلئے وہی برہم سکھ کا انجو کرتا ہے +
اچھ اصل۔ اگر اگیاں کی ورتیوں سے سُوشپتی میں انجو ہوتا ہے تو سکھ کے
انجو کر نیا اچھان بھی ضرور ہوگا۔ جیسا کہ جاگرت میں ہوتا ہے؟
جواب ایسا۔ اگیاں کے انجو کرنے والی ورتیاں بچھی کی ورتیوں سے بہت

وہ یہ نکتہ ہو جانا چاہیے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا ہے۔

جواب۔ تم کو گن پر دھان اگیان اور ن رہتا ہے۔ جو شکھ رُکپ برہمہ کو تو پر ایت ہو تا ہے۔ مگر اور ن کے پھٹک نہ ہونے سے وہ یہ نکتہ نہیں ہوتا مگر شکھ نہ رہتا تو سوشیتی سے اٹھ کر جیو یہ کبھی نہیں کتا۔ کہ میں ایسا شکھ سے سویا۔ کہ دیکھ کا نام تک بھی نہیں تھا۔

اخصراض۔ سوشیتی میں شکھ اور اگیان کی خیر سمرتی گیان زیادداشت (دیتی ہے مگر سمرتی گیان پر مان نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ سمرتی گیان پر مان نہیں ہے۔ مگر اس کے ساتھ انجھو تو ہے جس سے سوشیتی کا شکھ انجھو سے سیدھ ہوتا ہے۔ انجھو پہلے ہوتا ہے۔ سمرتی پیچھے ہوتی ہے اور اس لئے انجھو پر مان ہے۔

اخصراض۔ مگر سوشیتی میں من اور گیان رنڈریاں سب لین ہو جاتی ہیں۔ اس لئے سوشیتی میں انجھو کیسے ہو گا؟

جواب۔ سوشیتی کے شکھ کے انجھو کا کوئی سادھن نہیں ہے۔ وہ شکھ سوچا چین رُکپ ہے۔ یہاں من اور اندریوں کے سادھن کی ضرورت نہیں ہے۔

اخصراض۔ کیا سوشیتی کے شکھ کی برہمہ روپتا کے متعلق آپ کوئی پرمان دے سکتے ہیں؟

جواب۔ وہ ہر ایک ایشد ایشد کو برہمہ رُکپ بتاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا پرمان ہو سکتا ہے۔

اخصراض۔ پرش سوشیتی سے اٹھ کر جو سمرن (یاد) ہوتا ہے وہ یگیان مے نام جیو کا دھرم ہے۔ وہ تو رہتا نہیں۔ پھر انجھو کن کو ہوتا ہے؟

جواب۔ یگیان مے کی اپادھی۔ یگیان۔ من لاندریاں۔ جیو بھی۔ اور سوشیتی

ماں کا دودھ پی کر میرے تیرے پنے کے جھگڑے سے آزاد ہو کر آرام سے لیٹا ہوا آند بھوگتا ہے۔ ویسے ہی چکرورتی راجہ بھی سارے سکھوں کو پراپت ہو کر اور راک دیش کو چھوڑ کر خوش رہتا ہے۔ گینا بی جیون بکت دشا کو پا کر پرمانند روپ میں استھت ہوتا ہے ویسے ہی سوشپتی کا آند بھی ہے +

اعتراف۔ صرف تین ہی درشتانت کیوں ہیں کیا اور شائیں نہیں دی جاسکتیں؟
جواب۔ اس موقع پر تین ہی کافی ہیں۔ چھوٹا بالک ابوبکی ہے، چکرورتی راجہ ابوبکی کے ساتھ بیٹا رکھنے والا ہے۔ اور گینا بی برہمانند اور دیشہ آتما کا ساکشا نکار کر نیوالا ہے۔ ان تینوں ہی کو سکھ ہوتا ہے۔ باقی اور لوگ انکار اور ابھان کی رستی سے بندھے ہوئے دکھ کو بھوگتے ہیں۔ کوئی اپنے کو باپ کوئی بیٹا۔ کوئی براہمن۔ کوئی راجہ۔ کوئی دانی سمجھ کر دیکھی رہتے ہیں۔ سوشپتی میں یہ دکھ نہیں ہے +

اعتراف۔ سوشپتی میں سارے سنیا رکی نورتی نہیں ہوتی۔ باپ بیٹے کے انکار کا اچھا تو ہو جاتا ہے۔ مگر سکھ کا ابھان تو رہتا ہی ہے۔ اس لئے جیو پنا دور نہیں ہوتی؟

جواب۔ سوشپتی میں جلدت کی نورتی ہو جاتی ہے۔ تن بدن تک کا تو ہوش نہیں رہتا۔ پھر ابھان کس کا ہوگا! شرتی کا بھن ہے یہ سوشپتی میں دیہ ابھان کا اچھا ہو کر پوش تمام شوکوں کے پرے بچ جاتا ہے +

اعتراف۔ ان شرتیوں سے سوشپتی اوستھا میں سکھ کی پراپتی ساکشات نہیں ہوتی۔ ہاں شوک تو ضرور چلا جاتا ہے؟

جواب۔ کیونکہ اپنشد کی بانی ہے آلیان کے ساتھ ابھید کو پراپت ہو کر جیو سکھ روپ برہم کو پراپت ہو جاتا ہے +

اعتراف۔ اگر سوشپتی میں جیو سکھ روپ برہم کو پراپت ہوتا ہے تو اس کو

روکی ہی نہیں کرتا۔ جیتے اعتراض تھا باہر مہم کا وہ جیتے ہے +

اعتراض ساگراپ کی بات مان بھی لیں تو شو شیتی کے شکھ کی ان ساتوں سے پیدا لیں ہوئی۔ اس لئے وہ آخر روپ نہیں پڑا +

جواب سگری نیند آنے کے پہلے بیشک تم کھاٹ وغیرہ کے شکھ کو پیدا کیا ہو مان لو۔ مگر شو شیتی کا شکھ ان سے پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو پتھر کے چٹان پر سوئے ہوئے آدمی کو شکھ نہ ملتا۔ اب اور سونو۔ یرش انگر لکھی ورتی کو پر اپت ہو کر

آئند روپ برہم کی طرف جاتا۔ اور اس کے ساتھ ایک کرتا ہے۔ اور برہم روپ ہو جاتا ہے۔ اور تری پتی کے دیکھنے سے جو ٹھکاوٹ پیدا ہوئی تھی جاتی رہتی ہے۔ بوند ہند میں جا کر سمند ہی ہو جاتا ہے۔ تری میں اڈا لگ رہتی ہے اپنے بیٹے سویت کی کو اسی

طرح سمند کے پانی کے پڑ بڑوں کی مثال دیکھ چکا ہے۔ ایک پڑ بڑا نہیں۔ دوسرا باز تیسرا گیار۔ چوتھا چکر ورتی راجہ یا پوجاں برہم گیانی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ چھاندوگ ایشند کی شرتی ہے۔ جس طرح تاگے سے بندھا ہوا بیل ادھر ادھر اڑتا ہے۔ مگر انے

اوسے یا ماتھ کہ نہیں جھوڑو یا سبھنگ بھنگ کر اسی پر آتا ہے۔ اسی طرح جیو کی آبادی میں بھی ادھر ادھر بھنگتا رہتا ہے۔ مگر سوا پر ماتھ کے اس کو اور کسی سے چین نہیں پڑتا

اس من کا بندھن یا پنیہ کا بھر مہ ہے۔ اور اسی سے دھکے شکھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ جاگرت اور سہن کے پرار حقوں کا تجربہ کر کے اپنے کارن اگیان میں لین ہو جاتا ہے۔ اور من کی آبادی کے چھوٹ جانے سے جیو پر ماتھ میں لین ہو جاتا ہے۔ اور پتا۔ نیک اپتہ

کتی ہے۔ آکاش میں باز ادھر ادھر اڑتا رہتا ہے۔ پھر ٹھک ٹھکا کر آرام کے خیال سے پردوں کو سمیٹ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح من اور چا ابھاس آبادی والا چو جاگرت سہن میں بھنگتا ہوا ٹھک ٹھکا کر برہم اتہ کی خواہش سے سروے آکاش کی طرف دوڑ جاتا ہے۔ اور پھر جاگرت کی خواہش میں کرتا۔ وہی شرتی بہ بھی کتی ہے۔ من

گیارہوں پر گرن پر جانندے پر مانند

میں شکہ ہی شکہ ہے سب جیسے اندھ کا راہ پر کاش آپس میں بروہی ہیں ایسے ہی شکہ ہی شکہ کا بروہی ہے۔ شوہنیتی میں شکہ نہ کو بھی نہیں ہوتا۔ اسے وہ شکہ روپ ہے۔
جواب۔ شہتی ورا جھو دو نوں ہی پرمان ہیں۔ شہتی کتنی ہے یہ اندھے کو

شوہنیتی میں اندھے نے کاجھان نہیں ہوتا اور نہ وہ ابھکا میں اندھیلوں کا اچھان ہوتا ہے۔ شہتروں کے قول کے موافق۔ زخمی آدمی کو زخم کا۔ درد مند کو درد کا۔ ہنگامی ہو۔ نہ ہنگامی کی اور شکہ میں جا کر شکہ ہی رہتے ہو۔ یہ انجھو پرمان ہے۔
لوہے کی شلا میں شکہ کا اچھا و ہوداں شکہ ضرور ہو گا یہ کوئی نیم نہیں ہے

جواب۔ یہ مثال ناقص ہے۔ لوہے کی شلا میں شکہ کی پرنتی نہیں ہوتی اور شران کا بھاوا اچھا و مانا جاتا ہے۔ شکہ کی صورت کو دیکھ کر اس کے شکہ کا انجھو ہوتا ہے۔ گریہ بات لوہے کی شلا میں نہیں ہے۔ وہاں نہ خوشی پرنتی ہوتی ہے نہ شکہ کا انجھو

شوہنیتی میں شکہ کا بروہی کوئی سامان پرنتی نہیں ہوتا۔ اس کے سوا تم دیکھتے ہو کہ شوہنیتی کے لئے آدمی کس شوق کے ساتھ چارپائی تو شک اور تکیہ وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے شکہ روپ ہونا ثابت ہے۔ اس لئے اتھکا ہی پرمان سے اس کا
جواب۔ یہ تو کوئی پرمان نہیں ہے۔ یہ سامان اس غرض سے تو نہیں لکھا کہ

حاشہ۔ نہ شکہ کا ناش ہو۔
جواب۔ جس کو پیند شکہ نہیں ہے وہ بھی چارپائی وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے صرف

نظر سے ہوتا ہے کہ کسی شوشی کا علم کسی غیر کو ہے نہیں۔ اور کسی غیر کی شوشی کا علم کسی کو نہیں ہے۔ اس لئے یہ دو شانات ناقص ہے۔

اختصاراً۔ دویت کے پر تیت سے بہت ہونے کی وجہ سے دوسروں کی شوشی کی طرح میری شوشی بھی ادویت ہے۔

جواب۔ تم ذرا ہوش کی بودا کرو۔ ابھی تک تم نے اپنی شوشی کو تو انجو سداہ مانا نہیں۔ اور لگے دوسروں کی شوشی سے مقابلہ کرنے پہلے اپنی شوشی کے صحیح ہونے کی تدبیر دو۔

اختصاراً۔ انومان سے دوسرے پرش کی شوشی سداہ ہوتی ہے۔

جواب۔ انومان اپنے ہی انجو کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے تم الٹ پھیر کر انجو پر اپنی شوشی کے سو پرکاش ہونے کے انجو پر آگے۔

اختصاراً۔ سو پرکاش ہونے کو اپنی شوشی کا نشیہ کہتے ہیں۔

جواب۔ شوشی کی اوستھیا میں اندریاں اکیان میں لین جاتی ہیں۔ اس لئے

تم کو میری شوشی کا پتہ نہ چھو کہ شوشی کا پتہ ہے۔ نہ تم میری اندریاں شوشی

شوشی کا در شانت سے سکتا ہوں۔ مگر ہر شخص اپنی شوشی مانا ہے۔ اور شوشی

ادویت رو بہ ہے۔ اس سے اس کی سو پرکاش تار سداہ ہو گئی۔ جو کسی اور کے سادھن

کے بغیر چکا پھٹا ہونے وہ سو پرکاش کہتا ہے۔ شوشی ہی کی در شانت سا لکھیا آتا

کے متعلق پرچہ کریم اسکا گیا ان کے متعلق اور بودھ مت والے سواکم کے متعلق اور

یہ سب یوں بھی پرے کے متعلق بھی بویتے رہتے ہیں۔ جس سے اس کی ادویت رو پتلا

سو پرکاش سداہ ہوتی ہے۔

اختصاراً۔ مانا شوشی سو پرکاش اور ادویت ہی سہی۔ مگر اس میں کمال ہے۔

جواب۔ کمال کے مخالف کو کمال کا شوشی ہی اچھا اور ہوتا ہے۔ اس لئے شوشی

جواب - یہ مان تو خود تمہارا کہنا ہے۔ تم نے خود یہ طریقہ اور دیت کو سوچ کر کاش
تسلیم کر لیا۔ اور یہ مان کر پر مان مانگ رہے ہو۔ اسلئے یہی تمہارا کہنا پر مان ہے +
اعتراض - میں نے اب تک ادویت کے اصول ہی کو تپا تسلیم نہیں کیا صرف
جواب - ساگر م ادویت کو نہیں مانتے۔ تہہ تم سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ آہستی

سے پہلے ادویت بتایا دیت۔ خواہ ادویت ادویت سے پہلے کوئی اور تیسری و ستوی
تھی، مگر دینیادیس دویت ادویت کے سوا اور کچھ خیال میں بھی نہیں آتا۔ اور دویت
سے آہستی کے پہلے کسی دویت کی بدھی نہیں ہوتی۔ اس لئے دویت سے پہلے
تم کو ادویت ماننا ہی بڑی گ +

اعتراض - خوب ایہ تو وہی مثل ہوئی۔ مان زمان میں تیرا مان۔ کوئی دلیل
بھی متبے گا یا نہ بروستی صحیح تسلیم کرائیگا +

جواب - یہ دلیل سے نہیں جانا جاتا بلکہ
کوئی معقول و شائستہ بھی نہیں دیا جاسکتا +

تسلیم
سوچتی اور

اعتراض - ورنہ شائستہ تو ہر شے کا دیا جاسکتا ہے۔ یہ میں خود پہلے ادویت
کا ورنہ شائستہ دیتا ہوں + جیسے سوچتی میں دویت پر تبت نہیں ہوتا۔ ویسے ہی
سرشتی سے پہلے خواہ پہلے ادویت میں دویت کی پریشانی نہیں ہوتی +
جواب - اس سوچتی کے ورنہ شائستہ سے کئی سوال پیدا ہونگے + آہ سوچتی
کے ادویت کا یہ ثبوت تم اپنی سوچتی کے متعلق دے رہے ہو یا غیر کی سوچتی کی

ہیں۔ پڑھنا سیکھنا۔ زیادہ پڑھنے ہونے سے رشک اور حسد اور کم پڑھنے ہونے کے مقابلہ میں اہنکار بہتہ تاپ آگیا بنی میں دیے ہی پڑھتے ہیں جیسے بیمار کا دکھ کھی دیکھنے کے استعمال سے بڑھ جاتا ہے۔ نار کو یہ دیکھ تھا +

اعتراض - نارو با علم تھے۔ ان کو اس طرح کا شوک کیوں ہونے لگا تھا؟
جواب - انہوں نے خود کفایت کاروں کے پاس جا کر اقرار کیا کہ وید شا ستر پڑھنے پر بھی شجر کو آتم جان کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے شوک میں بیٹوں کا اور تپ سنت کاروں نے ان سے کہا کہ برہمہ جھوٹا ہے شکھ روپ جان لینے سے شوک کی نور تپ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ محمد و دیش ہے +

اعتراض - دنیا کی تمام چیزیں پھول۔ چندن وغیرہ محمد و دیں۔ ان سے شکھ ہوتا ہے ؟

جواب - یہ سب اصل میں دیکھ روپ ہیں۔ دیش کی چیزوں کو شاستروں نے دیش کر لیا ہی بتایا ہے۔ اور سنت کاروں نے بھی نار سے ایسا ہی کہا تھا۔ دیت کی جہاں تک حد ہوگی وہاں تک دیکھ ہی دیکھ ہوتا ہے +

اعتراض - شکھ کا علم۔ شکھ کا سامان۔ اور شکھ۔ ان تینوں کی تریپٹی ہمیشہ ہوا کرتی تھی۔ اور تریپٹی دوت اور محمد و دیں۔ پھر دوت میں بقول آپ کے شکھ کہاں اور کیسے ہوگا ؟

جواب - دوت میں شکھ نہیں ہے۔ مگر دوت تر شکھ روپ ہے +

اعتراض - پران کیا ہے ؟

جواب - پران تو پر پر کاش و ستو کے لئے ہوتا ہے۔ سکو پر کاش و ستو کے لئے کہ پران ہو سکتا ہے +

اعتراض - اسی کا پران ہے کہ دوت پر کاش ہے ؟

گیان (علم) ہے۔ اور شید سپریش روپ وغیرہ کے (معلوم) ہے گیانا۔ گیان۔ گے
تینوں کالج روپ ہونے سے اپنی اپنی سے پہلے اپنے کارن سے بچن نہیں تھے۔
جیسے گھڑا پیدا ہونے سے پہلے مٹی سے مختلف نہیں تھا۔ گیانا (گیان)۔ گے
ان تینوں کے ابھار دے دویت و ہرت پورن آتما کا انجو ہوتا ہے۔ گیانی تو سادھی ہیں
اور باقی تمام جو سوشیتی اور بہوشی رنور چھا میں تربیتی سے ہرت آتما کا انجو کرتے
ہیں۔ کیونکہ وہ سوشیتی سے اٹھ کر کسی دویت و سوشیتی نہیں دیتے۔ کیونکہ وہاں اصل
میں دویت نہیں ہے۔

اعتراض۔ سوشیتی اور رنور چھا میں دویت کا بھار ہو۔ مگر پر سنگ میں کیا
کو گے؟

جواب۔ پر سنگ میں یہ رشتے ہوا۔ کہ سوشیتی میں گیانا۔ گیان۔ گے کی تربیتی نہیں
ہے۔ ویسے ہی اس جگہ میں بھی اپنی سے پہلے تربیتی اور دویت بھا نہیں تھے
اور برہم ہی پورن تھا۔

اعتراض۔ برہم کی پورن تاسی۔ مگر برہم کی آتمہ روپنا تو ثابت نہیں ہوئی؟

جواب۔ جو بھو ما ہے وہی سکھ ہے۔ سنت کماروں نے نارو کو ایسا ہی بتایا ہے۔

اعتراض۔ نارو کیوں سنت کماروں کے چیلے ہوئے تھے؟

جواب۔ شوک دھور کرنے کے واسطے۔ پورن آتمہ کی پر اپتی۔ اور سرب
و کھوں کی نوروتی ان کا مطلب تھا۔

اعتراض۔ وید اور شاستر کے گیان کے لئے شوک کا کارن تو ہو سکتا ہے مگر
نارو کے شوک کا کیا کارن تھا؟

جواب۔ اگیا نی میں وید شاستر کے پڑھنے سے پہلے تین تاپ (روکھ) ادھیان
ادھی بھوت اور ادھی دیو ہوتے ہیں۔ وید اور شاستر پڑھنے میں چار تاپ اور چوتھے

کا نام پھر کو تھا۔ اس کے باب کے پاس آکر کہا۔ پتاجی! مجھے کو برہمہ کا پریش کر دیا۔ تب تو ان نے برہمہ کا لکشن بتا کر کہا۔ بیٹے! جس سے یہ سب پیدا ہوتے اور پیدا ہو کر جیتے اور مر کر لے ہوتے ہیں۔ وہ برہمہ ہے۔ اور اسی کی اچھیا کر یہ شکر پھر کو آتے کوش وغیرہ کا وجہ کرنا ہوا آخر میں پانچویں آندے کوش کو برہمہ روپ بتانا۔ کیونکہ اسی میں اپنی۔ استغنی اور لے کا رنپ روپ بتانا ہے خواہ کی ہوئی چیز کا شکہ آندے کا شر ہے۔ اٹھ کی کامیابی کی خوشی دہنا ہے۔ اور اس کے بھوک کا شکہ پایاں ہے۔ اور اس کا سامانیہ شکہ شری ہے۔ اور اور برہمہ اس آندے کوش کی پونچھ دوم ہے۔ یہ برہمہ آندے کو اس اوضہ شان اعتراض۔ پھر گو کہ آندے میں برہمہ کے لکشن کو کیسے جانا؟

جواب۔ آندہ ہی سے تو سب پیدا ہوتے ہیں۔ متری پریش کے آندے پرانی پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی سے جیتے ہیں۔ اور موشیتی میں سولے آندے اور کچھ انچھو نہیں ہوتا۔ اس اوضہ میں پرانی آندہ ہی میں لین ہو جاتا ہے۔ پھر گو نے اس طرح آندہ کی سمجھ بانی۔ تیرے آپ نشد برہمہ کو آندہ روپ بتاتی ہے اور پھر آندہ کے ساتویں اوضہ میں نار داور سنت کماروں کے سوا دیا برہمہ کو جھوکتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو اپنے میں سکتا ہو کر اپنے سے بھتی کسی نہیں دیکھتا ہے۔ سنتا ہے نہ جانتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے بھوکا آندہ روپ ہونا ثابت ہے۔ یہ جو اسب سے پہلے تھا۔ اس سے پہلے آکاش وغیرہ پھوٹا اور ان کے کایج اٹھ چ بیڑ وغیرہ تھیں تھے۔ نہ گیان تھے اور گیان تالی پر پھیلتی۔ نہ دیش۔ کال۔ اور دوستو تھے۔ پریشی کا رعب ٹھن۔ برہما سے پیدا ہوئی تھی۔ جو بی اپادھی ہے۔ اور یہ جو جو گیان لے کھاتا ہے وہ گیان داجانتے والا عالم ہے۔ اور من جو چیتن کے پرتی رنپ تھا و کو پراپت ہوا اور منوے کھاتا ہے۔ وہی

دیتا ہے۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہے کہ گیانی کو چنتا نہیں ہوتی؟ پھر وہ ہر ایک اپنہ کی شرتی ہے؟ گیانی کو پنیہ پاپ کی آگ تپاتی ہے۔ کٹے ہوئے پاپ کا افسوس اور نہ کٹے ہوئے پاپ کا ہرش۔ اور نہ کٹے ہوئے پنیہ کا شوک اور کٹے ہوئے پنیہ کا ہرش صرف گیانی میں رہتے ہیں۔ اور اسی کو تپاتے ہیں؟ تپنا چت کے وکار کا ہے۔ اور یہ گیانی میں ہے۔ گیانی میں نہیں ہے۔ کین آپ نشد گنتی ہے؟ اتنی دُرجہ نشیہ جنم پاکر پرانی پرما کو آتم رُوپ جانے تب جنم مرن سے نہ بہت ہو کر ست پرما تمار رُوپ ہو جائے گا۔ اور جو ایسا نہیں جانتا وہ کشت کو پاپت ہو تا ہے اور جو راسی لکتن یونی میں بھٹکتا ہے۔ جو برہمہ کو آتم رُوپ جانتے ہیں موکش پاتے ہیں اور جو نہیں جانتے وہ دکھ یاتے ہیں۔ جن جن دیوتاؤں نے برہمہ کو جانا وہ برہمہ رُوپ ہو گئے۔ جن جن ریشیوں نے برہمہ کو جانا وہ بھی برہمہ رُوپ ہو گئے۔ اور اس پرما ظ کو جان کر اور سینے پر سے چھوٹ کر پرانی موت کا لٹھن کر جاتا ہے۔ پس شرتی سمرتی اور یوران سب ہی تو اسی سچا تندرہ کی ہریتی کا گیت گاتے ہیں۔ آتم یاجی یعنی آتما کا گیت کرنے والا خواہ آتما کا جانتے والا ہرش چکر ورتی راج کو پاتا ہے یعنی اس کا حکم سب پر رہتا ہے۔ اور اس پر کوئی حکم نہیں چلا تا۔

دوسرا پرچھید

آتم کی قسمیں

سوال۔ آتم کتنے قسم کے ہیں؟

جواب۔ آتم تین قسم کے ہیں۔ (۱) برہما تند (۲) ویاتند (۳) اور (۴) وشیاتند

ان میں سے وشیاتند اور وشیاتند دونوں برہما تند سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ برہما تند ہے۔ اس برہما تند کی بہت تیرے آپ نشد کی شرتی ہے۔ ورنہ دیوتا کے ہٹے

ہے اس نظر سے صرف گیان بھی کش کا کارن کیسے مانا جائے؟

جواب۔ موکش تو گیان ہی سے ہوتی ہے۔ گیان سہت اُپا سنا اور کرم سے نکلتی نہیں ملتی۔ اندھیرا چراغ سے دُور ہوتا ہے۔ چراغ کے سہت کرم اور اُپا سنا سے بھلا دُور نہیں ہوتا۔ شرتی اور سرتی کے مطلب کی سمجھ سب کو نہیں ہے۔ شرتی اور سرتی کے موافق کرم کرتے نہ ہنے سے کرم لپا پان نہیں ہوتا۔ آغا کون کو بنا ہی رہیگا۔ اور گیتا میں سن سدھی وغیرہ شبد کے سادھن چت کی شدھی سے مراد ہے۔ یہ موکش کے کارن نہیں ہیں۔ بنوینا شو تراپ نشد کی بانی ہے۔ کہ ایک آتما کے ماتے سے مرنے کا بچنے دُور ہو جاتا ہے اور یہی گیان سے موکش کا پد پراپت کرنا ہے۔

اعتراف۔ آپ نے جو جو شرتیاں سُنائی ہیں اُن سے یہ بظاہر ہوتا ہے کہ برہمہ گیان سے لوک کا دکھ تو چلا جاتا ہے۔ مگر پر لوک کے دکھوں کا ابھاد تو گیا لو ان کو نہ ہوتا ہو گا۔

جواب۔ گیانی کو دکھ کیسے ہو گا۔ وہ شری کے بھرم کو تیاگ چکا ہے جنم مرن اور مویاس سے ہوتا ہے۔ گیان نے سب کی جڑ کاٹ دی ہے۔ بنوینا شو تراپ نشد کی شرتی ہے۔ دیو شو پر کاش برہمہ کا جواب اپنا ہے۔ اپر موکش ابھو کر کے گیانی اپنے میں سمجھت ہو جاتا ہے۔ اور کام کروہہ کلیت کی پھانسی کٹ کر بھرجنم اور کرم کا کارن نہیں بنتی۔

اعتراف۔ سوک سے مرنے کے بھل کا شرون تو گیا لو ان کرتا ہے مگر اُس کا ابھو نہیں ہوتا۔ اس لئے اُس کو بھی اشٹ کی پراپتی اور انشٹ کی نورنی کی پروردی ہوتی ہے۔

جواب۔ سنفو کٹھ ولی اُپنشد کہتی ہے۔ برہمہ جریہ وغیرہ سادھن چکت پوش پتیا اند پر ہاتھ کو سنستے و پر بے ریت آتم روپ جان کر ہریش شوک کو اسی جنم میں تیاگ

اعتراف۔ پنیہ پاپ کو آتم رُوپ سے دیکھتا۔ اور گیانیوں کا اُنکے پھل بھوگ دکھ سکھ سے بچا رہنا بے دلیل ہے۔ پنیہ پاپ بے شمار ہیں۔ اور جنم جنم تک بغیر بھوگ کبھی نہیں کیئے۔ شاستر ایسا ہی کہتے ہیں ۵

جواب۔ جس طرح رتی کے گیان سے سرپ وغیرہ کا خوف ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی انا تما کا مادا تم ادھیاس بھی آتما کے اسنگ جان لینے سے ناش ہو جاتا ہے۔ اور یہ جگت اتینت است پر تیت ہوتا ہے۔ اور کرم کا تعلق جگت سے ہے۔ اس لئے اُن کا بھی ابھا ہو جاتا ہے۔ کرم تین قسم کے ہیں۔ سچیت۔ اگامی۔ پراربدھ۔ ان میں سے سچیت اور اگامی کرموں کے مٹل کارن اگیان کے ناش ہو جانے سے اُن کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ اور پراربدھ گیان کے ساتھ بھوگنے پر دور ہوتا ہے۔ شری کے اہم بھاو کے جانے سے آتما کا ابھید رُوپ پر تیت ہوتے لگتا ہے۔ اور جاگرت۔ سوین اور سوشو پتی سب میں آتما ہی بھلے لگتا ہے۔ یہی حال اندریوں کا بھی ہوتا ہے۔ سننے اور پرے صرف اگیانی کو ہوتے ہیں۔ گیانی کو نہیں ہوتے۔ اور سننے پرے کے نہ ہونے سے ست پدارتھ کا آپ ہی آپ بھان ہوتا ہے ۶

اعتراف۔ آپ گیان سے موکش مانتے ہیں۔ مگر شرتی سمرتی شاستر کرموں کو خواہ گیان آپاسنا کے ست کرموں کو موکش کے کارن بتاتے ہیں۔ ایشا واسنیہ اپنشد کہتی ہے۔ کہ آدمی کی عمر سو برس کی ہے۔ اور اس عمر تک جیو کرموں کو کرتا ہوا جینے کی خواہش کہے۔ گیتا میں بھی کرم کی پردھان مانی گئی ہے۔ اور جنگ وغیرہ کی سن سدی کرموں کی وجہ سے بتائی گئی ہے۔ وہی اُب نشید بھرکتی ہے۔ کہ گیان کو پرایت ہوا پرش جو کرم آپاسنا کرتا ہے۔ وہ اُن کی مدد پاپ اور کشیپ کو تر جاتا ہے۔ اور بھر برہم دویا سے ودیہ کیونہ کو پا جاتا ہے۔ سمرتی کا قول ہے۔ ان کے ساتھ ملا ہوا شہدا اور شہد کے ساتھ ملا ہوا ات جیسے اوشدھی ویسے ہی تپ اور برہم دویا بلکہ پرما اوشدھی نبتی

یوگ ہے۔ جن کو اس کے ایکٹا گایان نہیں ہے۔ وہ بھی روڑ میں رہتے ہیں شیر
ایک نشہ سوریج۔ اگنی۔ اندریم۔ یون کو ڈرنے والا بنتا ہے۔ اور یہ سب
اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کٹھن والی ایک نشہ بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ بھید
دیکھنے سے دیوتا ڈرتے رہتے ہیں۔ اور مٹی بھی بھید دیکھنے سے بگے والا بنا رہتا
ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جید درشتی کو چھوڑ کر برہمہ کے ساتھ بھید بھاؤ رکھنا چاہیے
اعتراف۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے پتہ نہیں لگتا کہ برہا تہ گایان
کے اثر بقول کا ابھاؤ ہو جاتا ہے؟

جواب۔ جب برہمہ کا سروپ ہی آتہ ہے تو اس کا جلتے والا کیسے بھنے کے دکھ
کو پریت ہو گا۔ اس لوک میں سانپ شیر۔ چور وغیرہ کا ڈر رہتا ہے۔ پر لوک میں پالوں
کا خوف بگا رہتا ہے۔ یہ سب خوف شری کے ادھیاس سے ہوتے ہیں۔ گیانی کو
شریک کا ادھیاس نہیں رہتا۔ اور نہ کام کرو دھ وغیرہ پالوں کا ڈر ہوتا ہے۔ کیونکہ
یہ سب دویت سے پریت ہوتے ہیں۔ دویت گایان کے ناش ہوتے ہی سب کا
ناش ہو جاتا ہے +

اعتراف۔ گیانی کو پاب کا ڈر نہیں ہوتا۔ اس کا پرمان کیا ہے؟
جواب۔ سنو۔ وہ آربنگ اب بقدر شرتی ہے۔ گیانی کو کرم روپ اگنی
میں تپا دتی۔ پتھ پاب دوپر کار کے تپ میں۔ پتھ نہ کریکا خیال اور پاب نہ کرنے کا
خیال دونوں خوف دلانے والے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ گیانی نے بلیہ اور پاب
کو بھیا جان لیا ہے۔ اور وہ صرف سچا تہ میں استھت ہے۔ اور اسی کے جتن میں
لگا رہتا ہے۔ وہ دیہ اندری اور من کی برورتی کو آتم رویتا درشتی سے دیکھتا ہے۔ تاکہ
آتما کی خوف دیگا۔ سورج سورج کو بھی نہیں تپاتا۔ بلکہ جیسے جیسے اس راہ میں سورج
یرغوبی کو تپاتا ہے۔ ویسے ہی پتھ پاب کرم صرف دیہ ابھائی اکیانیوں کو تپاتے ہیں +

گیارھواں پر کرن ہمانند ہے یوگانند

پہلا پرچھید

برہمہ آئند

تمہیکے برہمہ آئند ایک نام ہے دوسرا ٹوپ ہے۔ ان کے گیان سے شریر کا ابھان
اولاد کی جھوٹی نامتلا و شمعوں کے ساتھ دیر بچاؤ۔ سو رنگ وغیرہ کی خواہش۔ اور تین پاپوں
کا فکھ دور ہو جاتا ہے۔ سادہ دل کی خواہش پراپت ہوتی ہے۔ تیتڑے آپ نشد کنتی ہے
برہمہ دیتا پڑش برہمہ آئند کو پاتا ہے۔ برہمہ دلش کال وستو سے پرے ہے۔ چھانہ وگ
آپ نشد کی شرقتی ہے۔ جھوٹا نام ہے جس برہمہ کا وہ دلش کال وستو سے پرے ہے۔ جھوٹا
آئند ہے۔ اس کا جاننے والا گیان سے پیدا ہوئے سندھ ساگر سے تر جاتا ہے۔
اعتراض۔ تیتڑے آپ نشد کی اس شرقتی سے برہمہ گیان کی پراپتی کا پتہ تو
لگتا ہے۔ مگر برہمہ آئند کا نہیں؟

جواب۔ تیتڑے آپ نشد بھریہ کہتی ہے۔ برہمہ سنت پوجت۔ آئند ہے۔ اسی
سچا ہند سے اکاش وغیرہ کی پیدائش ہوتی۔ اور وہی رس رُوب ہے۔ یہ رس رُوب آئند
اہم برہمہ اسی کے واکہ گیان سے پراپت ہو کر برہمہ اور جیو کو ابنت کو نابرت کرتا ہوا شکھ
کا باعث ہوتا ہے۔ اور پڑیا مگو رُوب کے پاس جا کر شرقی عن وغیرہ کے مادھنوں سے
سنشے اور وپرے گیان سے چھوٹ کر ابھے۔ یہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ برہمہ اندری۔ من۔
پران وغیرہ کی متاوشے نہیں ہے۔ برہمہ کسی کے آوہار پر نہیں ہے۔ وہ آریہ اپنے میں
سختت ہے۔ اور جلیا سواش کا رُوب، جانکر مونس کو پا جاتا ہے۔ وہی برہمہ اپنا کے

سے مانا گیا ہے۔ جب بدھ بھی کسی پرکار کی کلینا کرتی ہے تب وہاں ساکشی بھاو کا
 پرکاشنے والا کیا جاتا ہے ؟

اعتراف۔ جب ساکشی روپتا اصل میں نہیں ہے تو پرمانما ہی کا کیا سروپ ہوگا ؟

جواب۔ پرمانما کا سروپ من بانی کا دوشے (راحت) میں ہے ۔

اعتراف۔ جب وہ من بانی کا دوشے ہی نہیں تو پھر میں کیسے اُس کا گہن کر دوں ؟

جواب۔ تب گہن مت گہن کرو ۔

اعتراف۔ جب اُس کا گہن کو نا ممکن نہیں ہے تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ وہ چارے تے
 ہی شیش رہ جاتا ہے ۔ بالکل غلط ہوا ؟

جواب۔ جو جو گہن نے گہن کیا ہے وہ آتما سے بھن دویت ہے ان سب کو بھنیا جان کر
 تیل کے پر ہوتا روپ شیش (باقی) رہ جائیگا کہ نہیں وہی ست آتما ہے ۔

اعتراف۔ آپ نے دلیل سے آتما کو ثابت کیا ۔ مگر اپروکش نہان کے لئے پرمان کی بھی
 کچھ ضرورت ہے ؟

جواب۔ اپروکش تاکہ لئے کسی پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ روپ آپ
 سو پرکاش ہے ۔ وہی اپروکش تاکہ لئے کافی ہے ۔

اعتراف۔ آتما اپنی سو پرکاش تاکہ وجہ سے اپروکش تاکہ پرمان کو نہیں چاہتا
 کم از کم اسی کا پرمان دیجئے ؟

جواب۔ گو روکھ دوارا شریوں کو گیان کی سیدھی کی نیت منو ۔ وہی بیان ہے
 اور اگر تم انا تم دستو کا تیاگ نہیں کر سکتے ۔ تو وہ چار کی شرن لو ۔ اور بدھ بھی کے تمام کچلی ہوئی
 دستو کے اندر باہر پرمان کو انہی کو رو ۔

ختم ہوا پنچدہشی کا دسواں نا ایک دیپ پر کرن جس میں ۔ لاشکو کہیں اور ہم
 اپنے طے پر ۔ پیرا قول اور ۳ پر چھیدوں میں بیان کیا ہے ۔

میں اور اسکا رشتہ کے اندر ہے +

اعتراض - مگر آپ کی یہ جگہ بھی بے دلیل ہے۔ جیسے گھٹ کا دیکھنا پر تیت ہوتا ہے۔ یہ باہر کا پرکاشنا ہے۔ اور اسکا رکی ورنی کا چاننا انتر کا پرکاشنا ہے۔ اس سے ساکشی کا انتر باہر کا انچھو سے بندھ ہے۔ اور اس وجہ سے وہ بھی پرکاری ہوگا۔

جواب - یہ اندر باہر کا بندھ ہی کے متعلق ہے۔ ساکشی میں نہیں ہے۔ نادان بدھی کی چھینا کہ ساکشی میں اپنی ان سمجھی سے آروپن کر کے رہتے ہیں +

اعتراض - یہ کلید اگر شورنگوں کی ہے تو اس کا تذکرہ اور کسی نے کیوں نہیں کیا؟

جواب - نادان لڑکے اپنے گھر کی دھوپ کو اپنے ہاتھ کی حرکت سے متحرک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دھوپ نہیں ہے۔ ویسے ہی نادان بھی بدھی کی چھینا ساکشی میں کرتے ہیں۔ ساکشی نہ باہر ہے نہ چھیت ہے۔ باہر چھیت صرف بدھی رہتی ہے۔ اور جب یہ من بدھی اور باندیوں کا ابھار ہوتا ہے تب بھی ساکشی پرکاشنا ہوا کران کے ابھار تک کو پرکاشنا ہے۔ ایسا گیانی مانتے اور پڑھتے ہیں +

اعتراض - چوہا ر کے اچھا وہ کوئی دلش تو ہے نہیں؟ ساکشی ایسی دلش کے کہاں رہے گا؟

جواب - دلش وغیرہ تمام کلپناؤں کا ادھشٹاں ساکشی ہے۔ وہ سرواگہ ہے اس کے لئے دلش کیسا؟

اعتراض - اگر ساکشی کا کوئی دلش نہیں تو ساکشی کو شامتروں نے سرب گت یا سرب ساکشی کیوں کہا؟ سرب گت کا مطلب صرف دلشوں میں رہنے والا ہے؟

جواب - سرب دلش کی کہنا سے ساکشی کو سرب گت کہا گیا ہے درندہ اصل ہیں تو ساکشی سنگ اور اوچھندہ ہے۔ اسی طرح سرب ساکشی سرب ورشیہ کی کلپنا کی دیشی

جواب مساکشی بردکاری ہے۔ مذہبی پرکاری ہے۔ مذہبی ہر وقت مانتی رہتی ہے۔ وہی کبھی کبھار ہوتی ہے کبھی چٹا کارہتی ہے۔ مذہبی سٹوپر کاش نہیں ہے۔ سٹوپر کاش بھی مساکشی کے آدھین ہے۔ اس لئے مساکشی کا مانتا ضروری ہے۔ اب مالک کا تازہ سٹوپر کاش ہر دہائی یعنی چھس کا مالک اور ماچ کرانے والا ہے۔ اور ناچ کے اچھے یا بڑے ہونے کا اہمائی ہے۔ اور اسی میں خوشی تلاش کرتا ہے۔ دشتے تماشائیکینے والوں کی طرح ہیں۔ اور مذہبی نایبے والی ہے۔ جو جو کا کو برایت جوئی رہتی ہے۔ اور باہیاں باجے بجانے والے سا زندہ ہیں۔ جو اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔ اور اسی کے موافق باجے بجاتی رہتی ہیں۔ جیسا مذہبی چاہتی ہے۔ ویسے ہی یہ سانبھ جاتی رہتی ہیں۔ اور مساکشی دیکھ رچراغ کی طرح پرکاش کیا کرتا ہے +

اعتراض۔ مگر مساکشی بھی وہاں کار کے ساتھ رہتا ہوا کاری ہوتا رہتا ہے۔ جواب۔ نہیں۔ چراغ تو اپنی جگہ پر ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ وہ وہاں سے اُڑا نہیں سکتا۔ اس کا کام صرف پرکاش کرنے کا ہے۔ یہی دانت مساکشی کی جی ہے +

تیسرا چوہا

مساکشی

اعتراض۔ مساکشی کو باہر بھیت سب کا پرکاش۔ مانتا ہے۔ ویل ہے۔ وہ وہاں آدھین آپ نشہ کرتی ہے۔ کہ مساکشی نہ کسی کا کارن ہے نہ کارج ہے۔ نہ کسی کے باہر ہے نہ بھیت ہے +

جواب۔ یہ باہر بھیت کا خیال صرف شریر کی نسبت سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو شریر ہے باہر ہیں وہ باہر اور جو شریر ہے اندر ہیں وہ اندر کہتے جاتے ہیں۔ مساکشی میں درجہ باہر بھیت کی گاہنا نہیں ہے۔ شریر کے باہر بھیت چہرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

اعتراض۔ کیا کر کے یہ کہئے۔ کہ کیا وہ چار سے بندھ کی پورتی ہوتی ہے؟
 جواب۔ برتہ اور جبڑے کے چار سے بندھ کی پورتی ہوتی ہے۔ جیسا کہ دونوں
 کی ایکتا اچھی طرح ذہن نشین نہ ہو جائے۔ تب تک وہ چار بند نہ ہو۔ چار لچھا سں سہتا ہنگا
 جیو ہے۔ اس کو دیدہ کا ابھان رہتا ہے۔ اور کام وغیرہ کی ورتیوں میں پھنس پھنسا کر
 دیکھ دیکھ روپ بھوک کی بندھ میں پڑا رہتا ہے۔ پہلے جیو انترکھی ورتی 'اہم' (میں)
 اپنے میں کرے۔ اور وہ روپ 'اوم' (یہ) ورتی کو باہر تسلیم کرے۔
 اعتراض۔ تب تو ناک کا بن اندریوں کے بیوہ و فصول ہی ٹھہرے؟

جواب۔ انترکھی ورتی سامانیہ روپ سے ہوتی ہے۔ اس لئے اندریوں
 کے بیوہ کو نقصان نہیں پہنچتا۔ صرف اتنا کہ ہے کہ 'اہم' روپی انترکھی ورتی میں
 میں ہوں۔ اور شبد پیرش۔ روپ ررس۔ گندھ کو اپنے سے علیحدہ ماننے لگے۔ یہ
 جیو کا روپ ہے۔ پھر پرمانا کے روپ کو جو ست۔ آتند۔ اور چیتن کشن ہے سمجھ کر
 ہنگار روپ کرنا۔ اوم روپ میں کی ورتی روپ کر یا کو اور تمام وشیوں کو اکٹھا کر کے
 ساکشی پرہم میں تصور کرے۔ کہ ساکشی ویکتا سنتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سادھن ہے
 جیسے نامک میں کسی جگہ رٹا نہ ناچ رہی ہے۔ اور نامک شالا۔ بیوا اور سب کو چرلج
 پرکاشتا ہے۔ اور جیب سب چلے جائیں تب وہ ان کے اچھا اور وحد ویت) کو بھی
 پرکاشتا رہتا ہے۔ ویسے ہی ساکشی بھی انکار۔ برہمی۔ جاگرت۔ تپن وغیرہ کو پرکاشتا
 ہے اور ان کے نہ رہنے پر ان کے اچھا کو بھی پرکاشتا ہے۔ اس طرح چتن کرنا چاہئے۔

دوسرا پرکرن

نامک کا تماش

اعتراض۔ چید بھی ہی سب کو پرکاشتی ہے تب ساکشی کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

اودھ اور منشیہ شری میں اودھ شری والا پر تیت ہوتا ہے ؟
 ایک جنموں میں ایشور کا بھجن کرنے اور ورن آشرم وغیرہ کے کرموں کو مشرودھا
 کے ساتھ پریشور کے ارپن کرتے رہنے سے شرون - سن - یوگیا سن میں پرور تی
 ہوتی ہے - جو برہمہ گیان کے سادھن ہیں - ان سے جب گیان ہو جاتا ہے تب ہوے
 آئندہ پرمانہ ہی رہ جاتا ہے - اور سب کا اش ہو جاتا ہے - پہلا سادھن ایشور کا بھجن ہے
 دوسرا سادھن شرون وغیرہ کی رچی ہے - تیسرا سادھن شرون من وغیرہ میں پرور تی ہے
 اور انہیں سے دوت کا ایجاد ہو کر اودھت کی پراپتی ہوتی ہے ؟
 اختر اخص کیونکہ آپ نشدیں کہا گیا ہے - کہ جاگرت - سوپن - سوکشیٹی روپ
 پنج کو جو پرکاش ہے وہ برہمہ کی ہی ہوں اس گیان سے پرش کے بندھن چھوٹ
 جاتے ہیں - اور یہی موکش ہے - پھر آپ کیوں کہتے ہو - کہ پرمانہ کا باقی (شیش) رہنا
 گیان کا پھل ہے ؟

جواب - اودھتہ برہمہ میں دراصل بندھ موکش کا ردین نہیں ہو سکتا - دیکھی
 ہونا - دھ کو ماننا یہ بھرم ہے - اور یہی بندھ ہے - اور آئندہ روپ میں سخت ہونا نہ
 کی جرتی ہے - یہی موکش ہے - یہ کیونکہ آپ نشد کے کہنے کا مقصد ہے ؟
 اختر اخص - موکش کے واسطے وچار کی خواہش نہیں ہوتی - گیتا میں کہا گیا ہے
 کہ کر کے جنگ وغیرہ راجا کوں نے سن سیدھی پراپت کرتی ہے ؟
 جواب - بندھ اگیان سے ہوتا ہے - جب تک گیان سے اگیان کا ناش نہ ہوگا
 تب تک موکش کیسے ہوگی - اور گیان کا تعلق وچار سے ہے - اس لئے گیان کے ساتھ
 وچار کی خواہش ضرور ہی ہوتی ہے - گیتا میں جو جنگ وغیرہ کی سن سیدھی کا ذکر آیا ہے
 وہ سن سیدھی اتنے کرن کی شدھی سے ہے - موکش نہیں ہے - اس لئے اس سے بروہ
 نہیں پرگٹ ہوتا ؟

دسواں پر کرن نامک دیپ

پہلا پرچھید

ادھیار روپ ایواو

ادھیار روپ ایواو۔ مند بڑھی جگیا سٹوٹش پر پنچ پر ہمہ اتم روپ کے گیان کے واسطے برہم دیتاؤں نے ادھیار روپ ایواو کھینا کا کھن کیا ہے۔ وہی یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ جگت کی اُفتی سے پہلے جو سجائی۔ وجاتی اور سوگت بھید سے دہنت سچا ہوتا۔ پر مانتا تھا اسی آپ ہی اپنی مایا سے شر برہمن میں داخل ہو کر اس جگت کو رچا۔ جیواں کو آپ نشدیں اڈا لگ مہیشور اپنے بیٹے سویت کینو کو کہتے ہیں: اے بیٹے! یہ جس قدر جگت تو بیکھتا ہے۔ یہ اُپتی سے پہلے پر مانتا روپ ہی تھا۔ جیسے گھڑا ایندیش سے پہلے رتی ہی تھا۔ وہ پر مانتا سجائی۔ وجاتی۔ سوگت بھید سے رہن ہے: اور ہر آریک اپنشد میں پر مانتا جینن اُند روپ اور پورن بتایا گیا ہے۔ شویتا تنوتر آپ نشد میں برہمہ کی مایا شکتی کو پر کرتی کا نام دیا ہے: اسی پر کرتی سے پر مانتا جگت روپ ہوتا ہوا بھی زوکار رہتا ہے: اسی وجہ سے اُس کو مہیشور کہتے ہیں۔ اسی مہیشور نے شر برہم وغیرہ جگت کو جیو روپ کر کے رچا اور آپ سب میں دبا پت ہے:۔

اعتر احسن ساگر پر مانتا سب میں دیایک ہے تو وہ پوجا کے قابل اور اُتم ہے مگر پوجا کرنے والا اہم ہے۔ ایسا بھید نہ پر تیت ہو چاہئے:۔

جواب۔ یہ جو اُتم اور اہم پر تیت ہوتا ہے وہ سو بھاو سے نہیں ہے بلکہ شر برہم روپ اپادھی کی وجہ سے ہے۔ وہی پر مانتا دیتاؤں کے شر برہمن اُتم شر برہم والا اور

ضرور ہے۔ آتم گیت میں ایسا کہا گیا ہے۔ وچار کی مدد سے جو میرے ساکشاںکار
 کرتے تو اسکو سمجھتے ہیں وہ میری آپاستا کرے۔ اور من میں شنگا نہ کرے۔ کہ پر ماتما
 ساکشاںکار ہو گیا نہیں۔ کچھ دنوں پہلے آپاستا کا پھل آپ ہی پراپت ہوئے
 لگے گا جیسے پرقتوی کے پیٹھ دبا ہوا ناج کبھی نہ کبھی پیدا ہو کر رہتا ہے۔ میرا
 وھیان ساکشاںکار کا مان ہے۔ جیسے پرقتوی میں دبے ہوئے غلہ کی وجہ سے
 پرقتوی کہ پھٹنا ہی آپاستا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے
 اسی طرح وچار پر پرت پرش کو میری پراپتی کا سادھن میری آپاستا ہی ہے۔ من روپ
 پرقتوی ہے۔ بدھنی روپ کدالی ہے۔ اس بدھنی سے من کو کھودے۔ اور ایک گچ
 بنائے۔ اور چمچ وھیان روپ کو پراپت کرے۔ گیان سے خالی پرش کو صرف مھیان
 کا ادھکار ہے۔ اس کے سوا اور بھی کئی پرمان ہیں۔ اگر برہمہ کا انجھونہ ہوا ہو۔ تو
 اس طرح آپاستا کرے۔ کہ میں برہمہ ہوں۔ دیوتا کی آپاستا سے غایب دیوتا
 بھی پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ آتما تو سب سے نزدیک اور سب میں ہے۔ یہ تن کا ل
 آپاستا سے پراپت ہوتا ہے۔ برہمہ وھیان کا پھل پرتیکش سیدھ ہے۔ وھیان
 کرتے رہنے سے آتما دیہ۔ اور اہم پرش کا بھرم خود بخود کم ہوتا جائیگا۔ جیسا بھی
 وھیان نہ کرے وہ آدمی نہیں بٹو ہے *

ختم ہوا پنچہ شی کاٹوں پر کرن۔ جس میں ۸۸ شلوک ہیں۔ اور ہم نے
 اپنے طور پر سات پرچھیدوں اور ۵۷ پیرا گرافوں
 میں بیان کیا ہے

جواب - زرگن اپا سنا ہی سے تو گیند پیا ہو کر موکش دلائی ہے۔ (اس میں نص اٹھانے کی کون سی بات ہے۔) - ترنگہ تاپنی آپ نشد کا پہلا پرمان دیدیگیام پر سن آپ نشد کہتی ہے۔ جو پرش تین ماتا والے اونکار روپ اکثر کو زرگن پر ماتا سمجھ کر دھیان دھرتا ہے۔ وہ پہلے بیچ روپ سورج کو پراپت ہوتا ہے۔ اور تب سارے پاؤں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جیسے سانب کچلی کو چھوڑ دیا کرتا ہے۔ تب ایسے زریا پرش کو سام دید اجمانی دیوتا اگر برہمہ لوک میں لیجاتے ہیں۔ تب وہ پرش زرگن پر کاپاسک سمیشٹی لنگ شریروں کے اجمانی ہرنیہ گرجے سے پرے زرگن برہمہ کا انجھو کرتا ہے یہ پرمان ہے +

اختر آض - پر سن آپ نشد کے اس پرمان سے تو سکام لوگ کی پراپتی کا انجھو ہوتا ہے۔ موکش کا انجھو تو نہیں ہوتا +

جواب - برہمہ کا انجھو کرنا۔ اور برہمہ کا ساکشٹا نکار کرنا موکش ہے۔ ویاس جی نے سوتروں میں صروت اہنگہ اپاسک پرش کو برہمہ لوگ کی پراپتی کا مستحق بتاتے ہیں۔ اور وہی کو نہیں۔ کیونکہ ان کا سنگاپ ویرٹھ ہو گیا ہے +

اختر آض - اگر سکام زرگن اپاسنا کر تیدالوں کو برہمہ لوگ کی پراپتی ہوتی ہے تو پھر تیدالیاں کس سے حاصل ہوتی ہے +

جواب - زرگن اپاسنا کی طاقت سے برہمہ لوگ میں اپاسک کو تیدالیاں کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور تب وہ پھر جنم مرگ میں نہیں آتا۔ دیدوں نے پر نو راوم کی زرگن اپاسنا بیان کی ہے۔ کہیں کہیں جگن برہمہ کی بھی اپاسنا کا ذکر آیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ بعد کو زرگن برہمہ کی اپاسنا ہو سکے۔ کچھ وئی آپ نشد میں چمکنے چمکتا کو زرگن برہمہ کی پراپتی کی اچھیا کا پدیش دیا ہے۔ جو زرگن برہمہ کا ساکشٹا نکار ہے۔ اسی جنم میں ہو یا مرنے کے بعد۔ اس سے کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن وہ ہوتا

جواب :- تمہارا کناج ہے ۔
 اعتراض :- اگر میرا کناج ہے ۔ تو پھر گیان سے کتنی کا بلنا آپ کیسے کہتے ہو ؟
 جواب :- لیکن آپ اس کو اپنے ملکیت سے لیکن برہمنہ اور برگن اپنا ملک کو
 برگن برہمنہ کی راستی کے ملکیت کی وجہ سے پرستی ہوتی ہے ۔ ہم اس موقع پر
 استانی کہتے ہیں ۔
 اعتراض :- برگن آپ اسٹانائیک کرنا ہے ۔ اس سے موکش نہ ملے گی ۔ کیونکہ
 کرنا ہے نہیں بلکہ کہیں سے کتنی کا بلنا شاستر بتاتے ہیں ۔
 جواب :- برگن برہمنہ کی پرستی اور موکش میں صرف نام مارتکا بھید ہے ۔ اصل
 میں کوئی بھید نہیں ہے ۔ سروپک میں سخت ہو جانے کا نام موکش ہے ۔ سموادی
 بھرم بھی تو نام موکش ہے ۔ سموادی بھرم بھی تو نام مارتکے لئے بھرم ہے ۔ واسطو
 میں تو وہ آتو گیان ہی ہے ۔ اس کرنا روپ برگن آپ اسٹانائیک پیدل ہوتا ہے ۔
 گیان سے مومن اوڈیا کا نام ہو جاتا ہے ۔ اس لئے وہ گیان کا سادھن ہوتا ہے ۔
 اعتراض :- برگن آپ اسٹانائیک سے موکش کا پھل ہوتا ہے ۔ اس کا پرمان کیا ہے ؟
 جواب :- سر شیکھ پانی آپ نشد کہتی ہے ۔ برگن برہمنہ کی آپ اسٹانائیک کا نام
 جاتی ہے ۔ انا تم پر ارتھہ بھیا بھاتے ہیں ۔ مینپا میں روڈیا کا بھرم دور ہو جاتا ہے
 پچوڑن ایکٹ کا نام کی پرستی ہو جاتی ہے ۔ اور جیسے گرم تو ہے پر پانی کی ٹونہ سینے
 سے وہ کسی بہت جذب ہو جاتا ہے ۔ ویسے ہی پورن برگن برہمنہ کا سادھن
 کرتے برگن برہمنہ کو پاپت ہوتا ہے ۔ شریرا و نا غریوں کا بھان جانا رہتا ہے ۔ اور
 پچوڑن پر مینوڑو پ اور پچوڑو برہمنہ روپ نظر آتا ہے ۔ جہاں ہے ۔ امرتہ ۔ اور
 اتم ہے ۔ برہمنہ ہی آپ نشدوں میں کہتے ہیں ۔ یہ راوی نے تم سے بیان کیا ہے ۔
 اعتراض :- اگر برگن آپ اسٹانائیک سے موکش ہوتی ۔ تو پھر گیان کی پرستی کیا رہی ؟

تیرھ درت میں پھنسے رہتے ہیں سو وہ اپنا وقت کھوتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص اصل
مٹھائی کو چھوڑ کر اپنے غالی ماتھے کو چاٹا مارے۔ ایسا اُن کا حال ہوتا ہے۔
اعتراف۔ یہ مثال وچار کے چھوڑنے والے بزرگ اُن کا کہنے والوں پر
صادق آسکتی ہے۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ وچار کے ساتھ ایسا ہونی چاہئے۔ جو چٹ کا بیا کر
ہے وہ سا کشا نکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے سا نگھیا نام جو وچار سے اُس کو نہ چھوڑنا
چاہئے۔ بزرگ اُن اور وچار دونوں ضروری ہیں سنگیتا میں بھی جتنا اُن نے ایسا
کہا ہے۔ بزرگ اُن ایسا اور وچار کا چٹل ایک ہے۔ شرعی بھی وچار اور بزرگ اُن ایسا
کا یہ مان ہے۔

اعتراف۔ سا نگھیا وچار کو کہتے ہیں۔ اور یوگ بزرگ اُن کا کہتے ہیں۔ اس
سا نگھیا اور یوگ دونوں کو قبول کرنا چاہئے۔

جواب۔ یوگ اور سا نگھیا کا مت جہاں جہاں شرعی کے موافق نہیں ہے۔ وہ
مستحباب ہے۔ اس لئے اُن کا تیاگ ضروری ہے۔

اعتراف۔ اگر توفیق سے پہلے بطریق چھوٹ گیا۔ تو ایسا نہ کرنے والے کی
حکمتی نہ ہوگی۔

جواب۔ تو کیا ہرج ہے۔ وہ مرتے جنم میں تو بکثرت ہوگی۔ مرتے وقت جس
چنتا ہوتی ہے۔ وہ مرتے جنم میں وہی پراپت ہوتا ہے۔ شرعی اور سنگیتا ایسا ہی
ہیں۔ جس شے جس جیو کا چٹ نکال ہے۔ اُس کے ساتھ جیو پران کو پراپت ہوتا ہے
اور پران جو کھڑکی کے ساتھ من کے سمت بند کپ والی چیز کو پراپت ہوتا ہے
اعتراف۔ ایت مٹی ہو گئی۔ یہ تو آپ کے شرعی پران سے ثابت ہے۔
اور نارت کال میں گیان سے کہتی ہے۔ اس کی یریت نہیں ہوتی۔

وہ گیان سے کٹوڑا بنی پیدا ہوا اظہارہ جو گیان کے ناش کے ساتھ دس کا بھی ناش ہو جاتا۔ جو کچھ اسوئوں کے میل سے پیدا ہوا تھا وہ ان کے دور ہونے کے بعد سے دور ہو جائے گا۔ شیشہ منہ کا عکس دکھاتا ہے۔ شیشہ ہٹائیں کہ عکس گیا نہیں۔ برہمہ شیت ہے اس کا کبھی اچھا نہیں ہوتا۔

اعتراف۔ جیسے گیانی کی برہمہ روپتا ہے ویسے ہی آپا سنگ کی بھی برہمہ روپتا ہے۔ جواب۔ یہ نادانوں کی گفتگو ہے۔ نادان سانپ کی بھی برہمہ روپتا کو مانتے ہیں۔

اعتراف۔ نادانوں میں بھی برہمہ روپتا موجود ہے۔ ان کو گیان نہیں ہے اس لئے موکش نہیں ہوتی؟

جواب۔ ویسے ہی آپا سکوں کو بھی برہمہ روپتا ہے۔ مگر ان کو اپنی برہمہ روپتا گیان نہیں ہوتا۔ اور وہ موکش کو پراپت ہوتے ہیں؟

اعتراف۔ جب آپا سنا سے موکش نہیں ہوتی تب شاستر کیوں آپا سنا کی تعلیم دیتے ہیں؟

جواب۔ اور کاموں سے آپا سنا کا کام اچھا ہے۔ اس لئے شاستر آپا سنا کی پراپت کرتے ہیں۔ بھوکے مرنے سے بھوسہ کھانا نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بدھ کی مان لوگ بدھوں کو بھوسہ کھانے کی ہائے دیتے ہیں۔ جن کو سب کچھ میسر ہے۔ وہ کیوں بھوسہ کھاتے دھیان کی گیان کے ساتھ برابری نہیں ہے۔ جب نکل ہی موڑتے ہیں وہ کرم کریں۔ اور جو موڑ رکھوں سے کچھ اچھے ہیں آپا سنا میں لگیں۔ اور پیدا ہوتا ہوتا کبھی انتہہ کرنے کے نکل ہو جاتے سے گیان کے اوندھ کاری ہو جائیں گے۔ تب کئی کا پد پائیں گے۔ نشاۃ کی تعلیم کی یہ غرض ہے۔

اعتراف۔ سموا دی بھرم آپ تو یقیناً نوجوان بگوت نہیں ہوتا۔ ہاں سموا دی

اعتراف۔ تب کے بغیر گمان نہیں ہوتا۔ مگر یہی ایسا نہیں ہے جو
جواب۔ جس تب سے گمان ہوتا ہے وہ در اور شاپ دینے کے تب سے
مختلف ہوتا ہے۔

اعتراف۔ اگر گمان کا تب بھن ہے تو پھر یہ یا اس وغیرہ میں یہ طاقت
کے آتی ہے۔
جواب۔ وہی اصل نے دونوں قسم کے تب کئے تھے۔ جو ایک ہی طرح کا تب کرتا
ہے۔ اس کو ایک ہی پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ گمان کے تب سے گمان۔ اور در شاپ
کے تب سے در شاپ کی طاقت آتی ہے۔

اعتراف۔ تنوین کا راج کلج جو ہار کی اچھیا نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ سب کو چھیا
تھکتے ہیں۔ مگر ہمارے گھر کے جل سے کوئی نہانے یا پھیلنے کی اچھیا نہیں کرتا۔
جواب۔ گمانی کو اچھا نہ ہو مگر برابر بھس اس کو سب کچھ گناہ ہے۔ مگر
اس کی برہمہ نہ ہوتا کوئی نہیں ہے۔ اسی سبب کی برہمہ نہ ہوتا دھیان کی وجہ سے ہے۔
اس کو اپنا دھیان نہیں ہے۔ بلکہ دھن کو دھیان ہے۔ جو اس تو میں نہیں ہے۔
اعتراف۔ دھیان کرنے سے جو دھن کا روپ برکھ ہوتا ہے۔ وہ واسنویوں
میں ہے۔

جواب۔ کیونکہ وہ دھیان سے برکھ ہوتا ہے۔ جس کا جوا دھیان سے ہوتا
ہے اس کا اچھا بھی ہو جاتا ہے۔ کسی شخص نے باتوں کے سلسلہ میں کام دھن کو گائے
کا نقشہ دکھایا۔ جب تک گفتگو ہے تب تک وہ موجود ہے۔ گفتگو کے بعد اس کا خاکہ ہے
اسی طرح دھیان کی چیز صرف دھیان کی حالت تک رہتی ہے۔ مگر جس کو برہمہ نہ ہوتا
جاتی ہے۔ وہ اعلیٰ ذاتی۔ اور اپنا روپ ہے۔ اس کا کبھی ناخ نہیں ہوتا۔ یوں سمجھو جس
چیز کو چراغ نے دکھایا وہ چراغ کے بجھنے ہی غائب ہو جاتا ہے۔ برہمہ تنوین تو یہ ہے

اعتراف۔ اے گیان نہ ہو کر تھوڑا سا کو دھیر دھیر سی ہونے کے سبب سے یا
کے زیر اثر ورن آشرم کا شے تو ہے۔ آتما میں بیشک یہ شے نہ ہوگا۔

جواب۔ شاستر کہتے ہیں۔ "گیانی وہ ہے جن میں اہنگتا۔ متا۔ راک۔ ودیش
ایرتا۔ دھجہ وغیرہ نہیں ہے۔ اُس نے جگت کو متھیا شے کر لیا۔ ستر و پرے چلے گئے
دور۔ پر و کس گیان ہو گیا۔ وہ چاہے سادھی اور گرم کرے خواہ نہ کرے۔ وہ گت
رہو ہے۔ اب اُس کو کرنا دھڑا کیا ہے۔"

اعتراف۔ بانے کے دور کرنے کے لئے دھیان کرنا چاہئے۔
جواب۔ جب یہ بھلی پرکار کرنے ہو گیا۔ کہ آتما کے سوا یہ انا تم جگت کا نظارہ
بازیر کا کھیل ہے۔ تو پھر دھیان کیسا اور کس کا؟ جس کو پر سنگ ہے اسی کو اتنی پر سنگ
کا ڈر ہے۔ گیان سے تو بدھی نشیدہ کا تیاگ ہو چکا ہے۔

اعتراف۔ اے گیان نہ ہے۔ اس لئے اُس میں بدھی نشیدہ کا خیال
نہیں ہے۔ مگر گیان وان کا گیان جاتا ہے اُس کو تو ضرور ہی بدھی نشیدہ کا خیال
اور ادھکار رہیگا۔

جواب۔ گیان وان نے سب کچھ جان لیا۔ اب اُس کو شاستر تک جاننے کا ادھکار
نہیں رہا۔ شاستر کا ادھکار اُس کو ہے۔ جو کچھ جانتا ہے اور کچھ نہیں جانتا۔ بالک کی طرح
گیانی کو بھی بدھی نشیدہ شاستر کا ادھکار نہیں ہے۔

اعتراف۔ جو ویاس وغیرہ کی طرح دوا و دناپ دید و دما کے سکتا ہے وہ گیانی نہ
جس میں یہ طاقت نہیں ہے وہ گیانی ہی نہیں ہے۔

جواب۔ یہ طاقت گیان سے نہیں آتی یہ تپ کے بل سے آتی ہے۔
اعتراف۔ کیا ویاس وغیرہ گیانی نہیں تھے؟ پھر وہ بدھی کیسے دیتے تھے؟
جواب۔ وہ تپتوی بھی تھے۔

جواب۔ تھو دیتا کو گت ہے کہ جنت کا ایسا دھیان سے نہیں بلکہ گیان سے ہوتا ہے۔

اعتراف۔ تھو دیتا کو بھی موکش کی شدھی کے لئے بہرہ دھیان کرنا لازمی ہے؟
جواب۔ تھو دیتا کو دھیان کرنے کی ضرورت نہیں مگر گیان سے ہوتی ہے دھیان سے نہیں ہوتی۔ شاستر ایسا ہی دھندھورا پیٹتے ہیں۔ گیان ہی سے وہ بہرہ گیان کی پرتی ہوتی ہے۔ گیان ہی سے جیون گنتی ملتی ہے۔ گیان ہی سے جہنم مرن ہو کر ہوتا ہے۔ گیان کے سوا موکش کا اور کوئی مارگ نہیں ہے۔ مگر پرکاش اتنا کو جان لو۔
 بدھن کٹ گیا۔ تھو دیتا کو اختیار ہے دھیان کرے خواہ نہ کرے۔

اعتراف۔ اگر تھو دیتا دھیان نہ ہوگا تو بہرہ بھی ہمارہ ہوگا؟
جواب۔ تھو دیتا کی باہر بھی برتی سے موکش کا ناش نہیں ہوتا۔ باہر بھی برتی لاکھ ہوا کرتے اس سے نقصان ہی کیا ہے؟

سوال پر چھید

گیان

اعتراف۔ تھو دیتا میں باہر بھی برتی سے اتی پر سنگ کا دوشن آجاتا؟

جواب۔ تھو دیتا کے متعلق کچھ پر سنگ کہا جاتا۔ اتی پر سنگ کا دوشن کیسے آجگا؟

اعتراف۔ سپرنگ نام پر صحت یہ نہ شاستر کی ہے؟

جواب۔ یہ بدھی نشیدت آگیا کی کہ ہے۔ گیانی کے لئے نہیں ہے۔ بدھن

آشرم۔ دے اور اسے استھان پاروں کا ابھان جس کو ہے اس کے لئے شاستر بدھی نشیدت کا برتن کرتے ہیں۔ گیانی کو کسی کا ابھان نہیں ہے۔ چنگی اس سے لی جاتی ہے۔ جس کے پاس مال جو جس کے پاس مال ہی نہیں ہے اس سے کیا ملے گی؟

اُس کے لئے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے گیانی کیوں
چیت کی درتی کا نہ وہ نہ کرنے لگا وہ آپ پر گھٹ پر تیت ہے۔ ایک مرتبہ ورتی
اُسے ہوئی۔ اور وہ گھڑے کی طرح خود پر تیت ہونے لگا۔

اعتراف اُس نے بہرہ مند ہو کر کاش ہے۔ مگر پڑھی چھن چھن بدلنے والی ہے سائل
اُس کو تو بہرہ کے ساکشاں کا دیکھنے کے لئے ایک گار کرنی پڑتی ہوگی؟

پنجواں۔ یہ اعتراض تم کو گھڑے کے گیان کے متعلق کرنا چاہئے تھا۔ گھڑے کا
بڑھی کی درتی کا نام گھٹ گیان ہے۔ اس بڑھی کی درتی لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہے۔ اور
اور گھٹ کے جاننے کے لئے اس کو ایک گار کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر ہم نہیں دیکھتے۔
کہ گھٹ کے جاننے کے واسطے کوئی بڑھی کی درتی کو ایک گار کرتا ہو۔ جب گھٹ
کے گیان کے لئے بڑھی کی ایک گار کی ضرورت نہیں۔ تو پھر بہرہ کے جاننے کے
لئے کیوں اُس کی ضرورت ہونے لگی؟

اعتراف اُس نے گھڑے کا گیان بڑھی کا چھنک ہوتے ہوئے ایک بار نشی کر لینے
کی وجہ سے گھڑے کا بیوناہ ہمیشہ کے لئے ہوتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے بڑھی کی
کی ایک گار کی ضرورت نہیں ہوتی؟

جواب۔ تو پھر آتما کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھ لو۔ جب ایک مرتبہ دیکھ لینے سے
ہمیشہ کے لئے گھڑے کا گیان ہو گیا۔ اور جہاں چاہے گھڑے کو وہاں لی جائے۔ اور
اُس پر بل بھر کر لے۔ ویسے ہی ایک مرتبہ آتما کے نشی کر لینے سے جب جب گیانی کو
اچھیا سو تپ نہ دھیان کرنے اور من کہنے سے اتم گیان ہو گیا کرے گا۔ چت کی
کی ایک گار کی گمان ضرورت رہی؟

اعتراف اُس نے آپا سنگ آپا سید دیو کے دھیان کرتے وقت جات کے پدارتھ کا
چین نہیں کرنا کیا یہی حال بہرہ گیانیوں کا بھی ہوتا ہے؟

کے پریت کا سترن رکھتی ہے۔ ویسے دریا پار ہی ستری کو بھی وقت پر بچھ کا کام کاج کا خیال نہیں چھوڑنا۔ اور جیسے کسی کھانے میں تک کم چر جاتا ہے۔ کسی میں جل زیادہ پڑتا ہے۔ کوئی چیرتی رہ جاتی ہے۔ کوئی پک جاتی ہے۔ اسی طرح آپاسک کی پریت سنسا سے مٹی جاتی ہے۔ کوئی بیوہ رہتا ہے کوئی نہیں بٹتا۔ مگر تھوڑا کایہ حال نہیں ہوتا۔ وہ سنسا رکاوٹ بھی اچھی طرح کرتا ہے۔ کیونکہ گیان سنسا رہوہار کا بروہی نہیں ہے۔ گیان تو صرف یہ بتاتا ہے۔ کہ جلت رہتا اور آسٹ ہے۔ اور آتما چین روپ ہے۔ اس گیان کا بیوہ ہر کے ساتھ کیوں اور کیسے بروہہ ہونے لگا۔ بیوہ اور تو میں۔ اندریاں۔ ستر۔ گھر۔ وغیرہ کے کام کا سا وطن ہے۔ یہ تو گیانی کا ناش نہیں کرتا۔ وہ تو اس کو کرتا ہوگا بھی اس سے پرے رہتا ہے۔

اعتراف۔ گیان گویشیوں کا ناش نہیں کرتا۔ مگر چیت کا ناش تو کرتا ہے اس لئے گیانی کا بھی بیوہ مار جیسا چاہئے ویسا کبھی نہ ٹیگا۔

جواب۔ چیت کا ناش کرتا ہے وہ صرف جلیا سوہے گیانی نہیں ہے۔

اعتراف۔ کیا آپ نے کہیں ایسا گیانی دیکھا بھی ہے؟

جواب۔ گھٹ کے تھوڑے والے پرش نے چیت کا ناش روپ چیت کی ایک گرتا کو نہیں کیا یہ ہم نے دیکھا ہے۔

اعتراف۔ گھٹ تو استھول ہے۔ اور اتنی پرگٹ ہے۔ اس کے جاننے کے چیت کی ایک گرتا کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر برہمہ تو بہت شوکتہم ہے۔ اس کے لئے چیت کی ایک گرتا کی ضرورت ہے؟

جواب۔ برہمہ کی سوپر کاش آتم روپ کی وجہ سے گھٹ کی اتنی پرگٹ ہے۔ جس کے سبب سے گھٹ کے جاننے کے لئے سورج وغیرہ کی روشنی کی ضرورت ہے۔ گھٹ بغیر سورج اور آنکھ کے نظر نہیں آتا۔ مگر آتما اس قدر سوپر کاش ہے۔ کہ

لگنے کی نیت سے ابھی پوتاری باجر کے پاس گیا۔ راجہ نے کچھ نہیں دیا۔ تب برہم
 ری بولا اے راجا! چار عورتیاں (اڈان۔ ویان۔ ستان۔ اپان) کو وہ ایک دیو
 (بان) لنگتا ہے اور وہی سب ایک کارکشاک ہے۔ تو نے اس کو آن نہیں دیا
 یہی منتر پڑھ کر اس برہم چاہی نے بھکشاٹن کیا +
 اور پش کو مرن پر نیت آپاسا کرنا چاہئے۔ آپاسا آپاسا کے آو جیوں ہے۔
 آپاسا کرتے ہیں۔ ان کی آپاسا دیر لڑھ ہوتی ہے۔ اور جاگرت کی طرح سُپن میں بھی
 اسنا دیر لڑھ کی جاتی ہے۔ جاگرت میں دیدیا تھی سُپن میں بھی دیدیا کرتا ہے۔
 جیسے گائتری کا جینے والا سوین وغیرہ میں جب کرتا ہے۔ دیتا ہی دھیانی بھی سپن
 ن دھیان کی پراتی کر لیتا ہے۔ کیونکہ آپاسا آپاسا کی تمام پرودھی چیت کی دیر توں
 چھوڑ کر صرف آپاسیہ دیو کی بھاونا کو مضبوط کرتا رہتا ہے۔ اور جاگرت اور سُپن
 میں ایک بھاوا والا بنا رہتا ہے +

چھٹا پرچھید

گیان اور دھیان

اعتراف۔ مگر جب پرار بدھ کرم کے وشیلوں کا انجھو کسی آپاسک کو ہوتا ہے

ہمیشہ آپاسا کی درتی کا دیر لڑھ ہونا بند نہیں ہوتا +

جواب۔ اگر پریت اور پریت بہت دیر لڑھ ہو جائے تو وشیلوں کے انجھو

بوقت بھی آپاسا دور نہیں ہو سکتی۔ برہمی، جلیں عورت کو جب دیرا چار پرہ کے

ت گھر کا کام کاج نہیں چھوڑتا تو پھر آپاسک کیسے چھوڑنے لگے +

اعتراف۔ مگر دیرا چاری عورت کا وقت پر گھر کے کام کاج کا اچھا تو ہوگا +

جواب۔ جیسے تھی درناستری گھر کے کام کاج میں لگی ہوئی بھی اپنے پتی

میشک اپ نشہ کی بانی ہے۔ برہمہ ورتشید نہیں۔ اور نہ مانتوں سے پکا اچانا ہے
 کھٹک اپ نشہ سنائی ہے۔ کہ برہمہ نشہ پھر سن۔ روپ۔ رمن۔ گندھ نہیں ہے
 ایسا جان کر اُس کی اپاسنا نشہ کھاتی ہے۔ سو یا سن جی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اعتراف
 آپ نشہ اور سوتلے برہمہ کی ایکتا روپ کی اپاسنا نیزہ دیا ہے۔
 اعتراف سو اس نے تانا ہے۔ کہ برہمہ میں گتوں کو اکٹھا کرنے اپاسنا کر دیا
 برہمہ میں گتوں کا اکٹھا کرنا ممکن نہیں ہے۔
 جو اپاسنا سکھاری سمجھ میں جن بات نہ اُسے تو کوئی کیا کرنے۔ اُن کا مطلب
 گتوں کے اکٹھا کرنے سے ایکتا دکھائے گا ہے۔
 اعتراف سو اس نے روپ گن اور سوتلے وغیرہ کا ابھاد ایک ساتھ نہیں ہوتا
 پھر اپاسنا کیسے کی جائے۔
 جواب۔ تھو کے اندر گتوں کا ابھاد بھی تھو کو لکھاتا ہے۔ اس لئے اُس کو
 اس طرح لکھ کر اپاسنا کرنی چاہئے۔ اپاسنا کا طریقہ یہ ہے۔ میں اکھنڈ اور ایک رمن
 ہوں۔ میں ابھاد کو ورڈ کرنا اپاسنا ہے۔
 اعتراف۔ ایسے گیان اور اپاسنا میں بھید کیا ہے۔

جواب۔ اپاسنا آپاشک کے ادھین ہوتی ہے۔ اور گیان کو سوتلے کے ادھین
 ہے۔ یہ اُن میں بھید ہے۔ آتم تھو کے دھار سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ اور گیان جگہ
 کے نتیجہ تاروٹ کا ناش کر دیتا ہے۔ اور پرش جیون گنت وشنا کو پرست ہوتا ہے
 اور پرار بدھ بھوگ کے پیچھے دویدہ گنتی کو یا لیتا ہے۔ جو جاتی روجاتی۔ سو گنت بھید
 تیاگ کرتے ہوئے ایک استھاپی کا جتن کرنا اوندھی بھی پرار بدھ کا جتن نہ کرنا یہ اپاسنا
 ہے۔ سو یہ مرتبے وقت تک برابر کرتے رہنا چاہئے۔ چھاند تک اپ نشہ میں ایسا
 لکھا ہے۔ ایک برہم چاری سمورگ و تیاگ سے گنت ہو کر پرائوں کی اپاسنا کرنا چاہئے۔

ہے۔ اور جو پرگن برہمہ کی آپا سنا کرتا ہے۔ اس کو پرگن برہمہ کا اتھو ہوتا ہے۔ یہ کچھ دینی
 آپ نشہ میں ہم نے نہ نکلیتا۔ تو اوندکا مرید وچہ اکثر برہمہ کا ایش دیکھ اوندکار کا اشر ہے
 کی سنا دی ہے۔ اوندکار کو پرگن روپ برہمہ کی آپا سنا کرنے سے پرگن برہمہ کا
 سنا سنا نکار ہوتا ہے۔ اسی طرح اوندک آپ نشہ میں اوندکار ہوتا ہے اکثر کا بیان
 کرتے ہوئے فرمایا اوندکا روپ پرگن برہمہ کی آپا سنا جتنی دگھی ہے۔ بیکتر ہے اور
 خدا کہ آپ نشہ میں بھی پرگن برہمہ کی آپا سنا کا ذکر آیا ہے۔

اعتراض۔ پرگن آپا سنا کس طرح کی جائے؟

جواب۔ اس کا بیان بھی کرن میں آگیا ہے۔

اعتراض۔ پرگن آپا سنا گیان کا سادھن ہے۔ موش کا سادھن نہیں ہے؟

جواب۔ پرگن آپا سنا گیان کا سادھن ہو اس سے ہم کو کیا اعتراض ہو سکتا

ہے؟

اعتراض۔ سب لوگ سگن آپا سنا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے آپا سنا صرف

ہی کی ہے؟

جواب۔ پرگن آپا سنا پرمان سے بندھ ہے۔ اس کا تشبیہ کسی نے بھی نہیں

اور نہ اس کا اجاوا ہے۔ جن کو لوک نہیں ہے۔ وہ منتروں ہی کے جواب میں

نہتے ہیں۔ موش کھول کی پرورتی کا ایسا ہی حال ہے۔ اس پر کیا بات چیت کی

جائے۔ پرگن آپا سنا کا تعلق جو یک سے ہے۔ اور یہ دو قسم کی ہے۔ ایک بدھی دوسری

میدھ۔ برہمہ اتھ۔ ست۔ چیت۔ ریت۔ شہ۔ نکت۔ پرگن۔ وچہ۔ اور

یہ ہے۔ ایک رس ہے۔ سب آپ نشہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ جگیا سواند

پ وغیرہ برہمہ کی آپا سنا کریں۔ یہ بدھی روپ آپا سنا ہے۔ نشہ روپ آپا سنا کو

وند آریک آپ نشہ کہتی ہے۔ برہمہ استھولی۔ انو۔ مہیم۔ اور لہا نہیں ہے۔

برہمہ گیان کی سیدھی ہو گئی ؟

جواب - جب سیدھی ہو گئی تو پھر آپنا بھی ہو سکے گی۔ گیان اور آپنا دونوں ہی کو برہمہ سے جتن بھیج کر تیری کی پرواہ کی طرح برہما کار ورتی کا پتہ نہ ملتا ہے۔

اعتراض - گیان کاوشے برہمہ تو ہے نہیں۔ اس اھن سے گیان کی نور ہوتی ہے۔ اور اس کے جتن کا مطلب بھی تو اسی قدر ہے۔

جواب - یہ سچ ہے۔ برہمہ کسی کاوشے نہیں ہے۔ گیان ہی کے ناش۔ لے گیان کا سا دھن جگیا سوؤں کو بتایا جاتا ہے۔

اعتراض - گیان پیش میں تو ورتی برہما کار ہو سکتی ہے لگتا آپنا سنا یکہ میں نہیں ہو سکتی ؟

جواب - شبد پر جاوے ورتی گیان اور آپنا دونوں ہی پیش میں برہما کارنا کہ پراپت ہوتی ہے۔ جوابات تم گیان کے متعلق کہو گے۔ تیرہ آپنا سنا متعلق بھی عاید ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اعتراض فضول ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ تم آپنا کے پرودھی ہو۔

اعتراض - میرا پرودھ کوئی بھی نہیں ہے۔ رگن آپنا کا کہیں بھی پرتا نہیں لگتا۔ اس لئے نشت کرنا ہوں ؟

جواب - یہ خیال غلط ہے۔ نہ کہ تمہارا ہی آپنہ کے اتر کھنڈ میں دیوتا نے برہما جی سے سوال کیا ہے۔ جیگن آباد ہو تو کشر آتما اونکا تر ہے۔ اھن کا کہ کر ورتی تب برہما جی نے اُن کو آپدیش دیا ہے۔ اسی طرح پرشن آپنہ کے یاتہ پرشن میں شیونام تھیتھو نے چٹا د گورڈ کے سامنے سوال کیا ہے۔ کہ جو پرشیا پر ریت اونکار کو سگن برہمہ روب بیان کر آپنا کرتا ہے۔ اھن کو سگن برہمہ پر اپنا

ہے۔ یہ حالت جیسے سنگ برہم کی آپا سنا میں ہوتی ہے۔ ویسے ہی زرن برہم کے
متعلق بھی سمجھنی چاہئے +

اعتراض۔ زرن برہم من ہانی سے پرے ہے۔ اس کی آپا سنا غیر ممکن ہے +
جواب۔ یہ اعتراض تو گیان کے متعلق بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔ گیان بھی تو
من ہانی کے پرے ہے +

اعتراض۔ برہم گیان تو ممکن ہے۔ جس نے اتنا جان لیا کہ برہم من ہانی کے
پرے ہے۔ اس کو برہم کا گیان تو ہو گیا +

جواب۔ جب یہ حال ہے۔ تو ویسے برہم کی بھی آپا سنا کی جاسکتی ہے۔ جو
من ہانی کے پرے ہے +

اعتراض۔ اگر برہم کی آپا سنا میں سکتی ہے تو وہ پھر سنگ ہی ہوگا +
جواب۔ جب برہم جاننے کے یوگ ہے تو پھر سکتا کیوں نہ پر اپت ہوگی +
اعتراض۔ کیا جنت اور اجنت لکشنا کی مدد سے سکتا نہ پر اپت ہوگی +

جواب۔ پھر تم سمجھ لو کہ لکشن کر کے جس کی لکشنا ہو سکتی ہے۔ اس کی آپا سنا بھی
کی جاسکتی ہے +

اعتراض۔ سنگ شرتی نے اس کا تشبیہ کیا ہے۔ مگر آپ تشبیہ کی بانی ہے۔
”جس سے من نہیں کیا جاتا۔ اور جس سے من جانا جاتا ہے اس کو برہم گیان۔“ اور
جس کی جیو آپا سنا کرتے ہیں وہ برہم نہیں ہے +

جواب۔ جیسے کہ آپ تشبیہ کر رہے ہیں آپا سنا کا تشبیہ کرتی ہے ویسے ہی تشبیہ
ساختہ برہم گیان کا بھی تو تشبیہ کرتی ہے۔ وہاں برہم گیان اور اگیان دونوں سے جھٹ
بتایا گیا ہے +

اعتراض۔ گیان اور اگیان سے جو جھٹ ہے وہ برہم ہے اس جھٹ سے

اعتراف حق۔ جس برہمہ لوگ تکہ جائے میں تجی برہمہ کا ساکتا نکار نہیں ہوتا۔ تو اسے آتم و چارہ سے ساکتا نکار کی کیا امید کی جائے؟

جواب۔ برہمہ لوگ کے ساتھ گیان کو پامیت ہو گیا ہے۔ وہ کلپ کے آخر میں برہمہ کی سہائے و دیہ نکلت ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ جگت کو نہیں دیکھتا اور اسے سمجھ نہیں سکتا ہے۔ ایسے نیائی اور شدھ ہر دے دے سے سیا سی برہمہ لوگ میں تو کا ساکتا نکار کر لیتے ہیں اور وہ برہمہ نکلت ہو جاتے ہیں۔ سمرتی بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ برہمہ لوگ کی خواہش اور بھوک سمرتی بندھ تھی۔ وہ اس لوگ میں بھوک پاکر نوریت اد گئی۔ خواہش اور پرار بدھ دونوں کے۔ پھر بندھن کیا ہو گا!

پانچواں پر حصہ زر گن اپاسنا

اعتراف حق۔ جو چار نہیں کرنا چاہتا۔ اور موکش کا خواہشمند ہے۔ اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب۔ ساس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں۔ وہ اپاسنا کرے۔ و چارہ کے نہ ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک اتمیت جو تھی مندا۔ دوسرے ساگر جی کا ابھاو۔ اور تیسرا شاستر اور گورو کا پامیت نہ ہونا ساگر جی کا ابھاو ہے۔ خواہ گورو کے ملنے پر بھی قبول باد بوا د میں لگ جانا۔ جیسے پالکے اور ویشیمپاین کا حال ہوا تھا۔ خواہ ات اور بکاری پتا۔ خواہ ایدیش جسے کا موقع نہ ملنا وغیرہ۔ یہ سب ساگر جی کے ابھاو ہیں۔ ایسے پرش کو زر گن برہمہ کی اپاسنا کرنی چاہئے۔

اعتراف حق۔ زر گن برہمہ جب شون سے رہتا ہے تو اس کی اپاسنا کیسے ہوتی ہے؟
جواب۔ اپاسنا تو چیت کی ورتیوں کا مدھی کے دھار کے پرواہ روپ میں بنانا

اور تب اپڑو کش گیان کا انھو ہونے لگتا ہے۔ کھوٹا ہے (اگے آئے والا) پر تہی بندھ
کا نام پرار بندھ کر رہے ہے۔ یہ بندھو کے بغیر نہیں جانا سادہ اس کا کوئی نیم (قاعدہ) نہیں ہے۔

چوتھا پرچھد

یوگ بھڑٹ

اعتراف۔ دام دیو کو ایک جنم میں اور جڑ بھڑٹ کو تین جنم میں کھوٹا ہے پر تہی بندھ
دور ہوئے تھے۔ اس سے آپ خود ہی کال کا نیم (قاعدہ) بانڈھتے ہو۔ پھر کیسے مانا
جائے۔ کہ کوئی نیم نہیں ہے؟

جواب۔ بھگوان گیتا میں کہتے ہیں کہ جنموں کے گزیرنے پر بھی یوگ بھڑٹ
کو دوش کی پڑتی نہیں ہوتی۔ یوگ بھڑٹ اس کو کہتے ہیں۔ جس نے برہم کے ساکشاں کا
کیا سادھن تو کیا مروت آگئی۔ اور کامیاب نہ ہو سکا۔

اعتراف۔ تب تو اس کی پہلے کی بھی کمائی لٹچل ہی گئی؟
جواب۔ کمائی لٹچل نہیں گئی۔ گیتا میں کہا گیا ہے۔ آتم تھو کے وچار کے پر بھلو

سے آتم سو رنگ کی پڑتی ہوتی۔ اور بہت کال تک شکہ کا انھو کر کے پھر یوگ بھڑٹ
جنم کو پڑت ہو گا۔ اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک وشوہ کی کا منار کھتا ہوا اور دوسرا
ورکت کی کا منار کرتا ہوا۔ پہلا شخص تو راجہ وغیرہ کے یہاں پیدا ہو گا۔ اور دوسرا ایشوہ کے
کے گھروں میں جنم لے گا۔ اس دو صورت کو فوراً برہم اچھاس کا موقع ماننا چاہیے۔ اور پہلے

جنم کے پر تہی بندھ سے وہ اس جنم میں اپنا کام نہ لے گا۔ اور منار کے دکھوں سے بچتا ہوا آخرت
برہم اچھاس کو زور دیتا رہے گا۔ اور ساکشاں کا کر کے کھت گئی کو مانا جائیگا۔ اور اس کا بھو شہ
پر تہی بندھ بھوک سے دور ہو جائیگا۔ ایسے پڑش برہم لوگ میں جا کر بھی آتم و چار کو نہیں

چھوڑنے۔

کی بھی یہی رائے ہے۔ کہ اگر ایک دوسرے کو چار گنا سے سنا کشتا نکار دے تو بار بار
 و چار کیا جائے۔ آخر میں یہ نصیب پرتی بندھ دیکر ہو جائیں گے۔ چرتی بندھ تین گنا کے
 ہیں۔ چوتھ۔ چھوڑ دینا اور درختان چیتا کہ یہ تینوں رہیں گے۔ ساکشا نکا کو ہونا
 مشکل ہے۔ چنانچہ ایک ایک بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ کسی کے گھر میں خزانہ گر طبع
 گر وہ گیان نہ ہونے سے کنکال ہے۔ کیونکہ خزانہ کا برتی بندھ رہتی ہے۔ اسی طرح رہتی
 گیان پر کوئی گیان کا برتی بندھ رہتی ہے۔ جسے کہ بہت آشرم میں لایا کی ایک روپا کو دیکھ کر
 یہ کہنے سے سنا نہیں لیا سادہ گوشت کے ادریش سے بھی اس کا برتی بندھ دو رہیں ہوتا۔
 جب گوشت و اس کی حالت دیکھ کر حکم دیتا ہے۔ کہ "تو صرف یہ سمجھ کہ بہتہ لانا یا نہیں ہی
 ہوں گا اور اس آپا سنا سے اس کا چیتا ایک کر ہو گیا۔ ایک شخص جینس دھیان کرتے کرتے
 اس کے خیال میں ایسا ہو گیا کہ اپنے آپ کو جینس ہی سمجھنے لگا۔ اور سیدھا سوں کے
 پھنس جانے کے ڈر سے چھوٹے دروازے سے نکلنا اس کو دشوار معلوم ہوتا تھا کہ جب
 اس کو پانی میں اپنا عکس دکھایا گیا۔ تو اس کو سیدھے روپا کا شے ہوتا۔ گوشت کے اس
 جینس ہی کو یہ مثال ملتا کہ یہ جس طرح جینس کے دھیان سے وہ ایسا کہ اپنے آپ کو
 جینس سمجھنے لگا تھا۔ ویسے ہی بھی لایا کے بھادنا سے اپنی روپا کو چھوڑ کر پانی روپا میں
 پھنس رہا تھا۔ اب یہ روپا کا روپا کر کر اور اس کو چار گنا سے اس کو ساکشا نکا کر ہو گیا۔
 جینس کی مثال جوت پرتی بندھ کا انشانت بھی درختان پرتی بندھ چار طبع کا ہوتا
 ہے۔ حادول بیت کی روپوں میں آج کل کے دو شکر برتی کا برتی بندھ ہوتا ہے۔ جس سے
 اس کو کچھ کا کچھ سمجھتا۔ اس کا نام کو ترک ہے۔ جو تھے دراکر۔ جیسی آگاہی کو کرنا چھوٹا
 مانتے ہوئے۔ ان چاروں پرتی بندھوں کا انان شکر بندھ۔ پرتی بندھنا۔ اور سادھی ہر ان
 سے دے بانٹا چھوٹ جاتی ہے۔ بار بار وہاں سے بھی کی منڈنا دودھ ہوتی۔ سدا اتر
 من سے کو ترک کا ماش ہوتا ہے۔ اور بندھنا سے دیر کے دراکر کا خاتمہ ہوتا ہے۔

اعتراف حاصل ہو چکا ہے اور وہ جسٹس ٹیڈ سٹورون نے گلاب مسٹر وی میں اپنا سنا ہوا
ڈکٹیشن کیا۔ پھر کہنے ڈو وار می اور ضروری سمجھا جائے گا۔

جواب۔ یہ ہمہ درست و غیر مستند کلمہ کے گرتھوں میں آپا سنا کا بیان آیا ہے۔ اور گوگڑ و گھدوڑا مارا سن کر اس طرح پریش آپا سنا کہنے کے سیرتھ ہوتے ہیں +
اعتراض۔ کلمہ گرتھوں میں آپا سنا کا بیان ہے۔ مگر ان کے حوالہ اور دوسرے کتب غرض سے آپا سنا کا وچار کیا ہے +
جواب۔ اس وجہ سے کہ مجھ سے کچھ بات کا پتہ نہ مل سکے۔ ان کی اپنی اس کے بعد اور کوئی غرض نہیں +

اعتراض۔ برہمہ کی اپانسا کی طرح برہمہ ساکشا نکار کا بھی اپدیش ہونا چاہیے ؟
جواب۔ برہمہ کا ساکشا نکار اپدیش مارتے ہیں ہوتا۔ یہ وہ چار سے ہوتا ہے
ست جگ سے لے کر کالج تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اپر وکش گیان و چار ہی سے
متعلق ہے۔

اعتراف۔ اگر وچار کرنے پر بھی اپر وکش گیان نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے ؟
 جواب۔ جب تک گیان نہ ہو وچار کبھی نہ چھوڑا جائے ۔
 اعتراف۔ بارشہار وچار سے اگر کچھ بھی اس جنم میں اپر وکش گیان نہ ہو تو کبھی
 محنت یا ایساں ہی کئی ؟

جواب: سخت مضامین نہیں ہر حال۔ اس جنم کے بعد پرتی بندھ گئے دوڑ ہونے پر
گیان ہوگا۔ وہ اس جی نے اپنے برہمنہ سوتر میں ایسا لکھا ہے۔ جیسے وام دیور ششی کو
دوسرے جنم میں ملنے کرنے پر وہاں کے حیث میں برہمنہ گیان ہوا تھا۔ ششتری بھی ایسا ہی
کہتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ کسی نے لوہے کی رچا کو کھنڈ کرنا چاہا۔ ایک دن میں وہ کھنڈ نہیں
ہوئی۔ کئی دن میں جا کر یا ہوئی۔ اسی طرح آخر وہ چار کا بھی حال ہے۔ مگر لیٹورا چار یہ

تب تک وہ پردکش ہی کہلاتا ہے +

اعتراف: جب پردکش گیانی برہمہ کی آتم روپیتا کو نہیں جانتا تو وہ لاکھیا کی تو نہیں ہوتا +

جواب: شاستر نے پردکش برہمہ گیان کا بھی کھنکھایا ہے یہ پردکش گیان کا کارن ہے۔ اس لئے پردکش شوگیان بھی بھرم نہیں ہے۔

اعتراف: جیسے شاستر برہمہ کو سچا لکھتا ہے وہی عباد الہیہ بھی برہمہ سا کشی کی آتم روپیتا کو جانتے ہیں۔ پھر اس کو پردکش کیوں کہلاتا ہے؟

جواب: گو شاستروں میں عباد الہیوں کے دوا آتم روپیتا کا برہن ہے۔ مگر تہ اوتھ تو مہ پدارتھ۔ اور اوتھ و تریک سے خالی یڑش کو نقص شاستر سے پردکش گیان نہیں ہو سکتا +

اعتراف: سیمیک گیان کا کارن پرمان اور دستوب ہے۔ پرمان جہاں الہیہ ہی ہے اور برہمہ آتما روپ و سنتوب بھی موجود ہے۔ پھر آپ کیوں کہتے ہو کہ پیچرو چاہئے کہ پردکش گیان نہیں ہوتا؟

جواب: یہ وہیہ بطور خود برہمہ اور آتما کی ایکٹا کے پردکش گیان کا بڑا دھمی ہے۔ اس وجہ سے مذہب بھی والیں کو آتم بھرم ہوتا ہے۔ اس بھرم کے دور کرنے کے لئے وجہ کی ضرورت ہے +

اعتراف: جب دیہہ اور اندریاں پردکش برہمہ آتم گیان کے پرتی بندھ ہوئے۔ تو پھر دویت بھرم کو بھی ادویتہ پردکش برہمہ گیان کا بھی پرتی بندھ (رکاوٹ) ہونا چاہئے +

جواب: پردکش دویت بھرم بیشک پردکش ادویت برہمہ گیان کا پرتی بندھ ہے۔ مگر پردکش ادویت گیان کا پرتی بندھ تک نہیں ہے۔ اسی وجہ سے شرعہ والو

اعتراف ہے۔ یہ تو کہ جان کر اور یہ کہ متو کہ جان کر اپنا ستون کا پھل
ایک جیسا کیسے ہو گا؟
جیسا ستون ایسی ہی کیا ہو کر کس کیان کے لئے ہے۔ یہ نشیمن نہیں ہے۔ من کے
زل ہوتے سے یہ کیان پرارت ہو گا۔ اور وہ پیر و کس کیان کی باری اوسے گی اور
جیسا کہ ہر وقت ہر لمحہ کا اپنے اندر ہوا ہوتا ہے لیکن وہ تو بڑھ جاسکے گا نہ شاستہ
ایسا ہی کہتے ہیں؟

دوسرا پرچہ

پروکش اور پروکش کیان

اعتراف ہے۔ شاستہ تو شستہ کی چیز ہے۔ روپ کا بیان کرتے ہیں؟
جواب ہے۔ روپ آئینہ کی کو نظر نہیں آتا۔ اس لئے ایسے شستہ کا اپنا
کال میں نہیں آتا۔ وہ ایک طرح پر شستہ کا پروکش کیان ہوتا ہے؟
اعتراف ہے۔ پھر پروکش ہر لمحہ روپ ہوتا ہے؟
جواب ہے۔ نہیں۔ پھر پروکش کیان شاستروں دوا ہوا ہر لمحہ نہیں ہے۔
وہ پھر تو سب ہوا رہتا ہے ہو جائے گا؟

اعتراف ہے۔ شاستہ ہر لمحہ ہوتا ہے۔ اس کو آپ پروکش کس
وجہ سے کہتے ہیں؟
جواب ہے۔ انتہہ کرن کی تمام دیرینوں دوا ہوا ہر لمحہ کیان نہیں ہوتا ہے۔
اس لئے وہ پروکش ہی ہے۔ ہر لمحہ تو ہے۔ شستہ ہے۔ حقیقت ہے۔ شستہ ہے۔ شستہ ہے۔
ہے۔ اور یہ تو شستہ ہے۔ کارن ہے۔ شستہ ہی حقیقت ہے۔ شستہ ہے۔ شستہ ہے۔ شستہ ہے۔

ہے۔ مگر جو شخص دھن دولت اور ستری کے بھرم میں پڑتا ہے۔ اس کے ماتھے
 کچھ نہیں آتا۔ کتنی پریش کو آگ کی ضرورت تھی اس نے جلتی ہوئی لکڑی کے دھوئیں
 کو دیکھ کر آگ کا انومان کیا۔ دھواں رتھیا ہی ہے۔ مگر انومان سے اس نے سادھن
 کیا۔ اور آگ کو پراپت کر لیا۔ گو داوری ندی میں گنگا جیل کا انومان کر لینے سے بھرم تو
 ہوتا ہے مگر سناں کرنے سے شدھی مل رہی جاتی ہے۔ ناراین کو مارنے والا بچا بیوا
 اور سُرگ دینے والا جانا بھرم ہے۔ مگر اس کے سمرن کرنے سے جت نرمل ہوتا
 ہے۔ اور پاپ دور ہو جاتا ہے۔ یہ تغیر جانے ہوئے بھی آگ کے آوہن پاؤں رکھنے
 سے آگ جلا دیتی ہے۔ اس طرح الیشور کا نام لینے سے پاپ جاتے رہتے ہیں۔
 پوراٹوں نے اسی خیال سے چارل وغیرہ کی کہانیوں میں نامتائیں نام کی طاہرین کی
 ہے۔ ایسا سموادی بھرم بے شمار قسموں کا ہے۔ پتھر کا غد اور لکڑیوں کی مورتیاں
 پوجنے سے بھی ایسا ہی پھل ہوتا ہے۔ ان مورتیوں میں دیوتا کہاں ہیں اگر کیا سنا سے
 رہتا پراپت ہو کر وہ پرائی کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے۔ اسی طرح چھاندوگ ایک نشتہ
 اور درہد آریک اپ نشتہ نے سچ کئی دیا کے بیان میں پرواہن نام راجا کو گوتم نام
 رشی کا قصہ سنا ہے۔ یہ ستری اور رشی۔ اور پرتھوی۔ اور میگھ۔ اور سُرگ لوک
 ان پانچوں کو اپنی رُکوپ جان کر ان کی آپاسا کرنے سے بہت بڑھ لوک کی پراپتی کا یقین
 دلایا ہے۔ یہ سب بھرم ہی بھرم ہیں۔ اسی طرح برہمہ رُکوپ جان کر سورج کی آپاسنا
 کرنے کی ہدایت ہے۔ شاگردام۔ وشنو وغیرہ کی پوجا ہونے کو تو بھرم ہی ہے۔ مگر وہ
 اچھا کی پورن کہنے والی ہے۔ یہ سب سموادی بھرم کی مثالیں ہیں۔
 اعتراف یہ برہم گدین سے کئی ہوتی ہے۔ مگر برہمہ کے بھرم رُکوپ آپاسنا
 سے تو ایسا نہ ہونا چاہئے۔
 جواب۔ سموادی بھرم سے جس طرح پھل کی پراپتی پتا لگتی ہے۔ ویسے ہی اسکا

فوان پر کرن دھیان دیپ

پہلا پرچھید

کھیر

اُپاسنا ساگر کسی مند بوجھنے والے پرش کو اپن نشہ دوش کے پڑھنے سے پرتی ہند
 (پروہ) کی دھند سے جرم کا اپروکش گیان نہ ہو۔ تو اس کو اُپاسنا کرنی چاہئے۔ کرن گیان
 کی اُپاسنا سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ جیسے بھرم کی تردی سے پڑش کی کاسا کی
 مند چلی ہوتی ہے۔ ویسے ہی بھرم روپی اُپاسنا سے بھی چلیا سو کو وقت پر برہم کو دینا
 میں استھتی ہو جاتی ہے۔ مادری بھی موکش ہے۔ مگر سنگھ تاپتی اُپاسنا کی ہے۔ مگر
 برہم کی اُپاسنا موکش کی دینے والی ہے۔ اس خیال سے تنو دینا گیانی اُپاسنا کی
 تعلیم دیتے ہیں۔

بھرم۔ بھرم دو قسم کے ہیں۔ ایک سموا دی اور دوسرا سموا دی جس بھرم
 نے خواہش کئے ہوئے ارتھ کی پراپتی ہو وہ سموا دی ہے۔ اور جس سے پراپتی
 نہ ہو وہ سموا دی کہلاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو چراغ دیکھ کر مٹن کا بھرم ہوا۔ اور
 دوسرے کو مٹن کے پرچھاؤ میں بھرم ہوا۔ دونوں اس کے لینے کو چلے جس کو مٹنی
 کے پرچھاؤ میں بھرم تھا۔ اس کو تو محبت کرنے سے مٹنی (علیٰ) لیا تھ۔ آگئی۔ یہ سموا دی
 بھرم تھا۔ اور جس کو چراغ کی رہ بھی مٹنی کا بھرم ہوا تھا۔ اس کو کچھ بھی پراپتی
 نہیں ہوئی۔ یہاں سموا دی بھرم تھا۔ برہم تو میں من لگا کر اُپاسنا کرنا بھرم تو ضرور
 ہے۔ یہ کیونکہ برہم من بالی کے پرتے ہے۔ مگر مادھن کرنے سے موکش کی پراپتی ہو جاتی

کراتی ہے +

جواب۔ اس لئے کہ بھرم کے کاربن جو یہ مختیار پرچ دکھائی ہو رہا ہے۔
 اس کی صراحت ہو جائے۔ اور من بانی سے پتے جو آتم جیتن ہے۔ اس کا گیان
 پر اپت ہوگا۔

اعتراض۔ اگر اصل میں ایسا ہی ہے۔ تو پھر شریوں میں پواو اور پھید کیوں
 ہے ۹

جواب۔ تو کے متعلق تو شریوں میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ جھگڑا اگر ہے
 تو جلیا سیوں کی نظر سے ہے۔ بنو۔ سریشور اپار یہ کا کھن ہے جس طرح جلیا سیوں
 کو آتم گیان پر اپت ہو۔ اسی طرح آپاریوں کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اسی
 وجہ سے باد پواو کی نوبت آتی ہے۔ کوئی دس چھکے ساتھ کتاب ہے۔ کوئی چند لڑھ چوکے
 ساتھ کتاب ہے +

اعتراض۔ اگر اصل میں شریوں کے ارتھ میں ایسا ہے۔ تو پھر شریوں
 کے ماننے والوں میں کیوں باہمی پواو اور ہمت ہے کوئی کچھ کتاب ہے کوئی کچھ ماننا ہے +

جواب۔ ان میں سے سب کو شریوں کے اصل مطلب کی خبر نہیں ہے۔
 اس لئے ناحق ہی جھگڑتے رہتے ہیں۔ جن کو آتم کے سمندر میں غوطہ مارنے کا موقع
 مل گیا ہے وہ نہیں جھگڑتے دیو کی مایا روپ بادل کی جن برشا کو دیکھتے ہیں۔ نہ اس
 سے جدا کا ش کی کچھ مانی ہوتی ہے نہ لالچہ ہوتا ہے۔ تم صرف کو مستحق کا پوار کر دو
 اور اپنے آپ کو کو مستحق سمجھو۔ اور اور طریقوں پر اپت ہوو۔

ختم ہوا چند شہنشاہی کا آٹھواں پرکرن۔ جس میں ۱۰ شلوک ہیں۔ اور ہم نے پانچ پرچھیدوں
 اور ۱۰ پیرا گرافوں میں بیان کیا ہے +

جو کچا پر حمید

شرقی کے موافق کو لیتے ہو چاہے
اعتراض۔ اگر یا ہی نے الٹو کو کھپاتے تو کو لیتے بھی اسی کی کلینا جو گا
جواب۔ یہ بھی اسی کو لیتے اور ضد ہے۔ کو لیتے ہو چھیا نہیں ہے۔ اس
لے وہ کلینا نہیں گیا۔

اعتراض۔ کو لیتے کی جتنی تک متعلق آپ کے پس کیا شہوت ہے؟
جواب۔ جھڑپوں کا پورا ن شہوت ہے۔ شرعی کو لیتے کو مست بتاتی ہے اور
ایک شرعی بھی اپنی کی جودھی نہیں ہے۔

اعتراض۔ یہ مان تو آپ دیتے ہو۔ مگر پیل اور گیتی سے ثابت نہیں کرتے۔
جواب۔ ہم شرعی کا آسرا ایک بھید وادی بنائیوں کی بھرائی پیدا کرانے والی
گیتوں کا کھنڈن کرتے ہیں۔ یہ ہمارا کو ہے۔ چلیا سو کوں کو دیکش کی اچھیاے شرعی
کے موافق و جا کر کے کی ضرورت ہے۔ شرعی یا بار جکت کو متھیا اور کو لیتے کو اسٹان
بتاتی ہے۔

اعتراض۔ اگر آپ کیسے ثابت کر سکیں کہ کو لیتے جرم نہ ہے آتا ہے؟
جواب۔ یہ شرعی کے عا کیوں سے ثابت ہے۔ شرعی کشتی سے شہ مار جتے
درستی ہے کو لیتے استھت نظر آتا ہے۔ نہ وہ پیدا ہوا نہ مریا ہے۔ نہ اس میں
ہے نہ کوکش ہے۔ نہ شرم ہے۔ نہ کوکش ہے۔

پانچواں پر حمید

شرعیوں کی برکتی کا حمید
اعتراض۔ مگر یہ حال ہے۔ تو شرعی جلتے ہیں۔ پانچواں پر حمید

جواب: یہی ہے کہ کھڑے میں بکس قبول کرنے کا مادہ نہیں ہے۔ مگر کالج کے
کھڑے میں ہے۔ اسی طرح کو جوڑو پتا اور ایشور روپتا یہ تھا تو ہیں۔ مگر ان میں جیتنا
اور پر کرنا جیتی ہے۔

تیسرا پرچید

اعتراف: یہی اور کالج میں بچید ہے۔ اس لئے ان کے کالج میں فرق ہے
مگر ایشور اور مایا تو ایک ہیں ان میں بچید کیسا ہے۔

جواب: ایک ان سے مل کر شروع ہونے ہیں۔ تو سنگلیب و کلپ والا
ہوتا ہے۔ مگر سر سنگلیب و کلپ والا نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایشور اور جو کو ایک ہی تھا
کے کالج ہیں۔ مگر ان میں گھٹ وغیرہ کے مقابلہ میں وکٹ مٹا ہے۔
اعتراف: ایشور اور جو سوچہ ہوں۔ مگر جیتن روپتا کس سبب سے ہے۔
جواب: یہ اصول سوال ہے۔ ایشور اور جو کی جیتنا اچھو سے مدد ہے۔
اعتراف: جب ایشور اور جو دونوں جیتنا ہی ہیں تو ان میں جیتن کا اچھو
کونسا ہوتا ہے۔

جواب: مایا میں ہر قسم کے کلپا کرنے کی طاقت ہے۔ اس میں تعجب ہی کیا
ہے۔ سوچن کے کاروبار میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایشور۔ جو میں جیتنا ہے۔
اعتراف: جب ایشور کو مایا ہی لئے رہا ہے۔ تو پھر وہ سر و گئی کیوں جیتنا
جو کی طرح اس کو الگ کیا ہونا چاہئے تھا۔
جواب: جو مایا جو کو الگ کیا جاسکتا ہے۔ اسی نے ایشور کو سر و گئی

اعتراف۔ جب کلکتہ کی کلپنا کا اوشٹمان جیتن ایک ہے۔ اس وجہ سے
تنت کے ارتھ اور قوم کے ارتھ کا بھید نہیں ہے۔
جو انیس۔ تنت پڑ اور قوم پڑ کا بھید پادشی کی وجہ سے اصل میں تو ایک ہے۔
تمام کلکتہ کی کلپنا کا اوشٹمان تنت پڑ ارتھ پر ہے۔ اور کلکتہ کے ایک دیش میں
قوم پادشی کا بھید ہے۔

اعتراف۔ سبھی میں کلکتہ پادشی کی طرح جدا بھاس نہیں ہے۔ اس وجہ سے
وہ دونوں اوشٹمان اور آر وپ دیھم والا پرتیت ہوتا ہے۔ کرتا چھوگن کا دھرم رکھنا
آر وپ ہے۔ اور اوشٹمان آدھاس ہے۔

جو انیس۔ جدا بھاس برہمنی دھرم کے اجماع سے کرتا چھوگن بنتا ہے۔ اور
کوشٹ جیتن کے خیال سے اوشٹمان پرتیت ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ بھرم کا
کارن ہے۔ برہمنی۔ اور جدا بھاس۔ اور آتما میں کلکتہ یہ چار باتیں ہیں۔

ان چاروں کے سروپ کو جانتا گیا ہے۔ جب منسوب سمجھ میں آجائے گا تب ارتھ
کی بودنی ہو جائے گی۔ سترتھ بھرم اور بندھ ہے۔ ان کا بیان ویدانت میں آیا ہے۔
اور مشرئی پورنوں نے بھلی بھانت ڈیرسایا ہے۔ شیو پوران اور سکوت سنہتا نام

گرنتھ میں بھی ایسا ہی کتب کیا ہے۔ ان کو دیکھ لو۔ وہ کہتے ہیں۔ چور وپ اور ایشور
دھرم اصل میں سویم پرکاش جیتن ہی ہیں۔ اور دھرم سے الگ الگ پرتیت ہوئے
ہیں۔ شیو پورن اور ایشور دھرم کی مشرئی ہے۔ جیتن کی ساسیہ اور ستھا ہا یا پرکاشی

ہا یا پرکاش اور ایشور دھرم کے پرتی پرتی جیتن دھرم کے پرتی پرتی کو ایشور اور
اوپیا میں جیتن کے پرتی پرتی کو بھو دکھاتی ہے۔ وہ دھرم بھاسی ہیں۔
اعتراف۔ اگرچہ ایشور دھرم بھاسی ہیں۔ تو پرتی دھرم کا بھرم نہ ہونا چاہئے
اور جڑ پادشوں کی پرکاش کا اور پرتی کا بھی ایسا نہ ہونا چاہئے۔ ایک ایشور

کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ مکتی برہم گمان سے ہوتی ہے۔
 اختر اصر۔ جو اگر دناشی ہے تو دناشی برہم کے ساتھ اس کا میل نہ بنے گا۔
 اور یہ ایک ہولگی۔

جواب۔ یہ ثابت (سمادھی کرن) تو دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بھرم مان
 ہے۔ کسی نے ٹھوٹھے میں چور کا بھرم کیا۔ گمان ہونے میں چور کا بھرم جاتا رہا اس
 نظر سے اہم برہم کے خیال سے سمادھی کرن بنتی ہے۔ بیشک بھرم ہی ناجی گرتھ میں
 سریشور چاریہ نے ایسا ہی کہا ہے۔
 اختر اصر۔ مگر شرقتی سے توجہ ثابت نہیں ہوتا۔

جواب۔ شرقتی کہتی ہے۔ "یہ سب سمپورن برہم ہے۔" اسی طرح اہم برہم کے
 بھتن میں بھی ایسی سمپورن برہم کے محیط ہونے کا خیال بد نظر ہے۔ یہ سمادھی
 کرن ہے۔

اختر اصر۔ مگر یہ بات ہے تو پورا چاریہ نے کیوں سمادھی کرن کا
 کھنڈن کیا ہے؟

جواب۔ انھوں نے اہم شبد کا لٹھہ کو لٹھہ مانا ہے۔ اس نظر سے سمادھی
 سمادھی کرن کا کھنڈن کیا ہے۔ اور لوگ اہم جدا بھاس ہی کو مانتے ہیں۔ اور بھیا
 ہونے سے جدا بھاس تیا گئے کے قابل ہے۔ کو لٹھہ سچا اتھ رقب ہے۔ اس کا
 تیاگ نہیں ہوتا۔ اس نظر سے پورا چاریہ کا کھنا غلط نہیں ہے۔ غرض تو یہ ہے کہ
 کسی طرح کسی نظر سے کو لٹھہ کو مانو۔

اختر اصر۔ جو بھرم کا اور ہشمان کو لٹھہ جتن ہے۔ یہ دعوے بے دلیل ہیں
 جواب جیتن جی نام حجت کثرت ہے۔ حجت کا ایک اس رقب جاننا

احقر ارض۔ بدستھی گیتی کا پرورش (دافلہ) بابا جانا ہے۔ بدستھی سے مختلف ہے
 کا پرورش نہیں بابا جانا ہے۔

جواب۔ ایتھے آپ نشہ دیتی ہے۔ کہ آتما پرورش کے سنگاپ کو کر کے شری
 پرورش کرتا ہے۔ اس لیے یہ کہہ سکتے ہیں کہ بدستھی پرورش کرتی ہے۔ جیتن روپ کی
 بدستھی بدستھی برادر بیان دیہہ وغیرہ کوئی بھی کام نہیں کر سکتیں۔ آتما کو دیکھو۔
 جاگرت سورن وغیرہ کو چھوڑ کر جس کی طرف پرورش کرتا ہے۔

احقر ارض۔ اسگ آتما کا پرورش نہیں کرتا۔
 جواب۔ پرنگ کو بھی جگرت کی کارنتا نہیں بنتی۔

احقر ارض۔ جگرت کا کارن مایا والا ہے۔
 جواب۔ ہم پرورش کرنے والا بھی مایا والا ہے۔ ان دونوں یعنی پرورش کرنے والے
 اور مایا کا ناش ہو جاتا ہے۔ یا گیتہ و گیتہ جی اپنی ستیری ستیری کو اس طرح سمجھاتے ہیں۔
 آگے ستیری، آتما اصل میں جیتن گھن روپ ہے۔ جو تولی کا کارج دیہہ۔ اندریہ۔
 ائند کرن میں پرورش روپ بنتی ہے جو روپ کو پرارت ہوتا ہے۔ اور جب ائند کرن
 کا ایشن ہو جاتا ہے۔ تب جیوینا کا بھی ناش ہو جاتا ہے۔ آبادھی کے چھوڑ دینے سے
 پھر جیوینا نہیں رہتی۔ اس سے جیوینا کا ناش ہونا مایا جاتا ہے۔ آتما بے شک انباشی
 ہے۔ اس دیہہ سے کو نشہ کو انباشی اور چدا جھاس سے جیتن مایا کی ہے۔ اور وہ بعض
 کو نشہ دیتا ہے۔

احقر ارض۔ چھاندوگ آپ نشہ میں چدا جھاس کی بھی دایمیت اچلم کی گئی ہے
 چدا جھاس کے تیاگ دینے پر یہ شری مر جاتا ہے۔ اور چدا جھاس روپ جیوینا مڑا۔
 جواب۔ اس کا یہ ارکھیش ہے۔ شری کے مرنے پر چدا جھاس بھنا ضرور ہے
 صرف موکش ہوتا ہے جو کا ناش ہوتا ہے۔ اور چدا جھاس روپ آبادھی رنگ شری

کے آدھار پر آنا جانا سندھ ہوتا ہے۔ جیسے گھٹا اوچھن کا ش کا جگہ جاتا ثابت ہوتا ہے۔

جواب: سب سے اوچھن اور سنگ کو شہد کے آدھار پر چور دیتا نہیں بنتی۔ اگر ایسا مانو گے تو گھٹ اور بادل کی اوچھن کو چور دیتا تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور یہ غلط گھٹ ہے گا۔

اعتراف: سب سے بوجھ و زبر اور سندھ ہے۔ اس لئے بدھی اوچھن ہی جو کسی جاسکتا ہے۔ مگر گھٹ اور بادل سوچتے نہیں ہیں۔ اس لئے گھٹ اوچھن اور بادل اوچھن اور سندھ میں جو رو دیتا نہیں بنتی۔

جواب: بدھی سوچتے ہو۔ اور گھٹ اور بادل سوچتے نہ ہوں۔ مگر سوچتے پر چھن میں کارب نہیں بنتی۔ لڑکی کا گلاب تین ہزار صاف اور جگہ جو۔ اس میں تلج رکھتے تلج بدھ نہیں کھاتا۔ ویسے ہی سوچتے بدھی بھی اکیلے اوچھن کا پاپت ہو کر چور دیتا نہیں بنتی اور نہ تم کوئی دلیل لا سکتے ہو۔

اعتراف: سب سے اوچھن میں آج کا گھٹ تو پڑتا ہی ہے۔

جواب: پھر تو تم نے خود بخود بدھی میں چھت ابھاس کو مان لیا۔ فرق صرف اتنا رہ گیا۔ کہ یہ چھت چھن کا لکھن نہیں رکھتا اور چھت ابھاس چھن کے سنگ ہے۔ اور نوکاری ہے۔ یہ سنگ اور سنگ اور نوکاری کو شہد کے سنگ رہ کر چھت ابھاس چھن کی طرح پرست ہوتا ہے۔ اور بدھی چھت ابھاس اور کو شہد تینوں کے میل کا نام چھت ہے۔ اعتراف: چھت ابھاس ہوا کہ بدھ بدھی سے چھن نہیں ہے۔

جواب: یہ فیصلہ اعراض سے پھر تو بدھ کو بدھی بدھی سے چھن ماننا چاہئے۔

اعتراف: بدھ کے ناش ہونے پر بھی بدھی بدھی ہے۔ شامہ ایسا کہتے ہیں۔

جواب: اگر تم ایسا مانو گے تو شامہ چھت ابھاس کو بھی تو مانو گے۔

دینے ہی دیتوں میں بھی گیا تھا کار کا شک کو شیعہ کیوں نہیں مانتے ؟
 جواب :- دیتوں میں بطور خود گیا تھا اور اگیا تھا نہیں ہے۔ اس لئے اس
 خاص نظر سے دیتوں میں گیا تھا اور اگیا تھا کار کا شک کو شیعہ کو ہم نہیں مانتے۔
 کھٹ میں تو گیا تھا اور اگیا تھا تو یہو سے ثابت ہے۔ مگر دیتوں میں گیا تھا اور اگیا تھا
 دونوں تین ہیں گیان اُس وقت ہوتا ہے۔ جب دیتیاں چھایا میں بہت ہوتی
 ہیں۔ دیتوں میں دیتیاں نہیں ہوتیں۔ دیتوں کے پیدا ہونے سے گیان کا ناس
 بیشک ہوتا ہے۔

اختر ارض :- کو شیعہ اور چھایا میں دونوں کے جیتن ہوتے ہوتے ایک کو
 کو شیعہ اور دوسرے کو کو شیعہ کہو ؟

جواب :- چھایا میں کی پیدائش اور موت انجیو سے ثابت ہے۔ اس لئے
 چھایا میں کو کو شیعہ کہو۔ مگر کو شیعہ میں موت اور پیدائش نہیں ہے۔ صرف اس
 نظر سے کو شیعہ کی کو شیعہ کہو ؟

اختر ارض :- چھایا میں سے کو شیعہ کو بھی صرف آپ کہتے ہوتے ہیں کیسے اس
 صحیح تسلیم کروں ؟

جواب :- آچاریوں نے اس طرح کہا ہے کہ انتہہ کرن اور انتہہ کرن کی دیتوں کا
 جو جیتن کر دیا سا کشی سے وہ انتہہ کر دیا اور متعین کرتا ہے۔ تم اس کو نہیں سمجھتے۔
 سب سے چھایا میں کو کو شیعہ سے جتن مانا ہے۔ صورت اور صورت کا عکس دو چیزیں
 پر تکیں ہیں۔ یہی ہے ہی کو شیعہ اور چھایا میں دیتیں۔ شاستر بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔
 یہ چھایا میں آیا دھی ہے۔ جیتن کا پرتی ہے۔ جو اپنی اور نائش کو پراپت ہوتا ہے
 اور اس لئے وکاری ہے۔ کو شیعہ میں یہ نہیں ہیں ؟
 اختر ارض :- چھایا میں اس کا ماننا ہی فضول ہے۔ وہ بھی اوچھین کا کو شیعہ

سہت گھٹا کارورتنی بنتی ہے۔ مگر انتر میں تو وہ ورتی بن ہی نہیں سکتی۔ پھر آپ
 ورتی سہت چٹا بھاس کو کیے مانتے ہو۔
 جواب۔ مانتہ ورتی تو ہوتی ہیں۔ مثلاً اہم ورتی۔ کام ورتی۔ کرودھ ورتی۔ لوبھ
 ورتی۔ بہہ باہر کب ہیں۔ کیا اس سے تم کو چٹا بھاس کا پتہ نہیں لگتا۔ پتلے ہوئے
 لوہے میں آگ ہر جگہ دھتی ہے۔ وہی آگ تو ہے کوپر کا شتی ہے۔ اسی طرح چٹا بھاس
 سہت انتر کی ورتیاں اپنے آپ کوپر کا شتی رہتی ہیں۔ اور پدارتھوں کو بھی۔ اب
 تم نے چٹا بھاس اور چٹا بھاس سہت انتر ورتیوں کو سمجھ لیا۔ مگر تمام ورتیاں ایک
 ساتھ نہیں۔ بلکہ باقاعدہ آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ دوشی اور شوشتی اور مادی
 میں لین ہو جاتی ہیں +

دوسرا پرچہ کو شستہ

اعتراف۔ سادھی میں ورتیوں کا ابھار ہوا کرے۔ پھر کو شستہ کو کیے
 جانے گا۔

جواب۔ جو ورتیوں۔ ورتیوں کی سندھیوں۔ اور ورتیوں کے ابھار کو
 پرکاشنا ہے۔ اور جن کے سہارے ان کا کھیل ہوتا ہے۔ وہی کو شستہ ہے۔ جیسے
 بہہ شریر یا ہری گھٹ کی درشتی سے چیتن پریت ہوتا ہے۔ اور دو طرح کے چیتن کا
 بھرم ہوتا ہے۔ ایک گھٹ کا اور دوسرا گھٹ کی گیتا کا پرکاشنا۔ ویسے ہی شریر
 کے اندر اہم ورتی تھی کو شستہ چیتن اور ورتیوں کے پرکاشنا چٹا بھاس کو دو طرح
 کا چیتن سمجھتی ہے +

اعتراف۔ جیسے گھٹ میں لیا تا اور لگیا تا کا پرکاشنا چیتن کو مانتے ہو

استراض۔ جس وجہ سے بڑھی گیا تانے کے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہا۔
وجہ سے برہم چیتن روپ پھل موجود ہونے سے پیدا ہوا جس کو بانٹنے کی کیا ضرورت

جواب۔ پھل نامہ ہے گھٹ کی بریت کا۔ برہم چیتن پھل از قیہ نہیں ہے
مثلاً لکھ کی موجودگی سے پھل بھی تو برہم رہتا ہے۔ مگر بغیر لکھ کی پروہی کے گھٹ
دیکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے گھٹ کا پرکٹ ہونا چاہیے اس کے متعلق ہے اس
وجہ سے اس کو ماننا چاہئے۔

استراض۔ آپ کہتے ہو۔ برہم چیتن پھل نہیں ہے۔ مگر شوریشور اچار یہ
ایسا نہیں مانتے؟

جواب۔ شوریشور اچار یہ کہتے ہیں کہ مطلب صرف اتنا ہی ہے۔ کہ پھل برہم
چیتن جیسا ہوتا ہے۔

استراض۔ یہ آپ نے کیسے جانا؟

جواب۔ شوریشور اچار یہ کہتے ہیں کہ گور وشنکر اچار یہ جی ہیں۔ وہ اپنے ایشور
نامی کتاب میں برہم چیتن اور پھل چیتن کا بھید مانتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے کہنے
کے مطلب کو سمجھنا۔ کیا تھا کیا پیدا کرنے والا پیدا ہوا اس ہی وجہ سے۔ برہم چیتن اکیات اور
اکیات دونوں کا پرکٹ شک ہے۔ پڑھنے کی ذرتی۔ پیدا ہوا اس اور گھٹ تینوں کا
پرکٹ شک برہم چیتن ہی ہے۔ نیا ایک دو طرح کا بیوتا اس گھٹ میں رہتے ہیں
ایک اچھ گھٹ اور دوسرا کیا تو گھٹ یہ دونوں بیوتا برہم چیتن ہی سے پیدا ہوتے
ہیں۔ جیسے باہری گھٹ اور وہیہ کا تعلق ہے۔ ویسے ہی دوسرے کے اندر پیدا ہوا اس اور
کونسلر کے تعلق کو ماننا چاہئے۔

استراض۔ گھٹ وغیرہ کیا ہیں۔ ان کے وجود کو کہنے کے لئے پیدا ہوا اس

اسی کے ماتحت ہے +
 اعتراض - ایک ہی گھٹ میں اگیا تا اور گیا تا روپ دو پر دو ہی دھرم روپ
 کیسے کہتے ہیں ؟
 جواب - گھٹ میں گیا تا کی سبھی کا کارن گیان اور اگیا تا کی سبھی کا کارن
 اگیاں ہے۔ بدھی کی ورتی کے اگر بھاگ میں جین کا پرتی بمب روپ جدا بھاس
 بہت جو بدھی کی ورتی ہے۔ وہ تو گیان ہے۔ اور جو بدھی کا روپ نام اگیاں ہے۔
 جس سے گھٹ جانا نہیں جانا۔ اس طرح یہ بدھی دھرم گیا تا اور اگیا تا رہتے ہیں +
 اعتراض - اگیاں گھٹ کو گیان کے دیابت جو بنے سے پرکاشتا ہے۔ مگر
 گیاں گھٹ تو گیان سے دیابت ہے۔ اس کو برہمہ کی پرکاشتا کیسے کہتے ہیں ؟
 جواب - جیتے اگیاں گھٹ سے اگیا تا پیدا ہوتی ہے وہ گیا تا کو پرکاش
 نہیں کرتا۔ ویسے ہی گیان بھی گھٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ گیا تا کو پرکاشتا نہیں سگیا
 گھٹ کا پرکاش جین برہمہ ہی ہے۔ ویسے ہی اگیاں گھٹ کا بھی پرکاش برہمہ
 جین ہی ہے +

اعتراض - جیسے اگیاں اگیا تا کو پیدا کرتا ہے ویسے ہی بدھی گیا تا کو پیدا
 کرتے مگر یہ کیوں کہتے ہو کہ جدا بھاس بہت بدھی گیا تا کو پیدا کرتی ہے ؟
 جواب - بدھی جدا بھاس سے الگ رہتی ہوئی گیا تا کے پیدا کرتی ہے۔
 اس مرتبہ ہے۔ کیونکہ وہ خود اپرکاش روپ ہے۔ اس کی جینیت و کاری بھی کی طرح
 ہونے کی وجہ سے اپرکاش روپ ہے۔ ویسے ہی جدا بھاس کے بغیر و کاری بھی
 بھی اپرکاش روپ ہی ہے۔ وہ کیا پرکاش کو پیدا کرنے کی کار یا سرخ مٹی ہے
 پونا کو گھٹ گیاں نہیں ہوتا۔ اس میں یہ اثر اور طاقت ہی نہیں ہے۔ اس وجہ
 سے گیا تا کے پرکاش کو بنے کے لئے جدا بھاس کے چلن کو روپ کی موجودگی ضروری ہے

لکھنؤ ازبک قوم پر کا کو شہید ہے۔ اور واجبیہ ارقت چدا بھاس میں شیعہ ہے۔ یہ دو قسم کے
چیتن ہیں۔ کو شہید تو سامانیہ روپ سے مشرق کو پرکاشتا ہے۔ چدا بھاس ایشیہ کرن
میں چیتن کا پرتی ممب ہے۔ جو شیش روپ سے پرکاش کرتا ہے۔ سورج آکاش میں
سامانیہ روپ سے پرکاشوان ہے۔ مگر طغی میں اس کا پرتی بہت و شیش روپ کہلاتا
ہے۔

اعتراف صحت۔ مگر آسمان کے بادلوں میں سورج کا تو ایک ہی پرتی ممب نظر نہیں آتا۔
جواب۔ ایسی ایک کوکوں کے۔ بادلوں میں تو سورج کے پشمار پرتی ممب ہوتے
ہیں۔ جمال جان سندھی یا بلوچی کی آستھا ہوگی وہاں وہاں ہر جگہ عکس موجود ہے
اسی طرح جتنی میں پرتی ممب روپ چدا بھاس دہتا ہے۔ سوچن۔ جاگرت۔ سو شیش
اور سندھی یہ سندھی آستھا میں ہیں۔ ان میں اسی چیتن کا پرتی ممب پراہو ا
بھاستا ہے۔ اور چدا بھاس نام پاتا ہے۔ چیتن تو ایک ہی ہے۔ اور اسی کا پرکاش
سب میں ہے۔ گھٹ رگھٹ سے تک کو پرتی ممب میں سخت چدا بھاس پرکاش کرتا ہے
اور گیات (علم) روپی دھرم کو گھٹ کی کلپنا ادھشتان برہم چیتن ہی پرکاش کر رہا
ہے۔

اعتراف صحت۔ پرتی ممب میں چدا بھاس کا ماننا قبول ہے۔ گھٹے کی گیات (علم)
پرکاشنے والے چیتن برہم ہی سے گھٹ کی پرتی ممب ہو جاتی ہے۔
جواب۔ مگر جب تک پرتی ممب میں سخت چدا بھاس کو نہ مانو گے تب تک
گیات (علم) اور اگیا تار روپ کی سندھی نہیں ہوگی۔ گھٹ میں کیا تار روپ دھرم اور
اگیا تار روپ دھرم کال کے بھیید سے ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ پرتی ممب گھٹ کو
جاتا ہوں۔ کوئی کہتا ہے۔ پرتی ممب گھٹ کو نہیں جاتا ہوں۔ پھر تم یہ بہت بھیید
کیسے بندھ کر سکو گے۔ یہ تو پرتی ممب میں جو چدا بھاس روپی چیتن ہے۔

تو مشیہ اور ولوتاؤن تک کی شری کے برابر نشے کر رکھا ہے۔ اس کو کیسے پرودتی ہوگی؟
اعتراض۔ آپ کا کتنا صحیح بھی ہے۔ مگر گیانی الیائیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس
میل سے وہ بھی ویسا ہی گرم کرے گا۔

جواب۔ باپ رکے کی رچی دیکھو اسی کے موافق گرم کرتا ہوا رکھتا ہے تو نہیں ہو
جاتا اور گیانی کے ایسے گرم الیائیوں کے سمجھ بوجھ بڑھانے کے واسطے ہوتے ہیں۔
وہ خود تو زہرت ہو گیا ہے۔ وہ دھنیہ ہے۔ دھنیو ہم۔ دھنیو ہم۔ اب اس کو دکھ نہ
پریت ہوتا ہے۔ نہ دکھ کو دیکھتا ہے۔ دھنیو ہم۔ دھنیو ہم۔ اب اس کو کچھ کرنا دھنا
نہیں رہا۔ اب اور کیا کیا جائے۔ تریتی ہو گئی۔ گورو کو دھنیہ داد ہے۔ شاستر کو دھنیہ
داد ہے۔ دھنیو ہم دھنیو ہم۔

ختم ہوا پنچ شی کا ساتواں تریتی دیپ پر کرن۔ جس میں ۲۹ شلوک ہیں۔ انہم نے
آٹھ پرچھیدوں اور ۱۲۵ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔

آٹھواں پر کرن کو ششہ دیپ

پتلا پرچھید

تمبید

کتاب۔ سائنس کا ششہ۔ انہم نے اس کا نام رکھا ہے۔ گورو کو دھنیہ داد ہے۔

اور جتنا تھکا کا بیسہ صرف سوکھ مانتے ہیں۔ اس ماں وادو اور سن بات کا لایہ تو ہر شے کی بات
ہے۔ وادو اور ترے الٹائی کرتے ہیں۔ اور میرا تیل پنا آجاتے لہتے ہیں۔ یہ چھان تو ان
دور کھوں کی حالت پر ہوتے ہیں +

اعتراض۔ سنگیان فان کو کرم کا پیل کچھ نہیں۔ پھر وہ کرم چھوڑ دے گا۔
جواب۔ تیاگ شعل نہیں ہے۔ اس سے بودھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ چھوڑ دے
تو چھان ہی ہے برا کیا ہے +

اعتراض۔ بودھ تو پراپت ہے۔ پھر اس کی اچھا کیسی بات
جواب۔ اگر پراپت ہے۔ تو پھر چھوڑ دے اور گرہن کرنے کا لیواں فضل ہے۔
اعتراض۔ بودھ کی تھرا کے لئے تیاگ کرے +

جواب۔ تھرا تو بودھ کا لئے اچھا کو کیا ہتی ہے۔ وید سے زیادہ کسی کا پرمان
پر نہیں ہے۔ بودھ کی تھرا کے سوا دھن کے لئے یہی ضروری ہے +
اعتراض۔ ممکن ہے کہ اوڈیا اور اودیہ کے کامیج اسے بودھ کا اچھا ہو جائے +

جواب۔ یہ دونوں بودھ کے ناش کرنے کی طاقت نہیں رکھتے +
اعتراض۔ اوڈیا کا ناش تو ہوتا ہے۔ مگر اوڈیا کے کامیج کا ناش نہیں ہوتا
اس سے ممکن ہے بودھ کا ناش ہو جائے +

جواب۔ اوڈیا کے کامیج میں شتا نہیں ہے۔ اوڈیا کے کامیج آکاش کے
پھول کی طرح ہیں۔ یہ اعتراض تھا ارا غلط ہے۔ مردہ چو ہے نے آج تک بتی کو
نہیں مارا۔ جب اوڈیا آبادان کا گڑھ ہوتی ہوتی است ٹھہری۔ تو پھر خوف کس کا
بودھ سوتا ہے۔ اس نے سب کو مار کر گویا اب کیا اوڈیا میں پروردہ ہوگی !

اعتراض۔ اگر گئیانی کو پروردہ نہیں تو گئیانی کو بھی تہ ہوگی +
جواب۔ گئیانی تو بھرم میں رہتا ہے۔ اس کی پروردہ تو ہوگی۔ مگر گئیانی نے

گادرن آشرم ویرم کیسے چلیگا؟
 جواب: یہ ویرم کچھ غصہ تک تو رہتے ہی ہیں۔ اور بنو کو دیکھا جاتا ہے تو
 اعتراف: جب تک بنو ماڈاؤ اس کی باتنا ہے۔ تب تک اس کے دور کرنے
 کو دھیان کا بنو اور ضروری ہے۔
 جواب: صرف پراریدھ کرم کے بھوک کے خاتمہ ہی تک یہ ضروری ہے۔ پراریدھ
 کے بھوک تو ایک کپا ہزار دھیان سے بھی نہیں جاتے۔
 اعتراف: میں موشی ہوں۔ کم از کم اسی خیال اور بنو مار کی نورتی کے سولے
 دھیان کرے؟
 جواب: جن کے لئے بنو مار باؤدھک ہے وہ ضرور ایسا کرتے۔ مجھے کو تو پہلا مار
 دیکھ نہیں دیتا۔ میں کیوں ناحق سرکا در و مول لوگ؟
 اعتراف: وہ کشیت ہی کے دور کرنے کے لئے دھیان کرو؟
 جواب: ایسی سادھی کی ضرورت تمہارے لئے ہے۔ تم میں کشیت ہے۔
 اعتراف: انجھو کی پراپتی کے لئے سادھی چاہئے؟
 جواب: انجھو تو ہمارا سر و سپہی ہے۔ تو دیتا اپنے سر و سپ کو پراپتی ہے۔
 انجھو سادھی کیسی آ؟
 اعتراف: اگر کچھ کرنا ہی دھنا نہیں ہے تو پھر شاستر کے نشانیہ دھرو دینا
 کرنے میں پرور تھی ہوگی؟
 جواب: کیوں؟ جب تک ذرا بھی شریہ کا اجماع ہے۔ اور پراریدھ کرم ہے
 تہہ ہی تک کرنا دھنا ہے۔ اجماع کے جاتے ہی سب اصول اور بے معنی ہو جاتے
 ہیں۔ شاستر کا نشیدھ بھی کرم ہے۔ براجمانی کیوں کرتے لگا۔ عرض کیا؟ واسطہ
 کیا؟ جس کو چاہے وہ اپنے شاستر پر دھارے۔ مع کون کر رہا ہے اس میں سچ کیا ہے اور کا

ہے مہل اپنی بے بسی اور بے کسی دوسرے خواہش کی ہو لی چیز کی پراستی کا خیال
گریبان دوسرے سے ایک بھی تو نہیں ہے۔ جب سنیار سنیار پر تیت ہو گیا۔ اور پرتی
خود مود ہوئے۔ تو پھر ڈرکس بات کا ہو گا اکام تو وہ شخص کرتا ہے۔ جس کو کسی چیز
کی اچھا ہوتی ہے۔ آدمی سو رنگ کی امید اور رنگ کا ڈر آلیان کی وجہ سے کرتا ہے
جب آلیان کے پورے شروان۔ من۔ نہیاسن سب کچھ ہو لیا۔ اور سنا کشتا نکار میں
عقل کی گئی۔ تو آزادی آگئی۔ تہ پتی آگئی۔ شانتی آگئی۔ دکھ مٹ گیا۔ خواہش جاتی
ہوئی۔ کرم۔ بھرم۔ دھرم سب کا خیال جاتا رہا۔ اب وہ کرنے بھی تو کیا۔ اور کیوں
کرتے ؟

استراض۔ ماما کرم کرتا ہی نہیں ہے۔ تو پھر لوروں کو کیوں نہ اپدیش
دیا جائے ؟

جواب۔ جس کو وید شاستر کے اپدیش کا اور ہکار ہو۔ وہ کرے۔ منع کون
کرتا ہے ؟

استراض۔ مگر جب آپ اپنے پیٹ پالن کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ تو
پایا کار کرنے میں کیا ہرج ہے ؟

جواب۔ پھر وہی بات! جس میں جو اچھا ہو وہ کرتا رہے۔ جس کو اچھا نہ ہو
وہ کیوں کرے! کرم کا ہی نام آلیان ہے۔ جس میں آلیان نہیں ہے وہ کیا کرے ؟

استراض۔ سیکھ وغیرہ کرے مگر شرون من وغیرہ تو کرتا رہے ؟

جواب۔ یہ سب کام سنتے کے فدا کرنے کی غرض سے ہیں۔ جب سنتے نہیں
تہ پتیاں ان کو جگے کا بار ناق کیوں بنایا جائے۔ جس کو پورے ہوں وہ نہ ہیاسن
کرے۔ مگر جس میں دیر ہے نہیں اس کو کیا غرض پڑی ہے ؟

استراض۔ جب وہ ہے (رو پریت لیان) نہ ہو گا تو پھر براہمن۔ کشتری وغیرہ

جواب گیان تو ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ ماں جیوان کئی دشا آجاتی ہے اور اس دشائیں پھر ستم نیم جب تپ آگیتوں کی طرح نہیں کیا جاتا۔ پارہو جو کے غانتہ تک پیو بار ہوتا رہتا ہے۔ سیمک گیان سے آہستہ آہستہ غشیہ بدھی بیشک چلی جاتی ہے +
 اعتراف سستی کے سانب کے بھرم کے دور ہو جانے پر بھی کچھ دیر شرک کا پتا رہتا ہے۔ مگر آپ نے جو پہلے دسویں پرش کی مثال دی ہے۔ اس سے تو بھرم قطعی دور ہو جاتا ہے +

جواب۔ کیا رگی تو یہ گیان نہیں آیا۔ پروکش اور اپروکش دو صورتیں ہوتیں۔ اور اپریش کی تاڑنا کا کچھ اثر تو رہا۔ ویسے ہی گیان کا حال ہے +
 اعتراف۔ گیان کی پراپتی ہونے پر بھی اگر سنسار کی پریت رہی تو پھر موکش کی پڑشارتہ تو نہ ہوئی +

جواب۔ کیوں نہ تاپ گیا۔ ہر شے دسویں پرش کی طرح جمنے مرنے کھوجانے اور پھر پراپت ہونے کا بھرم تو جانا رہا۔ یہی پڑشارتہ کی سیدھی ہے۔ بار بار ناج کھا لیتے پرا سودگی آتی ہے۔ ویسے ہی بار بار دوا کرتے رہنا فصول تو نہیں ہے +

آکھواں پر چھید

معمولی مختلف سوال و جواب

اعتراف۔ اگر گیان سے پارہو ناش نہیں جو تو پھر اور کیسے ناش ہوا؟
 جواب۔ بھوگ سے ناش ہوتا ہے۔ یہی ترقی اور گرخصوں کے کہنے کی غرض ہے۔ شوک کی نورتی پیدا کھاس کی چھٹی آوستھا ہے۔ ساتویں آوستھائیں بھوگ سے کا منادور ہو جاتی ہے۔ ادرا پرہ کش گیان سے پیدا ہوئی ساتویں آوستھا نرا کش تا اور آراوی کی ہے۔ وہ پھر کسی طرح نہیں جاتی۔ ترقی کا ایسا دو طرح سے ممکن

اعتراض۔ گرایے کی طرح بنے سے اُس کو پھل کیا ہوا ہے۔
 جواب۔ شرتی اس کے کئی پھل باقی ہے۔ اول جو شخص برہمہ کو جانتا ہے، برہمہ
 کو جانتا ہے، دوسرے اکیان پتا جاتا ہے، تیسرے اکیان کے جانتے ہی تاپ چلے جاتے
 ہیں۔ پانچ کلنش دور رہتے ہیں۔ پانچویں تا دہم اودھیا میں نہیں رہتا۔ چھٹویں اوروں
 کو اکیان کا اپدیش دیتے ہوئے برہمہ پتا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
اعتراض۔ جب برہمہ گیان کو پار چا بھاس کی ناش روتا ہو جاتی ہے۔ تو وہ
 کیسے اپنے ناپ کا جتن کرے گا۔

جواب۔ جیسے دیوتاؤں کی دتیر اوستھا کی پراپتی کے لئے منشیہ اگنی میں پرویش کرنا
 ہے۔ ویسے ہی اس کو برہمہ گیان میں پرویش ہوتی ہے۔
اعتراض۔ جب چا بھاس خود ہی برہمہ گیان سے نشٹ ہوا، تو جیو یو ہوا
 کیسے بیگا۔

جواب۔ جیسے دیوتا کی اچھیا سے اگنی میں داخل ہونے تک پرش کی جو حالت
 رہتی ہے ویسے ہی اس کی بھی اسی وقت تک جیو چلا رہے گی۔
اعتراض۔ جب بھوگتا ہے کا بھرم اور اگیان ہی نہ رہا۔ تو گیانی کو بھوگوں کی پراپتی
 کسے بنے گی؟

جواب۔ رہتی میں عذاب کے بھرم سے بچدش کا پتا ہے۔ یہ اکیان آہستہ آہستہ
 دور ہوتا ہے۔ سو یہ ہی مندا نہ دھکا رہی آہستہ آہستہ جاتا ہے۔ اس کے جاتے جاتے پرش
 ویسے ہی پرا بھد کرم کے بھوگ بھوگتا رہتا ہے۔ جیسے پانپ کے خوف دور کرنے
 کی اس میں سو بھا دک اچھیا ہوتی ہے۔
اعتراض۔ برہمہ گیان سے بڑھی کے اوسے ہوتے ہی منشیہ روتنا کا خیال تو چلا
 ہی جاتے گا۔ اور ساکھ ہی تو گیان کا بھی تو اچھا دھو جائے گا۔

شریر میں ہیں۔ اسٹھولن۔ سوکشم۔ اور کارن۔ اور ان کے تین دوش ہیں۔ شھولن شریر
 کا دوش روک اور شاریر کے خراج ہیں۔ سوکشم شریر کے دوش کام کر دھ دھیر میں
 کارن شریر کا دوش اویان ہے۔ چھاندوک۔ ایشند میں کھٹا آتی ہے۔ ایدر برہما جی کے
 پاس جا کر کہے گا۔ کرکھوا شو شیتی میں پرش ایسے آپ کو میں جانتا۔ جیسے جاگرت اور کھا
 کو جانتا ہے۔ اور مرگہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ تین تاپ میں شریروں کے سبج
 سو بھاوک ہیں۔ یہ شریر سے دور نہیں ہوتے۔ جیسے کپڑے سے سوت دور نہیں ہوتا
 اچھا س میں دراصل تاپ میں ہے۔ اس میں آگ کا پرکاش رہتا ہے۔ کیونکہ یہ اس
 اور پر ہی محب ہوتا ہے۔ اور با ناک کی طرح کھینے اور بہنے اور پتی بہنے کی اصلیت سمجھ
 لینے سے دوریت بھاء و جو کہتی ہے کسی دن و چار سے چلا جاتا ہے۔
 اعتراف۔ اگر چہ اچھا س میں تاپ نہیں ہے تو اس بھول کو سمجھا کیا ہے؟
 جواب۔ تاپ کے اچھا ہو جانے سے چہ اچھا س شریر کو رکھتا ہوا اساکشی کے
 سستہ ناکے ساتھ ایسا کی کلپنا کرتا ہے۔ اور ان سب کو کہتی مان کہ مشنہ شتی رہتا ہے۔
 اور کچھ کرتا ہے۔ کہ میں ناحق تاپ کی کلپنا میں پڑا ہوا تھا۔ اور بھرم میں تھا۔ یہ تو سمجھا
 تھے۔ صرف کلپنا ہی سے سست برتت ہوتے تھے۔ پھر اتنی ہی تاویل کا کارن تھی۔
 جیسے کلپنا اور پھر اتنی سے رہتی میں سائب پر برتت ہوگا نا تھا۔ تب وہ ساکتی کے
 شرن میں چلا جاتا ہے۔ اور تاپ و غیرہ سے بھٹکا رہا جاتا ہے۔ جو بھرم ہا رہی تھے
 اے ان کے دور کرنے کے لئے انکا ستان اور جہت مت نکالنا تھا اب جبکہ انہوں نے
 شہد ہو گیا۔ تو ہی ان جانتے۔ اور نادانم بھرم کو دور کرنے کے ستار کے ایدر جاں کو
 دیکھ دیکھ کر ایسی ماقی آتا ہے۔ اور پھر ورتی راج ملک کی اس کا اچھا نہیں ہوتی۔
 اور اس کا رہنا ویسا ہی رہتا ہے جیسا کہ عہد اور پور راج راجا کا ہمارا۔ مشیر اور ساکھی
 مان رہا ہے۔

اعتراض - اس بات سے تو شرعی اور پرانوں میں بڑا جھگڑا ہو گا۔
 جواب - اس میں بھید کی کوئی بات نہیں ہے۔ کوہٹے پر چڑھنے کے لئے
 سیڑھیوں کا ہونا لازمی ہے۔ جیوں جیوں میں زلزل ہوتا چلیکا تیریں یوں یوں بڑھتا
 چلے گا اور جاگرت بھی سوین کی طرح پر تیت ہونے لگیگا اور دیا کر کے۔ اور آنکھوں
 و زبانی کے جوت دینے سے من سب سے ہٹ کر اپنی ذات کے انھیں کی طرف لگیگا۔ اور
 تب جنم کرن سے جھٹکا مارا ہو جائے گا اور وہ سوئے شخص پر آگاہ کا وراثت۔ اویا کرت ہے کہ
 وغیرہ کے وچار سے مقابلہ اور مشاہدہ کر دیکھائے گا اتنا ہی مطلب ہے تاکہ سب اوستھاوں
 اور پوچھوں کا متھیا رہیپ سمجھ میں آجائے۔

اعتراض - اگر میں چاہیوں کہ بھوکنا قبول کر لوں۔ تو پھر آپ نے یہ سب جو
 کچن کسے میں۔ ان کی کامتائیوں ہو۔ ان کا پہلی باتوں کے ساتھ رو دھ ہو گا۔
 جواب - بھوکنا خیال بالکل غلط ہے۔ شرعی کی غرض صرف یہ ہے کہ سستیہ
 بھوکنا کوئی بھی نہیں ہے۔ چاہیوں چاہیوں متھیا ہے۔ اور اس کے است گروپ کے
 سمجھ لینے ہی سے درشتا۔ درشن۔ درتیم یعنی ناظر۔ نظر۔ اور منتظر کی ترقی (مثبت)
 کا اچھا ہو جائے گا۔ اور چاہیوں کے اچھاو سے چیتن وہ شیش رہ جائیگا۔

اعتراض - پھر متھیا چاہیوں کو آپ ثابت کیا کر گئے؟
 جواب - کچھ نہیں۔ اس کو ثابت کون کرنا ہے اچھا بھاس جب اپنے آپ
 کو تسخیر سے چیتن سمجھ کر متھیا پر تیت کرنے لگتا ہے۔ تب خود بخود بھوکوں کی اچھا علی
 جاتی ہے۔ رنگی کو روگ کے نشے کر لینے سے بیاہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ ویسے ہی
 گمان کی دشا میں بھوکنا ہے کی اچھا نہیں رہتی۔ بلکہ پرارہہ کو بھوکنا ہوا بھی نہ بھوکنا
 ہے۔ کہ ابھی کہ ہم کا پھل بالکل بھوکنا نہیں گیا اور چاہے وہ کچھ دنوں بھوکنا ہی کیوں
 نہ رہے۔ مگر اس کو اب بھوکنا ہے کی ششکا نہیں رہتی۔ اور تین تاپ دکر ہوتے جاتے ہیں

کرائے ہوئے سب سے پیچھے کیوں گئے ہیں۔ کہ پراتوں کے ساتھ رہتے ہوئے بھی پریش
اسک ہے۔ شیوں کے درمیان ایک مرتبہ یہ سوال ہوا: دیہ اندریاں۔ پران۔ من
پرستی۔ گوشہ میں سے کون آتا ہے جس کی آپاسا کی جائے! مشکوک شیوں سے
پہلے آپادھنی تہمت آتما کا بیان کر کے سب کے بعد یہ جواب دیا۔ کہ چچین ماترندوب ہی آتما
ہے۔ اس میں ہوا سے بھی گوشہ چپن ہی آتما ماننا ثابت ہو گیا ہے۔ اور تم محض اپنے بھرم
سے متھیاروپ کو بھوگتا مان کر بھڑکتی میں پڑے ہو۔ مٹی یا توڑ چیا ہی ہے۔ وہ سب
کیسے ہو گا!

اعتراض۔ ورہا ایک آپ ندر میں پھر کیوں آتما کو پیارا بنا کر اس کے بھوگ کی
مثبتہ کا بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً اسے نیتری! شوہر لڑکا۔ ستری۔ کجیت۔ ایشور۔ دیہ۔
ان میں سے کوئی بھی اپنی خاص حیثیت کے لحاظ سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب آتما
کی درستی ہی سے پیارے پریت ہو رہے ہیں؟

جواب۔ بغیر تمام باتوں کے سمجھائے ہوئے آتیا نیوں کو شیش روپ آتما کا بودھ
انجو اور گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے شرقتی نے یہ سب باتیں بتائی ہیں۔ اس کا مطلب
آتما کو بھوگتا ثابت کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کا صرف شیش (باقی) روپ کھانے
کا ہے۔

اعتراض۔ پھر شرقتی نے ناحق ہی آتما کا بھوگتا روپ دکھایا؟
جواب۔ اس کا مطلب صرف اتنا ہی تھا۔ کہ بھوگ خود شیش نہیں ہے۔ صرف
آتما ہی مست ہے۔ بھوگ سے پریت ذکر۔ اگیا رات دن اسی کی جاہ میں پڑے رہتے
ہیں۔ پہلے ان کو بھوگوں سے ہٹانے کے لئے ایشور کی آپاسا بتائی گئی ہے۔ پھر چاکا ایشور
خود ایک طرح پر بھوگ روپ ہے۔ آپاسا کی دیہ صفا سے اہتہ کرن صاف ہو گا۔ آپ اتم روپ
اور سچ روپ کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا۔

جواب میں نے کہی کہ وہ تو دیت کے اچھا کو اور آدمی اتم گیان کو مان رکھی ہے۔ اس نظریے کو تو وہ کہتے ہیں کہ آدمی میں بھی ادھاری برہم گیان ہوتا ہے۔
 اعتراض میں اس چھوٹے کے بھی چھوٹے میں میں کہتے ہیں کہ اتم گیان ہی تو وہ ہے وہ تو مانا ہوا ہے۔

جواب میں نے کہی کہ یہ سچ ہے۔ پھر جبکہ ایسی بات کا بھی نہیں رہا۔
 اعتراض میں نے کہی کہ اتم گیان ہی کو برہم وہ تو کہتا ہوں۔ ہاں یہ مانا ہوا ہے کہ چھوٹے من کو اتم گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے یوگ کی مدد سے جیت کی ورتی کا زور دھ کر ناپا ہے۔
 جواب میں نے کہی کہ ایسا ہی کہو۔ مگر اس قدر تو تم سمجھ گئے ہو کہ جیت کے مٹھا جانے ہی سے تم کو اس قسم کا خیال پیدا ہوا ہے۔ ورنہ پھر برہم گیان کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور اور اسی خیال سے میں تم کو بار بار جیت کے مٹھا کر دے کا نسخہ دلاتا رہتا ہوں۔ یہ شرتی کہتی ہے کہ "اچھن" کیا اچھا ہے اور گیانی اسی وجہ سے جیت کو اچھا نہیں کہتے۔
 اعتراض میں نے کہی کہ جو کہ آپ نے یہ بھی تو کہا ہے کہ "گیانی اچھا کرتا ہے اچھا گیانی کی طرح اچھا نہیں کرتا۔"

جواب میں نے کہی کہ میں کوئی پروہ نہیں ہے۔ شرتی کہتا ہے کہ "گیانی میں راک دو نہیں نہیں ہوتا۔" یہ وہی ہے اتم گیان کے چھوٹے میں۔ شرتی جیت جو راک دو نہیں ہے۔ اُس کو گیان نہیں ہوتا۔ جس درخت کی جڑ میں آگ ہے وہ ہلا نہیں ہوتا۔ یہ شرتیوں کے کہنے کا مطلب ہے۔ اور اسی کے جان لینے سے کہتی ہو جاتی ہے۔ اور شرتی یہ بھی کہتی ہے کہ "کاسیہ کا نام ہے" "کس سے کاسیہ پیدا ہو گیا گیانی اتم گیانی" اس کا نسخہ کر لیتا ہے۔

ساتواں پرکرن تری ویت
 چھوٹے

اعتراف میں۔ جبنا بھوگنا ہوا۔ تو پھر بھوگنا کو ست کیوں نہیں دیتے؟
 جواب۔ بھوگنا باتیں جتنیہ تا نہیں ہے۔ اور پر کی مثال اس کے لئے کافی ہے۔
 اعتراف میں۔ جتنیہ پانچ بھوگنا جتنیہ جاتے ہیں۔ اس کی کوئی مثال دیکھئے؟
 جواب۔ تم روز سو من دیکھتے ہو۔ یہ بھوگنا ہی تو ہے۔ اور کیا زیادہ چاہتے ہو۔
 جیسے چاہتے پر سو من جانا دیتا ہے۔ ویسی برہمہ دیا سے جگت کا متھیا سروپ سمجھ میں
 آجاتا ہے۔

اعتراف میں۔ پھر برہمہ دیا سے جگت ہی کا من کیوں نہیں کر دیتے؟
 جواب۔ برہمہ دیا کا کام صرف متھیا روپ جانا ہے۔ ناش کرنا نہیں ہے۔
 اعتراف میں۔ مگر شرتی کہتی ہے کہ سانا جگت گیانی کی نظر میں آتم سروپ بن جاتا
 ہے۔ اور دویت روپ کا ناش ہو جاتا ہے۔

جواب۔ سنو۔ دیاس جی یوں کہتے ہیں۔ شو شپتی اور دویت گت آستھا میں کسی
 اندری کے دوارا دلے کی پریت نہیں ہوتی۔ یہی ان کا مطلب ہے۔ ورنہ اگر یاگیہ و لکھنوی
 کو دویت نظر نہ آتا۔ اور وہ ان کو دیکھتے ہوتے۔ تو پھر کتن کس کا اور کس طرح کرتے؟
 اعتراف میں۔ یاگیہ و لکھنوی وغیرہ رشیوں کو اپروکش گیان صرف نروک لپ سماجی
 میں ہوا۔ وہاں بیشک دویت نہیں ہے۔ جب تک دویت ہے۔ تہہ تک اپروکش
 گیان کیسا؟

جواب۔ اگر تم دویت کے نہ پریت ہوتے ہی کو اپروکش گیان کہتے ہو تو شو شپتی
 میں دویت کا اچھا ہونا ہے۔ کما سی کو برہمہ دیا کما

اعتراف میں۔ میں صرف دویت کی پریت کے لکھا کو برہمہ دیا نہیں کہتا۔ بلکہ میں
 اس کے ساتھ آتم گیان کو بھی بلاتا ہوں۔ شو شپتی میں آتم گیان نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ
 برہمہ دیا نہیں ہے۔

برودھی ہے۔ یہ تم جانتے ہو؟

اعتراض۔ یہ سچ ہے۔ مگر دوشوں کے دیکھنے سے گئیانیوں میں بھی عادتاً وہ سرایت کر جائیں گے۔ تب تو پوشے کی اچھا پیدا ہوگی؟

جواب۔ نہیں۔ گئیانی اس جگت کو مداری کا کھیل اور سترپن کا تماشہ نشے کر چکا ہے؟

اعتراض۔ اے رجال اور سون چاہے جھوٹ ہوں۔ مگر گئیانی میں بھوگ کا ابھار تو نہیں ہے؟

جواب۔ وچار سے خود بخود ان کی جڑ کنور ہوتی جائے گی۔ اور اگیان کے چلے جانے سے راگ دولیس نہ ہوگا؟

اعتراض۔ جگت کے تھیار پتلا کے گیان اور پرار بدھ کے بھوگوں میں برود ہے۔ کیونکہ کرم تو جگت کو ست روپ دکھاتا ہے۔ اس وجہ سے پرار بدھ کرم کا صرف بھوگ ہی سہہ نہیں ہوتا؟

جواب۔ یہاں ان میں کوئی برودہ نہیں ہے۔ گئیانی کو سکھ دھ کے بھوگوں کا ابھار ہو گیا ہے۔ اُس نے جگت کو بھیا نشے کر لیا ہے۔ اس لئے بھوگ لینے سے پھر آگے

گئے لئے سکھ دھ کا ابھار ہو جائے گا۔ زبان اور ناک ایک جگہ نہ رہیں برودھی نہیں ہیں۔ زبان رس کو لیتی ہے۔ مگر بھوگوں نہیں لیتی۔ اس طرح سمجھ لو؟

اعتراض۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ کہ تھیار پتلا کا گیان سکھ دھ کے بھوگ کو دور کر دیتا ہے؟

جواب۔ اس کا ثبوت اے رجال کا کھیل ہے۔ مداری نے گئیانی کو تماشہ کی اشرفی دی۔ وہ اُس کے مود میں پھنس گیا۔ مگر گئیانی جانتا تھا کہ یہ تھیار ہے اس لئے اُس کو مودہ نہیں ہوا۔ بھوگنے کو تو دونوں نے بھوگنا؟

اپنی اچھا نہیں ہے۔ ان اچھا پرار بدہ وہ ہے۔ جس میں نہ اپنی اچھا نہ برائی اچھا
شامل ہے۔ جو پریش و شیوں کو نہ تیارے گا۔ وہ آگے کے لئے بھی پرار بدہ کہہ کرے
اچھا پیدا کرنا چاہیگا۔

اعتراض۔ اگر گیانی میں بھی اچھا مانو گے تو شرعی سے پرودہ ہوگا۔
جواب۔ شرعی میں اچھا کا یہ مطلب نہیں لیا گیا۔ اور نہ یہ میری کہنے کی
غرض ہے۔ میں تم کو تینوں پرار بدہ دکھا کر یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ تلج تو دیکھ رہے ہو
گیا۔ ابھی اس کی صورت باقی ہے۔ مگر وہ پھر دانہ پیدا کر سکیگا۔ اسی طرح گیانی اچھا
وائے پرار بدہ کو بھوک کر دیکھ کر دیتے ہیں۔ پھر جنم کی اچھا ان میں نہیں رہتی۔
گیانیوں کا حال اس کے برعکس ہے۔

اعتراض۔ پھر گیانی میں کسی قسم کی بھی اچھا نہ مانی جاوے۔ کیونکہ اچھا کا
پھل تو ضرور ہی ہوگا۔

جواب۔ اول تو میں نے تم کو اچھا کی صورتیں دکھادیں۔ اچھا والا پرار بدہ
صرف گیانیوں میں (۱)۔ پیت۔ (۲)۔ بھرنش۔ (۳)۔ کرو دھ۔ (۴)۔ کام۔ ان کی
بھرائی کی وجہ سے پیدا کرے گا۔ گیانیوں کو یہ صرف پھل دیکر رہے گا۔ کیونکہ
پرار بدہ کہہ کر سو بچھا و پھل دینے کا ہے۔ اچھا پیدا کرنے کا نہیں ہے۔ ولین (لٹ)
گیانیوں میں ہوتی ہے۔

اعتراض۔ پھر ولین (لٹ) کس سے پیدا ہوتا ہے؟

جواب۔ یہ بھرم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گیانیوں میں بڑھتا ہے۔ گیانیوں
میں نہیں۔

اعتراض۔ اس کا ثبوت کیا ہے؟

جواب۔ گیانی کا ارشاد ہے۔ اور وہ ٹوٹی ہوتا ہے۔ جو یک بھرم کا

بھی بھوک کی اچھیا ہوتی ہے +
 جواب :- دیشیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی ان کی اچھیا اٹھا کرتی ہے۔ مگر
 پرار بدھ کے کرم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱)۔ ایک اچھا روپ۔ (۲)۔ دوسرا
 ان اچھا روپ۔ (۳)۔ تیسرا پر اچھا روپ۔ مریض بننے پر بھی بد پرہیزی کرتا
 ہے۔ یہ سوا اچھا پرار بدھ ہے۔ چوری۔ شہوت وغیرہ سب اسی میں آجاتے ہیں
 گیتا میں بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! جس کا جیسا پرار بدھ ہوتا ہے۔ ویسے ہی
 پرانیوں کی پرورتی ہوتی ہے۔ اس کا روکنا بہت مشکل ہے۔ م۔ رام چندر۔
 اور یو دھشٹر اسی کے سبب سے دیکھ میں پڑے تھے۔ ان کو ایشور بھی دور نہیں
 کر سکتا +

اعتراف :- پھر ایشور کا ماننا ہی فضول ہے +

جواب :- اس سے ایشور کے ماننے میں کیا نقص آتا ہے! یہ پرار بدھ خود
 ایشور کا قانون ہے۔ کوئی اپنے ہی حکم کے کیوں برخلاف کام کرے +
 سوال :- ان اچھا روپ پرار بدھ کیا ہے +

جواب :- جو دوسروں کی پریرتا کی وجہ سے کیا جائے وہ ان اچھا پرار بدھ
 ہے۔ جیسے سپاہی اپنے افسر کا حکم بجالاتا ہے۔ اس کی پرورتی کام سے ہوتی ہے
 جو کا منا روپ ہے۔ کسی نے دس روپے کسی سے مانگے۔ اس نے نہیں دیئے
 نہ دینے پر کر دیا گیا۔ یہ کام اس لئے کر دیا روپ ہوا۔ کہ روپ کی جڑ جو گن میں ہے
 اور بغیر اس کے سنشت کئے ہوئے ترقی نہیں ہوتی۔ اور پاپ پیدا ہوتے ہیں۔
 ایسا کام ان اچھیا پرار بدھ کہنا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! اپنے پرار بدھ
 کرم کی وجہ سے ایک فی وجہ سے جو پرانی اچھیا کریگا وہ اچھا برار بدھ ہے۔ دوسرے
 کی اچھا مثلاً کسی کی شادی کی غرض سے عرج اور برادری کا اکٹھا ہونا پر اچھا ہے۔

کا کچھ نہیں بتاتا۔ کیونکہ گیانی میں بھرا نہتی نہیں رہتی۔ گیانی بویک والا ہوتا ہے
تم کو اس میں پناہ ہے۔ لکھ پر تہیت ہو مگر اس نے تو سنا رکھا تھا کہ گیانی کو رکھا ہے۔
اعتراف۔ کیسے کہا جائے کہ یہ تیز گار پوتا بویک سے پیدا ہوا ہے
مگر یہ وہ بویک سے ہوا۔

جواب۔ یہ کاما کی غور ترقی کا کارن ہے۔ اس وجہ سے بویک سے پیدا
ہوا گیا ہے۔

اعتراف۔ بویکی اور ابوبہ کی دونوں ہی کو بھوک لینے سے ترقی ہوتی ہے
پھر کیسے کہا جائے کہ ترقی بویک سے ہوتی ہے؟

جواب۔ بھوک ترقی کا کارن نہیں ہے۔ شرتی ہوتی ہے۔ دوشے بھوک سے
تحت کی ترقی بھی نہیں ہوتی۔ آگ میں جتنی آہوتی ڈالتے جاؤ گے اتنا ہی وہ بھڑکیلی
شانت ہوگی۔ ترقی شانتی نہیں ہے۔ شانتی صرف بویک سے آتی ہے۔

اعتراف۔ من کا سو بھاد کا منا کرنے ہی کا ہے۔ وہ ویرت ہو کیسے سکتا ہے؟

جواب۔ یہ قصا سن کرنے سے یہ من ایک طرح پر قید ہو جاتا ہے۔ اور پھر کاما کو
نہیں اٹھاتا۔ اور تہ تہت ہو جاتا ہے۔ کسی لالچی راجہ کو قید کر لینے کے بعد اگر
چھٹکارا دیکر ایک کانوں بھی دیدیا جائے۔ تو وہ تہت ہو جائے گا۔ جہنگ قید میں نہ
آئے گا بیشک۔ وہ چوس کو بڑھاتا ہی رہیگا۔ من راجہ ہے۔ بویک بویکی دوسرا راجہ تھا
کے قید خانہ میں اس کو قید کر لیتا ہے۔ اور قید میں آئے سبب اسکی ترقی تھوڑے ہی میں ہوتی
ہے۔

چھٹا پرچھید

پر راہ کرم

اعتراف۔ مگر پہلے آپ خود ہی کہہ چکے ہیں کہ پر راہ کرم کے بس ہو کر گیانی کو

اصلی مطلب یہ ہے۔ دورِ رُخسہ پر کیش گیان والا پرش جگت کو متھیا چاٹتا ہے۔ اس وجہ سے کامنا سے خالی ہو جاتا ہے۔ اور جگت اور جگت کے کامنا کے ابھاد ہونے سے تاپوں کا ابھاد ہو جاتا ہے۔ جیسے تیل کے ابھاد سے ایک زروان (بچھنا) ہو جاتا ہے۔

اعتراض۔ کامنا کے رشتے کے ابھاد سے کامنا کا ابھاد ہو جاتا ہے۔ اس کی کس طرح تھاقیقین ہو؟

جواب۔ باز گیر شعبہ ہائے کاذر جال کے کرتب سے شہر بنایا۔ اور اس میں سب کچھ آدمی۔ گھوڑے۔ گاڑی۔ سامان وغیرہ نظر آتے ہیں۔ دیکھنے والا ان سب کو متھیا جان کر ان میں سے کسی کے ساتھ پریت نہیں کرتا۔ اور دیکھنے کے ساتھ ہی نکلے عیب کو جان کر ان کا تیاگ بنا رہتا ہے۔ اسی طرح جب وشویوں کے متھیا جان کی پریت ہو جاتی ہے تو خود بخود ان کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ تم جانتے ہو۔ دھن کی اچھیا کرنے سے محنت کرنا۔ سفر میں جانا۔ اور دھن پائے پر چور۔ حاکم۔ راجہ۔ اور رشتہ داروں کا خوف بگاڑ رہتا ہے۔ خرچ کرتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ اس سے کتنا دکھ ہو رہا ہے۔ ستری کی محنت سے کتنے اُتیات پختے ہیں۔ اس طرح کے دوش جب سمجھ میں آجائے ہیں تو ایک بڑھ جاتا ہے۔ اور ان کی اچھیا کا تیاگ ہو جاتا ہے۔ دلی بد القیاس ہو۔

اعتراض۔ مگر پرار بدھ کی وجہ سے گیان دان کو بھی بھوکوں کی اچھا ہوتی ہے۔

جواب۔ اچھا ہوا کرتے مگر وہ گیانی کی طرح دکھی نہیں ہوتا۔ اور وہ رشتے کو بھوکتا ہو بھی اس میں لپٹ نہیں ہوتا۔

اعتراض۔ اگر گیانی کو بھی دکھ ہو رہا ہے تو گیان پھیل ہی ہوا؟

جواب۔ گیانی کو بھوکوں کی طرف سے دیراگ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو غصا

اعتراف - اب مجھے کو بھی ڈر ہے اور کس کی پراپتی ہے۔
 جواب - اب نہ پھر تم جو بڑا بڑا کرو۔ جو چاہو وہ کر دو۔ کھیتی - بیوپار سب کرو۔
 اعتراف - تو دینا تو سنا کر اسار جانتا ہے پھر وہ بیوپار کیوں کر ہے؟
 جواب - پھر بڑھ کر کم کے بڑھ گئے کے لئے تاکہ اس کا پورا پورا ناش ہو جائے۔
 اعتراف - اگر پورا بڑھ کر کم اٹا پر بل ہے۔ تو اس کے پس کرنے سے بھی
 جواب - تو دینا کو اتنی پر سنگ کی شکایتیں نہ کرنی چاہئیں۔ پورا بڑھ کر کم ہی
 اعتراف - مگر پراپت کے پس میں آنے سے بھی تشویش میں اتنی بڑھ چکا ہوگا۔
 جواب - پراپت سے اتنی پر سنگ ہو کرے۔ پراپت کا دہر کرنا حاصل ہے۔
 اعتراف - تب تو گیانی اور لگیا فی ایک ہی ہو گئے۔
 جواب - ایک جیسے نہیں ہوتے۔ گیانی کو سمجھ رہے۔ لگیا فی کو سمجھ نہیں ہے۔
 اس کو کہہ اور اس کو سمجھ دھیرج رہی۔ دو آدمی راہ پر پہلے جا رہے ہیں۔ ایک کو
 راہ کا گیانی ہے وہ سترے کو نہیں ہے۔ محنت تو دونوں ہی کو ہوگی۔ مگر اس میں بھی
 اور اس میں متبردارا متفقاں ہوگا۔ وہ سب سے راہ کو چھتا پھرتے گا۔ اس کو ضرورت نہ
 رہے گی۔ ہم نے جو رہا رہا ایک اپ نشہ کی تشرنی کے پہلے آدھے حصہ کا بیان کیا تھا
 اب اس کا دواحد پھر مبالغہ شدہ جب پڑی بیچارہ آتم سا کشا کار کو پراپت ہو رہے
 تب اس کو جگت میں مست پڑھی نہیں رہتی۔ اسے کچھلے آدھے حصہ کا مطلب سنو
 پراپت اور کس آتم سا کشا کار کو پراپت ہو کر پڑی بیچارہ کی راجھا نہیں رکھتا۔ اور نہ
 کا مٹا کے پس ہو کر مایہ پڑا ہے۔ یعنی وہ کا اجمالی دہر ہو جاتا ہے۔ اس آدھے مشترکا

شک شہنا تے ہوتا ہے۔ اور جگت کو منت جانتا ہی رو پرست ہے۔
اعتراف۔ بدت ویزجک متو کے بچوں جانے سے وشے کا سنگار جانا ہے
 اور رو پرست ہو جاتا ہے۔

جواب۔ ماں اگر دیر تک بھوسے کیوں؟
اعتراف۔ جب بھوجن کے بعد متو کا سمن ہو جاتا ہے۔ تو پھر نیا رشتہ کے
 پڑھنے سے کیوں نہ ہوگا۔

جواب۔ نیا رشتہ پڑھنے والے کو متو کے سمن کا منق نہیں پتا۔ وہ دیرت
 میں پھنسا تا ہے۔ دھوپ اور چھانہ جیسا حال ہو جاتا ہے۔ ویدانتی اور سیدھا شتی کو
 نیا اور کاوتید وغیرہ کا تیاگ کر دینا ہی ضروری ہے۔ مگر تک اپ نشد کنتی ہے۔ برہم
 روجہ جو آتا ہے اس کو جانو۔ اور انا تم کھن کھن کے واسے کاوتید۔ ویا کرن وغیرہ کو چھوڑ
 پر ہمہ گیان ہی موکش کا سادھن ہے۔ ورنہ سنسار ساگر میں ڈوب مرے گے۔ برہمات میں
 پل اندی کے پا جانے کا سادھن ہے۔ اس کے چھوڑ دیسے سے پار کیسے پھونکے۔ ورنہ
 آریک اپ نشد کنتی ہے۔ انا تمار تھ کے جانے والے شبد کو برہت نہ پڑھو۔ اور نہ اس کا
 سمن کرو۔ نہیں تو بانی اور سن تھک پائیں گے۔

اعتراف۔ جب ہم بھوجن کو نہیں تیاگتے تو ان کو کیوں تیاگیں؟
جواب۔ بھوجن کے تیاگ سے حزن کا در ہے۔ دوسرے شاستروں کے تیاگے
 کوئی ممتا نہیں۔

اعتراف۔ دوسرے شاستر اگر تو جیسا اس کے بروہی میں تو گیان وان علاج
 وغیرہ کا کام کیوں کرتے ہیں؟
جواب۔ جنگ وغیرہ جاؤں کو ایر وکش گیان پراپت کتا۔ ان کو پوشیدہ کا
 خوف نہیں تھا۔

گرمین کا روکنا آسان نہیں ہے۔ یہ نہ ہر جہہ ایسی اس سے آپ کوک پاسے گا۔ اس کا کوئی کو
 نرم نہیں ہے۔ اس اور طرح پر پاسے اس کے لئے یہ تم مقرر ہو۔ جب ہر جہہ کی اچھیا ہو
 تو من کرے۔ جب جی میں آوے اس کا کھن کرے۔ چھن کی اچھیا پر چھن کرے۔
 اور جیسے میں تاشے کے دیکھنے سے یوں ہی چت پر تن اور ایک گر ہو جاتا ہے۔ ویسے
 ہر جہہ ایسی اس سے من ایک گر ہو جائے گا۔ موافق کھیتوں کے ساتھ دھار کھلا دارتا۔
 وغیرہ کی اچھا ہونے پر ان سے تعلق رکھتے +

اختصار میں۔ مگر کھن کرنے سے ایک پر تا (یعنی وسائیت) میں فرق جو آ
 جائے گا۔

جواب۔ آتا چھن روپ ہے۔ دیہ روپ نہیں ہے۔ اور جگت بھی ہے
 مت نہیں ہے۔ اس لئے ایک پر تا میں فرق نہیں آتا۔ یہ بات اس سے ثابت ہے۔
 اختصار میں۔ اگر اتنا میں وغیرہ کی سند قبول کیجے گا تو کھیتی۔ بیو ہار۔ نوکری
 کا ویہ۔ کوئی۔ دیا کرن۔ نیا۔ دیا نیا۔ یا کھیتی وغیرہ کے مطالعہ کو بھی وکشیپ کے
 کارن نہ ہونا چاہئے؟

جواب۔ ان سے بڑھی چھل ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ تھوکی یا نہیں دلاتے +
 اختصار میں۔ اگر ان سے تھوکی یا دد مانی نہیں ہوتی۔ تو بھو جن وغیرہ سے بھی
 تو تھو کا سمن میں ہوتا۔ اس کو بھی تیاگ دینا چاہئے؟

جواب۔ بھو جن کی پرورتی اہنیت ویشپ کا کارن نہیں بنتی۔ اس وقت تھو کا
 بھول جانا ممکن ہے۔ مگر تھو کا سمن بھی ملید ہی ہو جاتا ہے +

اختصار میں۔ بھو جن کے وقت تھو کا بھول جانا تو ممکن ہے۔ ہندھاسن کیسے
 ہوگا امن دس میں تو نہیں ہے؟

جواب۔ سچ ہے۔ تھو بھول جاتا ہے۔ گرا تھو نہیں ہوتا۔ اترتھو دیر سے یعنی

کے تیر پر لوک کے واسطے ہی ہیں۔ کھانے والا یہ تو نہیں کرتا کہ صرف مقررہ تعداد کے لئے منہ میں ڈالے اجنبی غذا سے میری ہوا اتنا کھالے اس کے لئے کوئی کیا قاعدہ لکھتے ہیں؟ منتر سیدھی وغیرہ کے لئے قاعدہ کی پابندی لازمی ہے۔
 اعتراض۔ بھوک دکھ ہے۔ اس کی دوا بھوجن ہے۔ مگر رویت بھادونا میں کیا دکھ ہے۔ پھر اس کے دور کرنے کے واسطے برہمہ اچھیا س کا سادھن کیا؟ اس کا اس کا بھل پر لوک میں ہوتا ہے تو پھر نیم کا بھی ہونا ضروری ہے۔

جواب۔ رویت بھادونا بھوک کی طرح پریشیش دکھ ہے اس کے دفعہ کا علاج اس وجہ سے ضروری ہے۔

اعتراض۔ یا۔ آپ کا کہنا کسی حد تک صحیح ہو کر چت کی ایک گزتا کے لئے تو نیم چاہئے۔

جواب۔ برہمہ اچھیا س خود ایک گزتا روپ ہے۔ اپنے آپ کے واسطے نیم کی پابندی لازمی نہیں ہے۔

اعتراض۔ دھیان (تصور) اور دھے (مقصود تصور) کیلئے تو نیم ہوگا۔

جواب۔ جیسے ایک بوتل سے دوسری بوتل میں تیل ڈالا جائے تو اس کی دھار جو ہوگی دھیان کا روپ ویسا ہی ہوگا۔ من بچل ہے۔ وہ اور طرف چلا جاتا ہے۔ اس کے روکنے کے لئے روک بھام کی ضرورت ہے۔ اس کو کسی مرکز پر قائم کر رکھو گیتا میں بھکوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! من بڑا بچل ہے۔ یہ دھیان کو متحد کرے گا تار ہتا ہے اور پرس و باگل ہو جاتا ہے۔ جیسے تنہائی دہی کو گڑا کر دیتی ہے۔ اور یہ من بڑا بچل والا ہے۔ اس کا بزدلہ مشکل سے ہوتا ہے۔ اور جیسے شہد کی مٹی کو شہد سے اڑانا مشکل ہے ویسے ہی دھے بھوک سے اس من کو بھٹانا مشکل ہے۔ دھشت جی کا بچن ہے اسے رام! سمندر کا پی جانا اور سومیر رویت کا اکیلا ناما اور اتنی جاکھا لینا آسان ہے

اچھن ہو کر لیدر چھن کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چھت کو چھن میں لگا دے تو اس
 ڈکڑن اس کی بھاونا کو دور کرے اور وکٹن کو دور رکھ کر دیکھا ہوں گا۔ اور بڈا رینک پ تشہ
 کی ترقی بھی ایسا ہی کتنی ہے۔ یہ سب لکھن پریت بھاونا کے ناش کے واسطے ہی
 ہے۔

اعتراض۔ وہ کہے کے اٹھا جانے اور جگت کو خستہ ماننے میں اور پریت بھاونا
 کے ہوتی ہے۔

جواب۔ کسی چیز کے اصل روپ کو نہ جانتا اور اس کو دوسرے روپ سے
 ماننا اور پریت بھاونا کہلاتی ہے۔ سبھی کو سبھی نہ جانتا۔ اور اس کو پانڈت جی ماننا اس کی
 ایک مثال ہے۔ مال باپ کو دشمن سمجھنا دوسری مثال ہے۔ آتما وہید سے بھٹن سے
 جگت است ہے۔ وہ کہ کو آتما اور جگت کو ست ماننا اور پریت بھاونا ہے۔ یہ تینوں کے بھا
 ہونے سے دور ہوئی ہے۔ مثلاً بھان وچار سے ہوتا ہے۔

اعتراض۔ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی قاعدہ مقرر ہے۔ کیا اس پرچا کا کوئی
 مقرر قاعدہ نہیں ہے۔

جواب۔ اس کے لئے کیا قاعدہ ہو سکتا ہے۔ دیو پوجا۔ گائتری جاپ وغیرہ
 کا پھل جرنے کے بعد ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کے واسطے نیم اور قاعدہ مقرر ہے۔ وچار
 کا پھل تو تین کال یعنی اسی وقت ہو جاتا ہے کہ اس کے دور کرنے کے لئے کیا قاعدہ ہوتا
 ہے۔ جن طرح چاہو کھانا کھا لو اور لیں۔

اعتراض۔ مگر شرٹی تو بھجن وغیرہ کا بھی نیم مقرر کرتی ہیں۔ مثلاً پورب کی طرف
 جھنے کر کے کھانا کھائے۔ کسی کوئی کی نگاہ کھانے جھنے پرستہ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ہر
 اکیس میں کہ بھی کوئی قاعدہ ضرور ہونا چاہئے۔

جواب۔ بھجن کھانے کا پھل اگر آج ہوگی، اسی وقت مقرر ہے۔ شرٹی سمرتی

چھا کر لوگ آپ لیکھ برہمہ کو مت روپا کہتی ہے۔ کہیں شوک کی پورتنی کا پچن ہے
 کہیں پاپن کے دور پچنے کا کھن ہے۔ کہیں کر م کے پھلوں کا بھید برن کیا ہے
 کہیں برہمہ کا (ظاہر) بھید در سایا ہے۔ شرون کہتے رہنے سے ان مت کا ناش
 ہو جاتا ہے۔ شرون کرنے سے سچا لکھ سمجھ میں آتا ہے۔ اور مت چت راند کا (ظاہر)
 بھید دور ہو جاتا ہے۔ شاریرک بھاشید میں شکر چاریہ جی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ من
 کرتے رہنے سے شکاروں کے جاتے رہنے سے چت میں اور بدھی میں ستھرتا آتی ہے۔
 اور اسنبھا و نا دور ہو جاتی ہے۔ اور ویریت بھاونا ختم ہو جاتی ہے۔ انکے ابھاس
 سے چیت کا بھید پنا اور اچیت کا مٹھیا پنا سمجھ میں آ جاتا ہے۔ اور چت کی ایک کرنا
 سے ویریت بھاونا بالکل ہی جاتی رہتی ہے۔
 اور آخر اس ویریت بھاونا کے ناش کے لئے چت کی یکسوئی کا سادھن
 کیسے ہوتا ہے؟

پچھو ایسا۔ جس کے دو طریقے ہیں۔ ایک کلن برہمہ کی آیا سنا اس وقت تک
 ہو۔ جب تک درگن برہمہ تنو کا ایدیش نہ ملے۔ دوسرا برہمہ ابھاس (اپا سنا) چت کی
 ایک کرنا کا سادھن ہے۔ ویرانت آپا سنا کی تریبیں بتاتا ہے۔ آپا سنا کے بعد برہمہ
 ابھاس سے چت خوب ایک کر ہو جاتا ہے۔ اور وہ برہمہ ابھاس یہ ہے۔ بھگت مٹھیا
 ہے۔ برہمہ مٹھیا ہے۔ اس پر پہلے وچار کرتے رہنا۔ اور موقع ملے تو اتم اور انا تم و ستور
 سنا سنے کے ساتھ بات چیت کرتے رہنا۔ دل میں جس قدر بعض نہ ہو۔ لوگ و ریش
 ناجی کر تھ۔ نے ایسا ہی کہتا ہے۔ شری بھی کہتی ہے۔ کہ "کیا مگو برہمہ پر یہ وغیرہ وقت
 و حراف کر کے برہمہ اور ہیو کی ایکنا کو چت دے۔ وٹھے سمبدھی باتوں سے بچا رہے
 فضول بات چیت نہ کرے۔ ان سے من اور بانی دونوں تھک جاتے ہیں۔ کیا میں
 بھی پنکھ ان فراتے ہیں۔ اے ارجن! پرش مجھ کو برہمہ سدا اندھ مجھ کو اور مجھ سے

جواب۔ ستر کے لئے آٹھے حصہ میں اپروکش گیان اور دوسرے آٹھے حصہ میں شوک کے اجزاء کا آٹھن ہے۔ وہ اپروکش گیان یہ ہے کہ "میتھرا بندر بہرہ" کو آٹھن جانتا ہے۔

اعتراض۔ یہ اپروکش گیان جب کیا رگی ہوتا ہے تو وہ یاس جی نے اپنے ستر میں بار بار کیا شوک شروں میں کی کیوں ہارٹ کی ہے؟
جواب۔ اکیہ وری نام گرتھ میں شکر پجار بی جی کا بیان ہے کہ جب تک ہم پر یہ آسمی کا گیان خوب چلتا رہے ہو جائے تب تک ہم دم وغیرہ سادھن کرتے ہوئے کلیا شوک کو شروں میں کرتے رہنا چاہیے۔

پانچواں پوچھنا

برہمہ اچھیا س

اعتراض۔ وید یو یاس کے اس گیان کے ورثہ نہ ہونے کے سبب

کیا ہیں؟
جواب۔ تین سبب ہیں۔ ایک تو شرتوں کی ایکٹا دوسرے سببوں اور تیسرے اچھیا س پر ہندو کی اس سادھنا میں ریت و رجا لٹا بھاونا۔ ان کی توجہ سے آدمی اپنے ہی کو کرتا بھوکتا سمجھتا ہے۔ اس وجہ سے اپروکش گیان میں چھٹی انین آتی۔ (۱) شرتوں کی ایکٹا کو سٹوٹریگ وید کی شرتوں سے کرم کا ٹکڑی ٹرا کیا گئے ہوئے نام کرم ہوتا ہے۔ یہ پھر وید سے "اچھیا س" نام کرم ہوتا ہے۔ اس نام سے اچھیا س نام کرم ہوتا ہے۔ اور کاسٹاؤں کی اچھیا سے برہما وغیرہ کے لئے شرتوں کے لئے اچھیا س نام کرم ہوتا ہے۔ یہ ان کا سبب ہے۔ اسی طرح ایک تشددوں میں برہمہ متوں کے سمجھانے میں (ظاہر) اچھیا پر ریت ہوتا ہے۔ غیر کے آپ تشدد برہمہ کو آتد وید بتاتی ہے

برہمہ آپ ہی آپ شوپرکاش ہے۔ اگس کو اس پھل کی احتیاج نہیں ہے۔ چنروں کے دیکھنے کے لئے چرخ اور انگلیہ دونوں کی ضرورت ہے۔ مگر چرخ کے دیکھنے کے لئے صرف ایک انگلیہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح برہمہ کے اکیان کے ناش کرنے کے لئے صرف ایک درتی کی ضرورت ہے۔ اور وہ برہمہ شوکا ش ہے۔ جدا بھاس روپ پھل پرکاش کا محتاج نہیں ہے۔ وہ بھجن ہو کر نہیں بھاسا۔ بلکہ اچھن رہتا ہے۔ جیسے جو چرخ دھوپ میں روشن ہے وہ دھوپ کو نہیں کاٹتا۔ بلکہ دھوپ سے مل کر ایک ہو رہتا ہے۔

اختصاص۔ برہمہ پھل کاوشے نہیں بلکہ درتی کاوشے ہے۔ اس کا پران کیا ہے ؟

جواب۔ وہ پرمان ہے۔ برہمہ وید کو نام آپ نشد کہتی ہے۔ نروکاب۔ نخت بنیو۔ اور درشنانت سے نخت۔ ارمیہ۔ انا دی۔ پر م شیو روپ کے جان لینے سے (جیو) برہمہ روپ ہو جاتا ہے۔ اس جگہ ارمیہ شیدا استعمال کرنے سے آپ نشد کا مطلب یہ ہے۔ کہ ”برہمہ پھل کاوشے نہیں ہے“ کٹھولی آپ نشد کہتی ہے۔ برہمہ سچائی ہو جاتی اور شوکت بھید سے کرمیت ہے۔ اور من سے جاننے یوکیہ ہے۔ اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ ”برہمہ درتی کاوشے ہے۔ اور پھل کاوشے نہیں ہے“۔ برہمہ پند آپ نشد کا کام ہے۔ برہمہ تجربی درتی کاوشے ہے۔ ان سب پر غور کرنے سے یہ اختصاص پور ہو جاتا ہے۔

سوال۔ آپ نے پہلے ورد آریک آپ نشد کا حوالہ دیکر کہا تھا کہ شرتی کا منتر ”پر و کش گیان اور شوکا بھاو“ کا بیان کرتا ہے۔ مرم یو جیتے ہیں۔ کہ ”پر و کش گیان و منتر کے کتنے انش میں اور شوک کا بھاو منتر کے کتنے انش میں کہے گئے

ہیں ؟

جواب - برہمہ آپادھی والا ہے۔ جیو کو جو برہمہ ٹوٹا گیاں ہوتا ہے وہی
گیاں آپادھی بہت دستوں ہے۔ پس اُس گیاں کاوشے جو برہمہ ہے وہ بھی آپادھی
والا ہے۔ اور چھپے بھی وہ یہ کہتی ہے پہلے آپادھی دور نہیں ہوتی۔

چوتھا پرچھید

آپادھی برہمہ کی نشیدہ

اعتراض - پھر جو اور برہمہ کی آپادھی الگ الگ بیان کیجئے۔

جواب - انتہہ کرن کے بہت ہونا جیو کی آپادھی اور انتہہ کرن سے بہت ہونا
برہمہ کی آپادھی ہے۔

اعتراض - انتہہ کرن کا ہونا بے شک آپادھی کہی جاسکتی ہے۔ مگر انتہہ کرن کا
نہ ہونا اور اس کی محدودیت کیسے آپادھی ہو سکتی ہے۔

جواب - جس وقت تک جیو پنا ہے۔ اُس وقت تک انتہہ کرن کی رہنے کی
آپادھی ہے۔ اور جس وقت تک برہمہ پنا ہے۔ اُس وقت تک انتہہ کرن کا نہ ہونا ہی
آپادھی ہے۔ یہ آپادھی جیو کی درستی سے ہے۔ نہ بخیر تو زنجیر ہی ہے۔ خواہ وہ سونے
کی ہو یا لوہے کی ہو۔ شکا پار یہی جیو نے برہمہ گیاں کے سادھن کے لئے بجاوا۔ ایسا
دونوں ہی کو لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ویدانت میں دو طرح پر پوروتی ہوتی ہے۔ پہلی
برہمہ کی گھٹنا۔ دوسرے نشیدہ گھٹنا۔ برہمہ کی گھٹنا تو برہمہ کا ستیہ اور جیتن روپ ایش
ہے۔ (یہاں تا ہے) اور نشیدہ گھٹنا، نیتی نیتی کہتے ہوئے انا تم پر پچ کا نشیدہ
کہا ہے۔ (یہ بھی ہے)۔

اعتراض - جب ویدانت انا تم پر پچ کا نشیدہ کو تا ہوا برہمہ کو گھٹانا ہے تو پھر
اہم نشیدہ کا انا جو کو نشیدہ ہے۔ اُس کا بھی نشیدہ ہو گیا۔ اور کو نشیدہ کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آکھنڈ ارتھ کے گیان سے بھل گیا ہوا؟

جواب۔ جس وقت دونوں کا باہمی اتحاد امیہ و یکسانیت کا گیان حاصل ہو گیا تب تو تم پدارتھ کی جو بھیم سے برابر ہو پتا پر تیت ہوتی تھی وہ جاتی رہی۔ اور تیت پدارتھ کی جو بھیم بندھی پر کشت تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ یہی بھل ہوا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بھل سے بھرکنا بھل بلا؟

جواب۔ برہمنی وغیرہ کا سا کشتی جو آتما ہے پورن روپ سے اس کی سمجھ آگئی اور علیحدگی۔ خودیت وغیرہ کا دکھ جانا سا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاستر کی تعریف یہ ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے گیان حاصل ہوا یا
اپروکش گیان کا بیان ہی نہیں آتا۔ پھر آپ کیوں ایسا کہتے ہو؟

جواب۔ تم کو ریتھانت کی خبر ہی نہیں سنا ہے تم کیا کریں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریتھانت اپنے گھر ہے۔ ہم تو دلیل سے بات چیت کرتے ہیں
سورگ وغیرہ واکیہ سے سورگ کی پروکشاپر تیت ہوتی ہے۔ ویسے ہی ہا واکیہ سے بھی
پروکش گیان ہوتا ہے۔ اپروکش نہیں ہوتا؟

جواب۔ یہ تو ضروری نہیں ہے۔ کہ سب واکیوں سے پروکش ہی گیان ہوا
ہوے۔ نو سوین کی مثال سے تو اپروکش گیان کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہی حال ہا
واکیہ کا ہے۔ تو تم پدارتھ والا جیو سو بھاو سے تو اپروکش ہی ہے۔ اور جب برہمنی چھا
ہوئے کی وجہ سے اس نے ہا واکیہ سے تو پہلے پروکش گیان ہوا۔ اور پھر ویا کر کے
سے وہی اپروکش گیان ہو گیا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیو میں انتہہ کرن کی اپادھی ہے۔ اس لئے اس کی اپروکشیت
نہیں بنتی۔ اور برہمنی میں کوئی اپادھی نہیں ہے۔ اس لئے اس کی بھی اپروکشیت
بنتی نہیں ہوتی؟

اوپر کوش رہے گی ان کے متعلق ایسا ہی کہنا ہے۔ یہ بنادی ہی گیتی نہیں ہے۔ وہ اس طرح کہتے ہیں: "اسم اور اہم شے سے جو گیان پر تیت ہوتا ہے۔ وہ اختیار کرن۔" یاد دہی سمیت چیتن روپ آقا کے "نوم پد کا واجیہ ارتقہ ہے۔ اور پروکش روپ دھرم سے سچا جگت کا کارن۔" یا "آبادی والی سچا تندر روپ آقا ہی تیت پد کا واجیہ ارتقہ ہے۔" ان ارتقوں میں بھاگ تیاگ کا کشنا کر کے ابھیدہ پروکشہن کرنا چاہیے۔ "سویم دیوتہ" یہ وہی دیوت ہے۔ اس واقعہ سے بھی وہی ایک تیت ہوتی ہے۔ اس مثال کی پہلے وضاحت ہو چکی ہے۔

اختیار اصل۔ ہا و اکیوں کی بابت کشنا کا کیوں "شر الینا" پائے؟
جواب۔ بغیر ان کی مدد کے ایکتا کا ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بھاگ تیاگ کشنا کا یہ مقصد ہے کہ کوئی رجسٹرہ چھوڑ دیا اور کوئی نے لیا اور اس سے اکھنڈا رویتا اور ایکتا کی سہی ہو گئی۔ "ہیسے" متھرا کے دیوت اور کاشی کے دیوت میں سے کاشی اور متھرا کو چھوڑ دیا۔ صرف دیوت رہ گیا۔ اور ایکتا ثابت ہو گئی۔
اختصار اصل۔ یہ کیا سبب ہے کہ اور و اکیوں (شدوں) کے لئے تو بھاگ تیاگ کشنا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف ہا و اکیہ ہی کے سمجھنے کے لئے کیوں ہوتی ہے؟ جیسے گائے شہ کے کہتے ہی سے گائے کا گیان ہو جاتا ہے۔
جواب۔ گائے پر بیا محض وہ ہے۔ مابقیہ ہمارے کے پریشہر سبند ہا و اکیہ رویتا کو گرہن کرنا پڑتا ہے۔ اور جہاں کہیں ایک چار تھ کو دوسرے ہا و اکیہ کے مقابلہ میں گرہن کرنا ہوتا ہے وہیں بھی کشنا کو گرہن ہی کیا کرتے ہیں۔ جیسے اوپر دیوت کی مثال میں دیکھا گیا ہے۔ ہا و اکیہ میں سچائی۔ وچائی۔ اور سوگت بھید کا تیاگ کر کے گیان وان صرف تھو و ستھو کو گرہن کرتے ہیں۔ تیت پد کے واجیہ ارتقہ اور "نوم پد" کے واجیہ ارتقہ کو تراک دیا۔ اور اودو سے آئندہ روپ اکھنڈا ارتقہ کو گرہن کر لیا۔

جواب - آتما ہی تو برہمہ روپ ہے۔ سو چار کرنے سے اُسی آتمہ نے روپ میں اُتشی استھیتی اور پرے کارن روپیتا اور سوشیتی وغیرہ کا لے ہو جاتا ہے۔
اختر اص - برہمہ آتمہ نے روپ ہو کر آتما آتمہ نے روپ نہیں پریت ہوتا اس لئے وہ اس سے بھن ہے۔

جواب - آتما برہمہ سچا اندر روپ ہیں۔ تیتھرے اور چھاؤگ آپ نشد دونو ایسا ہی کہتے ہیں۔ پہلے کی گنا سنادی گئی۔ دو سری پوئ کتی ہے۔ ایک مرتبہ برہما جی اپنی بھائی کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہنے لگے۔ آتما کو آپ نہیں چھو سکتا۔ نہ اس کو وکشیب۔ موت اور کھائے پینے کی اچھیا ہوتی ہے۔ وہ سشیہ نام اور سشیہ سیکاپ ہے۔ اس کو سن کر آتما کو آپر وکش گیان ہوا۔ بعد کو چار سے جب شرک کا شیدہ کیا گیا۔ تو ساشی روپ آتما کا گیان ہوا۔ اس اندر کو برہما جی کے پاس اُسی کے سمجھنے کے لئے چار مرتبہ جانے کی ضرورت پڑی تھی۔ ایتھرے آپ نشد بھی کہتی ہے۔ کہ پہلے پروکش اور پھر چار سے آپر وکش گیان ہوتا ہے۔ اُتھتی سے پہلے یہ جگت آتما روپ ہی تھا۔ اور آتما سے بھن کچھ بھی نہیں تھا۔ برہمائے یہ کہ پھر لوگوں کی رچا کی۔ ان میں سے چارکرت۔ سو پن۔ سوشیتی۔ تینوں ہی پرمارتھ کی درشتی سے سشن روپ ہی ہیں۔ پرگٹ ہو کر آتما ہی جگیا سا کرت ہے۔ اور پھر چار سے اپنی برہمہ روپیتا کو جان کر واپاک روپ کا گیان برامپت کرنے کے خیال سے ویراگ وغیرہ کا سادھن کرتا ہے۔ اور آپ نشدوں کو چار کر کے آپر وکش گیان کو حاصل کر لیتا ہے۔

اختر اص - مہا واکیوں کی مدد سے گیان کی پراپتی کا یقین آپ ہی اپنی گیتی سے دلاتے ہو۔ پہلے آچار یوں کے نہ پیمان دیتے ہو نہ ان کا بیان کرتے ہو۔ اس لئے آپ کی بات کون مانے؟

جواب - واکیہ ورتی نام گرتھ میں سوامی شکر اچاریہ نے مہا واکیوں سے

اور دوسرا اپر وکش گیان سے دور ہو جاتا ہے۔ پس پر وکش گیان اوپر وکش گیان کا
سادھک اور بدگار ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے اس کو بھرم میں گمنا چاہئے۔ دوسرے
پُرش کی مثال ایسے ہی موقع کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ اس سے ان دونوں گیانوں
کا بھٹکار تھ ہونا ثابت ہوتا ہے +

اعتراف اس پر وکش گیان تو واکیہ سے ہوتا ہے۔ اپر وکش گیان کس سے ہوتا
ہے ؟

جواب - وچار بہت ہوا واکیہ سے پر وکش گیان ہو تا ہے۔ برہم ہے۔ جب
اس واکیہ پر وچار کیا گیا۔ تو پر وکش گیان پر اپت ہوا۔ اور میں برہم ہوں۔ اس واکیہ
پر وچار کرنے سے دوسرے پرش کی طرح اپر وکش گیان ہوتا ہے +
اعتراف اس گمراہ اس کا یقین کیسے دلا سکتے ہو ؟

جواب - یہاں ٹھرتی پر مان ہے۔ تیرے آپ نشہ کنتی ہے۔ ورن نام
ایک برہمن تھا۔ اس کے لڑکے کا نام پھرو تھا۔ اس نے جلیا سو کی حیثیت میں اپنے
باپ سے کہا۔ مجھ کو برہمہ کا پیدائش کرو۔ ورن نے جواب دیا۔ جس سے سب پیدا
ہوتا۔ جس میں سب کی استھتی ہے۔ اور جس میں سب نے ہو جاتے ہیں وہ برہمہ ہے
اس سے پھرو کو پر وکش گیان ہو گیا۔ اور پیچھے جب بیخ کو شوں کا وچار کرتا ہوا اس
معلوم ہو گیا۔ کہ میں ہی برہم ہوں۔ تب یہی اپر وکش گیان ٹھہرا +
اعتراف - مگر پھرو کو ورن نے ایسا نہیں کہا۔ کہ تو برہمہ ہے +

جواب - یہ سچ ہے۔ اس نے ایسا نہیں کہا۔ مگر بیخ کو ش وغیرہ پر وچار کرنے
سے اس کو آخر سا کشا نکار ہو گیا +

اعتراف - آج کے کو ش وغیرہ کے وچار سے آما کا سا کشا نکار تو ہو سکتا ہے
مگر برہمہ کا سا کشا نکار کیسے ہوتا ہے ؟

کو روٹھتے رہتے ہوئے پوش کو بھڑا کر نکلیں نظر نہیں آتا اس لئے اس کو بھڑا
کا بھرم نہیں ہے۔ مگر اس کو بھڑا کا پروکش گیان ہے۔ اور وہ بھڑا رتھ ہے۔ جیسے
سورگ نظر نہ آتا تھا بھی پروکش گیان کی روشنی سے بھڑا رتھ ہے۔ تیسرے اگر برہم
کے پروکش گیان کے پر تہیت کو نہ مانا جائے تو پھر چوتھے اجا پروکش گیان برہم کا
ہوگا وہ کیسے ہوگا۔ برہم یہ پروکش گیان ہے۔ اور برہم میں ہوں۔ یہ پروکش گیان
ہے اس وجہ سے برہم گیان کو پروکش ثابت ہے۔

اعتراف۔ تین سیوں سے گیان کو بھرم روٹھتا ہو۔ مگر چوتھے کارن کی وجہ سے
پروکش برہم گیان بھرم روٹھتا ہے کیونکہ اس سے آتم انش گرہن نہیں ہوتا۔ صرف
برہم انش کا گرہن ہوتا ہے۔ اس سے ایک انش کا گرہن ہوتا۔ اور دوسرے انش کا
گرہن نہیں ہوتا ثابت ہوتا ہے اس وجہ سے پروکش گیان بھرم روٹھتا ثابت
ہوتا ہے۔

جواب۔ تم غور کرو۔ گھٹ پٹ کا گیان بھی سرب انش سے گرہن نہیں ہوتا۔
کوئی انش گرہن ہوتا ہے اور کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ گھٹ پٹ کے انش و روشنی نہیں جاتی۔
اس حالت میں تم گھٹ گیان کو کیا کہو گے۔

اعتراف۔ گھٹ پٹ میں جھٹکتے ہیں۔ اس لئے اس کا کوئی انش گرہن ہوتا ہے
اور کوئی نہیں ہوتا۔ مگر برہم تو ذرا انش ہے۔ یہ مثال اس کے متعلق کیسے صحیح ہو
سکتی ہے۔

جواب۔ دیکھو۔ اس نظر سے تو برہم میں بھی روشنی کا ایک انش رہا دکھارے
آدمیوں کو پر تہیت ہی ہوا کرتا ہے۔ وہ دوسرے جہان کے قابل ستہ۔ برہم میں دوسرے
کے قابل دوا انش ہیں۔ ایک استایاد۔ دوسرا بھیا ناما پاد۔ برہم کا نہ ہونے کا
بھاواستہ۔ اور برہم کے بھاسنے کا بھاواستہ ہے۔ پہلا تو پروکش گیان ہے۔

بدلتی کی مدد سے سویر کا شتا کا علم حاصل کرنا۔ اس لئے پروکش گیان کے وقت آتما کے سویر کا ش ر دینا کا بھی بھان نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے تمہارا یہ اعتراض غلط ہو رہا ہے +

اعتراض۔ آتما اور برہمہ ایک ہی ہیں۔ پھر پروکش کی گنجائش کہاں رہتی ہے +

جواب۔ محض آتم روپ سے برہمہ کا گیان نہیں ہوتا۔ برہمہ روپ تارہی سے برہمہ گیان ہے۔ اس لئے برہم گیان کی پروکش تہ ہے۔

تیسرا پر حصہ

برہمہ کا پروکش اور اپروکش گیان

اعتراض۔ آتما برہمہ ہمیشہ پروکش ہے۔ اس لئے اس کا پروکش گیان کیا ہو وہ تو بھرم ہو گا +

جواب۔ تم جو پروکش گیان کو بھرم بتاتے ہو تو ایسا کیوں کہتے ہو۔ گیان اسکے بھرم کے متعلق یا رہائش ہوئی ہیں۔ اول بھرم گیان دور ہو گیا کرتا ہے۔ جیسے سیپ میں چاندی کا بھرم۔ دوسرے گیان کے دشنے کا پرتکیش نہ نظر آتا۔ تیسرے پروکش روپ سے گرہن کئے جاتے کے قابل پادھ کا پروکش روپ سے گرہن کرنا۔ چوتھے گیان کے دشنے کے کسی نہ کسی انش کا پرتیت ہونا +

اگر یہ کہو کہ ایسا نہیں ہوتا۔ تو تم خود سمجھ سکتے ہو۔ کہ سیپ میں چاندی نہیں ہے۔ ایسے منقولوں سے سیپ سے چاندی کے بھرم بننے کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ برہمہ نہیں ہے۔ تو برہمہ کی ہستی کو کبھی دودھ ہو جانا چاہئے۔ مگر وہ نہیں ہوتی۔ اس لئے برہمہ ہستی ہے۔ یہ پروکش گیان دوز نہیں ہوتا۔ دوسرے کیش میں بھی دیکھو

تھا سنا ہے۔ اور جو یہی ماننا ہے۔ کہ برہمہ نہیں ہے۔ اور نہ لفظ آتا ہے۔ یہی تو کرن

اعتراف ہے۔ اگر اکیان اور آدرن جیو کی دستخطیں ہیں۔ تو پہلے آپاریوں نے
ان کو برہمہ کے آئینے کیوں بیان کیا ہے ؟

جواب ہے۔ کیونکہ برہمہ دھشتان روپ ہے۔ اس لئے سب کچھ اسی کے آئینے
ہے۔ مگر برہمہ اکیان اور آدرن کا ابھائی نہیں ہے۔ اکیان کا ابھائی جیو ہے۔ اس لئے
یہ اسی کی دستخطیں ہیں۔ اس نظر سے پہلے آپاریوں نے ایسا کہا تھا۔ اس میں اعتراف
کی گنجائش کہاں رہتی ہے ؟

اعتراف ہے۔ پہلے تو آپ ویرہ آریٹک آپ نشد کی شرعی بیان کرتے کرتے رک
گئے تھے۔ اور ان سیات دستخطوں میں آپڑے۔ کیا یہ آئینے سے منسلک نہیں ہو گئی ؟
جواب۔ شرعی کے مطالب کے ظاہر کرنے کے لئے اس کے رنگ واپے دیا تھا
کا ذکر نہ ضروری تھا۔ اس میں بے سلسلہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ شرعی۔ اپروکش
کیان۔ اور تھو کا بھار روپ و دستخطوں کو خود بیان کرتی ہے۔ ممکن ہے کوئی جلیا
ہے سمجھے کہ جیو کی دہری دستخطیں ہیں۔ اس لئے باقی پانچ دستخطوں کا دیکھنا
ضروری تھا۔ مثلاً کسی نے اپنے کسی ذکر کو کسی کے کھانے کھلانے کا حکم دیا۔ اب
اگر اس کا ذکر جان کے پائوں و دھوئے کو پانی دے۔ آئین دے۔ پتل دے۔ تو یہ
جیو کا دے سہمہ کب ہوا اس وجہ ہم نے ان باقی پانچ دستخطوں کا بیان کر دیا ؟

اعتراف ہے۔ پہلے آپ کہہ چکے ہیں۔ کہ آتما تصویر کاش ہونے کی وجہ سے ہمیشہ
اپروکش ہے۔ اس وجہ سے وہ اپروکش کیان کا وٹے تو ہے۔ پر وکش کیان کا دے
نہیں ہے۔
جواب۔ آتما کی اپروکش آتما و قسم کی ہے۔ ایک تصویر کاش روپ کا ہونا ضروری

گر چہ بھاس بطور خود اگیان آورن اور وکشیپ سے پہلے ہے۔ اور چہ بھاس وکشیپ
انتر گت ہے۔ اس لئے یہ اُسی کی دستھا کیے ہوئیں؟

جواب۔ جو چہ بھاس بطور خود اگیان آورن اور وکشیپ سے پہلے میدہ ہے
پھر بھی یہ اُسی کی دستھا کیے ہیں۔ آتما کی نہیں ہیں۔ کیونکہ آتما سنگ ہے +
اعتراض۔ وکشیپ کے پیدا ہونے سے پہلے وکشیپ نہیں تھا۔ پھر اگیان
اور آورن کیے گئے، جب دستھا والے ہی کا ایجاد تھا تو دستھا کس میں آورن کی
جائے گی۔ جب روکا ہی نہیں ہے تو اُسی کی جوالی تھی؟ اسلئے آورن اور وکشیپ چہ
بھاس کی دستھا نہیں بنتیں +

جواب۔ ستھول روپ سے اُپتی نہ ہوں۔ مگر سوکشم روپ سے تو وکشیپ تھا ہی
اس لئے آورن اور وکشیپ کو چہ بھاس کی دستھا مانتے ہیں کوئی دوش نہیں آتا +
اعتراض۔ سوکشم روپ اگیان اور نیز آورن کو وکشیپ کی دستھا مانتے ہیں
تو بہتر یہ ہوتا کہ اسلئے ادھشتان روپ برہمہ کی دستھا کو آورن اور اگیان بتایا جاتا
جواب۔ پر میدہ ادھشتان برہمہ کے آدھار پر تو سب ہی رہتا ہے مگر اگیان
اور آورن ہی کو کیوں برہمہ کی دستھا کہتے ہو؟

اعتراض۔ مانا کہ برہمہ ادھشتان ہیں سب کلیت ہیں۔ تاہم وکشیپ کے بعد
ہونے والی چار دستھائیں جو میں انجو ہوتی ہیں۔ برہمہ ہیں انجو نہیں ہوتیں۔ جیو
کتا ہے "میں سناری ہوں" "میں گیان وان ہوں" "میں شوک سے رہت ہوں"
اور "میں ہرث میں ہوں" "ان جملوں سے چاروں دستھائوں کا اظہار ہوتا ہے یہ جو
میں انجو ہوتی ہیں +

جواب۔ جب تم جو کی چار دستھائوں کو مانتے ہو۔ تو آورن اور اگیان کو بھی
جو کی دستھائوں میں نہیں مانتے۔ جیو ہی تو کتا ہے "میں گیان ہی ہے" اگیان جیو ہی میں

جواب - سنو جیو نام ہے لنگ شریہ چدا بھاس اور کوٹھتہ جیتن کی ملی
 جی جاٹوں کا یہ اس میں تین گروپ ہیں - اور دوسرے منہ چدا بھاس اور ستھا گائی
 ہے - اس لئے اوستھا اور اوستھا والے میں یہ بقید ہے - جب گیان ہو جاتا ہے
 تو کوٹھتہ کی شامات کا گیان ہوئے لگتا ہے - اس کا نام (دھرم) پر وکش گیان ہے -
 اور جی جیو کی جو بھی اوستھا ہے - اور (۵) - جب یہ شروں - من - بدھیا سن سے
 پرکھ ہو جاتا ہے - کہ میں خود ہی کوٹھتہ برہم ہوں - تو یہ پانچویں اوستھا اور
 اچروکش گیان ہے - اور (۶) - اس گیان سے جب بھوگتا پنے سے بے کر تمام شوک
 اور دکھ دور ہو جاتے ہیں - تو اس کا نام شوکا بھد ہو جاتا ہے - یہ چھٹی اوستھا ہے - اور
 (۷) - جب غم - نشے - ہوش ہو جاتا ہے - کہ جو کچھ کر پاتا تھا وہ سب میں نے کر لیا - اور
 پراپت ہونے والی دستوریات ہو گئی - تو اس سب باتوں اور ستھا کا نام ہریش ہو جاتا
 ہے - ہریش خوشی اور شانتی کو کہتے ہیں - اور اس کے آگے ہی چدا بھاس کا جسم
 ہمیشہ کے لئے چلا جاتا ہے +

اعتراف - یہ ساتوں اوستھائیں مضمحل ہیں - ان کا کوئی بھل تو نظر
 آتا نہیں +

جواب - یہ ساتوں بندھ موکش ردیکے بھل کو جاتی ہیں - اور بندھ موکش
 کا گیان ہی ان کے زورین کا بھل ہے - یہ پینچپل نہیں ہیں +

اعتراف - یہ ساتوں اوستھائیں بندھ کے کارن ہیں - سیا موکش کے
 کسی آند کے +

جواب - ان میں سے پہلی تین تو تھو کی کارن ہیں - اتمان - اورن -
 وکشیپ یہ بندھ ہیں - دو گیان کے کارن ہیں - اور دو اس گیان کے بھل ہیں -
اعتراف - آیت نے یہ اوستھائیں آگائی نہیں بلکہ چدا بھاس کی مانی ہیں +

اور یہ بتانا کہ "دسواں موجود ہے" پر وکش گیان ہے۔ اور پھر یہ بتا دینا کہ "دسواں
 تو خود ہے"۔ اور پر وکش گیان ہے۔ گیان صرف و کشیب کی وجہ سے نکلا۔ اور وہ
 بھم ہی تو تھا۔ اسی طرح وپارے گیان کا استیاد اورن چلا جاتا ہے۔ دسویں پرکھ
 میں اور وکش گیان تو پہلے ہی سے موجود تھا۔ صرف اس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ اس
 پر وکش روپ دسویں میں سات اور سخا میں چوں۔ (۱)۔ گیان۔ (۲)۔ اورن۔ (۳)۔
 (۴)۔ کشیب (جھٹلا)۔ (۵)۔ پر وکش گیان۔ (۶)۔ اور وکش گیان۔ (۷)۔
 (۸)۔ کشیب (جھٹلا)۔ (۹)۔ ہرش (خوشی اور اطمینان)۔

دسواں پرکھ

Acc. No.

۱۵۹۶۵

ساتواں پرکھ

جواب۔ (۱)۔ میرانی چا بھاس کے بھوگوں میں آسکتا ہو کہ اپنے روپ کو بتا
 سکا۔ اور نہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ میں برہم ہوں۔ اس کا نام گیان ہے۔ یہ
 پہلی اور سخا ہے۔ (۲)۔ اور پھر کسی سے کوئٹھ آنا کا ذکر نہ کر وہ یوں کہتا ہے۔ کہ آتا
 نہیں ہے۔ کیونکہ نظر نہیں آتا۔ اس کا نام اورن پردہ ہے۔ اس کی یہ قسمیں ہیں۔
 ایک استا اور دوسرا بھان۔ استا نام ہے نہ ہونے کا۔ اور بھان نام ہے بھان یعنی
 پرکھ نہ ہونے کا۔ یعنی آتا نہیں ہے۔ یا استا۔ اور آتا نظر نہیں آتا۔ یہ بھان ہے
 (۳)۔ اور اپنے آپ کو کہتا بھوگنا بھان اور وہیہ کا اچھا نام ہو رہا کشیب ہے۔ کشیب چا
 بھاس کے جزم میں رہنے سے ہوتا ہے۔ یہی اصل میں کشیب ہے۔
 اعتراف۔ آپ شری شریہت چا بھاس کو کشیب روپ کہتے ہو اور ساف
 ہی چا بھاس کو کشیب روپ اور سخا بتاتے ہو۔ یہ دونوں باتیں ہیں جن میں

اعتراض۔ اگر یہ گیان بھی متھیا ٹھہرے تو پھر اس سے جگت کی نورتی کیا

لگ ہوگی ؟

جواب۔ سنسار بھی تو متھیا ہی ہے۔ اس لئے متھیا سنسار کی نورتی متھیا
گیان ہی سے ممکن ہے۔ سین کا متھیا رنگ سین کی متھیا دواسے دور ہوتا ہے اور سین
سین کا متھیا سیر سین کی توار سے مارا جاتا ہے ویسے ہی اس جگت کی نورتی کا کیا حال ہے
اس اعتراض کا جواب یہی ہے۔ شرقتی یعنی ایسا ہی کہتی ہے۔ نشانی دوسے پہلے دیا
جاس کو کوٹھہ سے بچن سمجھ کر کوٹھہ کے بھاؤ کو بچن کر لیا جاتا ہے۔ اور اس بھاؤ کی
درختا سے جب وہ متھیا پر نیت ہو جاتا ہے تب جگت کی نورتی ہو جاتی ہے۔ اور سنسہ
دوسے روپی شنکاؤں کے دور ہونے سے دیہ کا بھرم چلا جاتا ہے۔ تم دیکھو۔ جب دیہ کا
بھرم درخت ہو جاتا ہے۔ تو کوٹھہ کا گیان نہیں رہتا۔ اسی طرح جب کوٹھہ کا گیان پانی کو
ہوتا ہے۔ تب دیہ کا بھرم نہیں رہتا۔ سوامی سکر پارہ نے اپنی آیدیش ہمسری اتی گرتھ
میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ اور یہ سوپر کاش آتما کے درختنا
کا کارن اور سادھن بنتا ہے۔ اور اپر وکش گیان بنتا ہے۔

اعتراض۔ جب چین سوپر کاش ہے۔ تو آتما کو ہمیشہ ہی اپر وکش ہونا چاہیے
اُس کے اثرے گیان اور گیان دونوں کا ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب۔ دونوں پرش کی طرح سب ہی کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جس آدمی دریلے
پار گئے۔ ایک شخص اُن میں سے اُن کو گئے لگا۔ اور وہ اپنے کو چھوڑ کر صرف نو آدمیوں
کو بھرم کی وجہ سے گیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اگلے دشواں ڈوب گیا۔ جب کسی نے اُس کو
سچایا۔ کہ دشواں تو تو آپ ہے۔ تب یہ گیان درخت ہو گیا۔ اور بھرم مٹ گیا۔
ویسے ہی ناپر وکش آتما کے اثرے گیان۔ پر وکش گیان اور اپر وکش گیان سب ہی
رہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں کسی اور پرش کا یہ کہنا۔ کہ دشواں نہیں ہے۔ گیان ہے۔

ایک روپ مانتا نور کھول کا انکار ہے۔ اور بیوہ میں اہم کا بیابا کرنا جیسے کھانا پینا وغیرہ ہے یہ شریر سمیت چدا بھاس کا ہے۔ یہ دوسرا انکار ہے۔ گیانی صرف کو شستہ کی طرف نگاہ رکھ کر لگشتا کے سد سے کو شستہ ہی کو اپنا روپ جانتا ہے یہ تیسرا ہے۔ اور آسی تیسرے میں گیان ہے +

اعتراف۔ یہ گیان کو شستہ کو ہوتا ہے یا چدا بھاس کو؟ گیان سے نور تپتی ہوتی ہے۔ مگر گیان کو شستہ میں نہیں ہے۔ جیسے سورج میں اندھکار نہیں ہوتا۔ اس لئے کو شستہ میں گیان اور اگیان نہیں بنتے۔ اگر نہ کو۔ کہ چدا بھاس کا اگیان دور ہوتا ہے سو غلط ہے۔ کیونکہ وہ بھرم ماتر ہے۔ کنگال لاکھ واجا بنا کرے۔ مگر وہ راجہ تو نہیں ہوتا +

جواب۔ چدا بھاس بھرم روپ تو ہے۔ مگر وہ کو شستہ سے بھرت بھرت ہی تو نہیں ہے۔ اچاس کے جانے کی وجہ سے وہ بھرتیا ہے۔ جیسے درپن میں منہ کا عکس ہے منہ اور منہ کا عکس اصل میں دو نہیں ہیں۔ عکس کی کلپنا کر کے اس کو بھرت مانا ہے۔ اور جہاں تک کلپنا کا دوریت بھرم ہے وہ بھرتیا ہے۔ اس کلپنا کے دور ہوتے ہی جو بات بھرتا ہے اوہیش رہتا ہے وہ سب ہی ہے۔ ایسا جانتا +

اعتراف۔ آپ چدا بھاس کو بھرتیا کہتے ہیں۔ اس لئے کو شستہ ہی (یعنی میں کو شستہ ہوں) ایسا گیان جو چدا بھاس کے آشرے رہا۔ وہ بھی بھرتیا ہی بھرتا +

جواب۔ یہ سچ ہے کہ اس نظر سے کو شستہ سے بھرت مانا ہوا چدا بھاس بھرتیا ہے۔ رستی میں کلپنا کیا ہوا اساتپ اور اس سانپ کا کلپنا پھر ناسب بھرتیا ہی ہے۔ اس لئے چدا بھاس کے آشرے جو اسگو سی (یعنی میں اسنگ ہوں) ایسا گیان بھی کلپ ہی ہے +

جوتی ہے۔ اور اس میں درپردہ آئینک اب تشد کی شرتی کاو یا کھیاں ہوگا۔ جس کا یہ آرتھ
 ہے کہ ایک جنوں کے سخت پانچ پتیہ کے پرتاب سے پرتش سٹو پرکاش آتا کہ کوشٹ
 ایک پتیا ہوا یہ جان لے۔ کہ وہ میں ہی ہوں۔ تب پھر اس کو کوئی تاپ نہ ہوگا۔
 دو شتم پرتش۔ پرتش دو قسم کے ہیں۔ ایک جیو وہ سرا ایشور۔ اور دیا میں جو چین کا
 بل بلب ہے۔ وہ جیت ہے۔ اور دیا میں جو چین کا پرتی بلب ہے وہ ایشور ہے۔ شوپا
 شورت اب تشد میں ایسا آئی ہے۔ پرتد دونوں ہی کلیت ہیں۔ اور ان کی نظر سے یہ
 شورون کلیت کھیا ہوا ہے۔ ایشور ایک ہوتا ہوا ایک روپ میں دیا پت ہے۔
 اور یارک سے لیکر موکش تک کا کپنا کرنے والا جیو ہے۔ اصل میں یہ جیو چین ہی ہیں
 اور دونوں کے تدا تم اوکھیاں سے سنگ کے بھرم کو پاپت ہوئے ہیں۔
 اعتراف۔ شرتی تو یہاں جیو ہی کو پرتش کہتی ہے۔ آپ اوکھیاں
 روپ کو شتہ چین سہت چدا جیو اس روپ کا کیوں پرتش نام رکھتے ہو۔
 جواب۔ جو موکش کو پاپت ہو اور موکش جس کا پرتشارت ہے۔ وہ پرتش ہے۔
 چدا جیو اس تو کلیت ہے۔ اس کو موکش کہی ہے اس لئے صرف چدا جیو اس کو پرتش ہونا
 غلطی ہے۔ اس کے کو شتہ چین سہت چدا جیو اس پرتش ہے۔ اور یہی سوارک
 اور موکش کا اڑھکار سی بھی ہے۔ چدا جیو اس تو بھرم روپ ہے۔ اور بھرم ہمیشہ اڑھکار
 کے پہاڑ سے رہتا ہے۔ اس سے بہ ثابت ہوا۔ کہ شرتد دھا۔ ہی چدا جیو اس سہت
 کوشٹ کا ایسا جان کرنے والا پرتش ہے۔ وہ چدا جیو اس اور شرتی کو رشتہ جان کہ ہم جی
 کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اور اڑھکاران چین کو اپنا روپ مان کر یہ جیو بھنے لگتا ہے۔
 کہ میں سنگ ہوں۔

اعتراف۔ مگر چین اور سنگ جاننا کوشٹہ میں نہیں بھاتا۔

جواب۔ آپکا تین پرکار کا ہے۔ اوکھیاں سے کو شتہ اور چدا جیو اس کو

کتنی کا کارن ہے؟
 جواب: دراک و دیش وغیرہ تو بیماریوں کی طرح پراریدہ کرم کے پھل ہیں۔ یہ
 موکش کے پوتی بندہ نہیں ہیں۔ تھو و تباؤں میں مختلف قسم کے پراریدہ کرم ہوتے
 ہیں۔ اور انھیں کے موافق ان میں اختلافات نظر آتے ہیں۔ یکساںیت تو ہم پر ہم
 آسمی روپی اصول کی پختگی میں ہے۔ ایسے قسطل اعتراض نہ اٹھایا کرو۔
 پرکرن کا خلاصہ چیتن آتا میں یہ جگت ویسا ہی بھاشا ہے جسے کپڑے میں
 باشتی ٹھوٹے وغیرہ کی تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔ جگت اور جگت کی تصویروں
 کو پایا نے برہمہ روپی بستر پر کاپنا کیا ہے۔ باقی جو جیتن ہے وہی سار ہے۔ اور یہ
 کلیتہ جگت اسار ہے۔ جو ایسا سمجھیں گے ان کو جگت کے مٹھیا ہونے کی پر جیت
 ہو جائے گی۔



نوٹ: ختم ہوا پنجہ شی کا پشچا چروپ پرکرن جس میں ۹۰ شلوک ہیں۔ اور
 ہم نے آج پر چھیدوں اور ۱۱۵ پیراگرافوں میں بیان کیا ہے۔



ساتواں پرکرن ترقی دہ



برہما کرخصہ

پیشہ

تیسرے ساس پرکرن میں ترقی دہیری کا بیان ہے۔ جو حیوں لکت و شامیں پر

سودھی کا سادھن ہے۔ جنت کا نزد وہ اور نزدیک سادھی اس کا رُپ ہے ہونا اور
کا اچھا واس کا بھل ہے۔ اور گودھیتی کی طرح ہر شے کی یادداشت بھٹکا دینا اس کی
جس ہے۔

اعتراض۔ یہ سب ایک جیسے ہیں۔ پالکی کے اٹھانے کے لئے کہا روں میں
سے ایک خاص اور باقی دو عام ہیں۔ جیسے بارات میں دو کمرہ گھنٹہ اور باراتی گون
ہیں۔

جواب۔ یہاں پر دھانا یعنی گھنٹہ پنا تو متو گیان کی ہے جس سے موکش
کی پابندی ہوتی ہے۔ اور ویراگ اور اپرمتا صرف گون اور مدگار ہیں۔ شرتی کے
تو اس پیر گیان کے گنتی نہیں ملتی۔

اعتراض۔ بڑے فنیہ اور تپ کے یہ تینوں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پاپ سے لے کر
عبائی ہوتی ہے۔ اس سے بھی متو گیان کے پر تپ بندھت ہوئے سے پرش کو
موکش کی پابندی نہیں ہوگی۔ ایسی حالت میں تو پھر ویراگ اور اپرمتا دونوں ہی
نشپل ہوئے۔

جواب۔ نشپل نہیں ہوئے۔ کیونکہ ان سے برہمہ لوک تک کے سکھ کی پرتی
تو ہوگی۔ پھر برہمہ لوک میں جا کر نیشکام ہونے سے پرش کو گیان کمتی مل جائے گی۔
بھگوان بھی گیتا کے چھٹے ادھیائے میں ایسا ہی کہتے ہیں۔ اس لئے نشپل نہیں
ہیں۔ جس پرش کے ویراگ اور اپرمتا میں پرتی بندھ (پردہ) پڑ گیا ہے اور گیان
پورا ہے۔ اس کو گنتی تو ضرور ہوگی۔ ایسا شک و شبہ کرنا فضول ہے۔ تم خود سوچ سمجھ کر
نتیجہ نکال سکتے ہو۔

اعتراض۔ کسی کسی گانی میں داک دیش ہوتے ہیں۔ اور کسی کسی میں نہیں
ہوتے۔ ان کی حالت میں کیا نیت نظر نہیں آتی۔ اس لئے کیسے یقین کیا جائے۔ کہ گیان

جواب :- پوزان اڈا سینتا کا بیان کرتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ شریر رکھتے ہوئے اور شریر کا بیوہ رکھتے ہوئے بھی گناہی میں اہم جانیں ہونا گناہی پنچہ تو نہیں بن جاتا +

اعتراف :- پھر شرع جہت سے کیوں سنگ دوش کا تیاگ کیا؟
جواب :- اس لئے کہ سنگ سے دھک ہوتا ہے۔ اور سنگ رہنے سے سکھائی پڑتی ہوتی ہے +

اعتراف :- پوزانوں کے موافق تو سنگ کا تیاگ پر تیت ہوتا ہے۔ اور شرعی کے موافق سنگ والوں میں شریر کا اہتمام نہیں رہتا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
جواب :- جنہوں نے شامتر کا مطلب نہیں سمجھا ہے اس لئے کہ اس کرتے ہیں شامتر کا یہ تعانت ہمارے موافق ہے۔ ابراہم۔ گیان۔ اور ویراگ یہ ایک دوسرے کے دو گار ہیں۔ یہ ساتھ ساتھ بھی رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی جدا بھی ہو جاتے ہیں +
اعتراف :- بغیر ویراگ کے ابراہم کی بھی نہیں جاتی۔ اور ویراگ اور ابراہم کے بغیر گیان نہیں دیکھا جاتا۔ یہ تینوں ایک روپ ہیں +

جواب :- ان میں سے ہر ایک کے کارن۔ حد۔ اور پھل الگ الگ ہیں۔ اس لئے یہ بھی جدا جدا ہیں۔ شفو۔ رنا۔ وشیوں کی طرف سے نفرت ویراگ کا کارن ہے۔ وشیوں کا تیاگ ویراگ کا روپ ہے۔ اور وشیوں کو چھوڑ کر پھر اُس کی طرف مائل نہ ہونا اُس کا پھل ہے۔ اور سورگ لوک تک کی خواہش نہ کرنا اُس کی صفت ہے۔ گناہی تو گیان کا کارن شرون۔ من۔ متھیا من ہے۔ تھو اور متھیا کو جدا جانا اُس کا روپ ہے۔ تھو اور متھیا من روپ جہ چیتن کی گرتھی کا کھل جانا اُس کا روپ ہے۔ اور پھر اُس اور ہیا س کا نہ ہونا اُس کا پھل ہے۔ دیہ سے اہم پڑھی کو ہٹا کر برہمن لگنا اُس کی حد ہے۔ (۳)۔ ابراہم کا کارن۔ تیم۔ تیم۔ آسن۔ پرا آنا یا م۔ پرتیا کار۔ وعتارنا۔ دھیان

رہت ہوگی۔ اگیا نی اور گیا نی میں اتنا ہی تو فرق ہے اور کیا فرق ہوتا ہے؟ کھانا میں اور جگت کا بیوا کرنا دونوں میں یکساں ہے۔ دونوں کو اچھی چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اگت پانی کا اثر دونوں ہی کو ہوتا ہے۔ بھگوان گیتا کے چودھویں ادھیار میں کہتے ہیں: اسے آرجن! اولکھ کو راپت ہو اگیا نی دوش نہیں کرتا۔ اور سکھوں کے دور ہونے سے ان کی اچھا نہیں اٹھاتا۔

اعتراف: اس کلام سے تو اداستیا پائی جاتی ہے جڑ جیتن کی گرتی کا بھید تو اس میں نہیں ہے؟

جواب: اس واقعہ سے اداستیا نہیں بلکہ گیا نی کے لکشن کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور گیا نی اس کو کہتے ہیں جس کے جڑ جیتن کی گانٹھی کھل گئی ہے +

اعتراف: گیا نی میں شریر اور بادیوں کے کام کرنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے سکھ کی پڑائی اور اولکھ کی پورائی سے لئے اس میں پروردگی نہیں ہوتی؟

جواب: مذاق میں تب تو گیا نی تب دق کا مرض ہوا +

اعتراف: پھر اس تب دق سے مرع ہی کیا ہے؟

جواب: مذاق میں بھابی عقل بھی خوب ہے۔ تب دق بدلا ہے۔ اگر یہ مانا ہے تو نادان ہی اس کا سادھن کرے گا +

اعتراف: آپ تو ہنسی کہتے ہیں کیا جڑ بھرت میں پروردگی کا اچھا نہیں ہو گیا تھا؟

جواب: چونکہ تم کو شہ تی کا کہاں نہیں ہے۔ اس سبب سے دلیل منسی کی پیش کرتے ہو۔ یوں یہ ایسا پائی ہے۔ جو جگت کا بیوا نہیں کرتا۔ وہ ہشتا بولتا اور مذاق بھی کرتا ہے۔

اعتراف: اگر گیا نی میں بھی بردی رہی تو پھر پورا پورا گیا نی کہاں تھا؟

اودھیاں کا نام۔
اعتراف۔ لوگ تو کام ہی نوا چھپاتے ہیں۔ تم کا منہ تو گر نچھکی گئے بتاتے ہو۔

جواب۔ اودھیاں سنہت اچھیا کا نام کام ہے صرف اچھیا مارتا کو نہیں کہتے
اہنکار اور چدا تم کے اکٹھے ہونے سے خوا چھیا ہوئی ہے وہ کام ہے +
اعتراف۔ تب تو اودھیاں سنہت اچھیا کا ٹیگ قبول کرتا ہوگا +
جواب۔ اس میں کوئی عیب تو ہے نہیں۔ اہنکار سے چدا تم کو الگ کر کے
پھر چاہے کہ دوسری چیزوں کی اچھا کر دے اس سے تو گین میں کوئی نقص نہ آئیگا
کیونکہ پھر بتو دیتا کے لئے اہنکار اور چدا تم اودھیاں اس آروپی کر نچھکی (گناہ) کا
خوف نہ رہیگا +

اعتراف۔ اودھیاں کے دوسرے ہونے پر تو پھر کا منہ ہونی چاہئے +
جواب۔ تا تم اودھیاں کی گر نچھکی کے کھل جانے پر بھی تیار رہ کر کم کے
دوش سے اچھا پیدا ہو سکتی ہے۔ جیسے اس وقت پاپ کی زیادتی کی وجہ سے تو
جانے پر بھی تم کو شانتی نہیں آتی۔ مگر یہ کامنا اہنکار میں پیدا ہوتی ہے۔ آہنکار کو
کوئی دوش نہیں لگتا۔ سانشی جیوں کا تیوں رہتا ہے +

اعتراف۔ چدا تم کی سنگتا ایک رویتا ایک رس ہے۔ تا تم اودھیاں کے
پہلے بھی وہ ایسی ہی تھی۔ اور بعد کو بھی ویسے ہی رہے گی۔ پھر اس وچار کا پھل
کیا ہوا ہے +

جواب۔ تا تم اودھیاں کا ناش ہی پھل ہے۔ اور آتما کے ایک رس جان
لینے سے جو شانتی ملتی ہے۔ وہی پھل ہے۔ اور پھل کیا ہونا تھا۔ چھوٹا یعنی جو
چیتن کی گر نچھکی جو تا تم اودھیاں اس روپ تھی جاتی رہی۔ اور گینا بی بھید داؤسے

س کہ جن میں کیا جاسکتا۔ اور پر مئیہ کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے۔ اور
 پرانا اسکے بغیر اور کوئی بھی پرانا وغیرہ روپ دودیت کے اچھا و کوگرہن نہیں کر سکتا
جواب۔ دودیت کے اچھا و کو جین گہن کرتا ہے۔ شو شیتی میں جاگرت اور
 سوون کے دودیت کا اچھا و کا انجیو سا کشتی کو ہوتا ہے۔ شو شیتی میں پرانا (یعنی جن)
 نہیں ہوتا۔ پرانا نام انتہ کرن و سٹ چین کا ہے۔ پرمان نام انتہ کرن دینی
 و سٹ چین کا ہے۔ اور پر مئیہ وہ ہے جو جاگرت اور سوون میں برتیت ہو۔ ان
 سٹ کا انجیو سا کشتی کو ہوتا ہے۔ شرتی کا ایسا ہی مت ہے۔ آتما اگیاں کا سا کشتی
 اور سٹ کا سا کشتی ہے۔ اس لئے دودیت پر تیج اپتی والا۔ اور اجنت رچنا روپ
 والا ہوتا ہوا بھی رچنا ہی ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہی کھٹ پٹ وغیرہ دودیت
 اپتی والے ہیں۔ ان کی رچنا کا جین نہیں ہوتا۔ اندر جال کے رچے ہوئے
 مندر کی طرح یہ رچنا ہیں۔ مگر جین کو پرکاش ہے۔ اور اجین مقہیا سے بھی ہیں
 اور یہ کہتا کہ ادویت جین پر و کش نہیں ہے بے دلیل ہے *
اختصار میں۔ جب یہ جال ہے۔ تو خود ویاتیلوں میں کیوں اختلافات

۹

جواب۔ جس طرح وہ آتم وادی اپنی عقل کے نقیص سے دینہ ہی کو آتما
 سمجھتے ہیں۔ ویاتیلوں میں بھی ویاتیلوں کی بھی ہے۔
 تم تو شرتی کو مقہیا سمجھ کر اس کا مطلب گہن کرتے ہیں۔ شرتی کشتی ہے شرتی کے
 ہر دے کی کاٹنا دامیدہ اوھیاں سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اچھا ہی ہے۔ اور
 بھی تو جت تو گیان کے اوھیاں سے پیدا ہونے پر و کش کی پراپتی ہوتی ہے۔
 پرش پر روپ ہو جاتا ہے۔ ویاتیلوں کا پھل ہے۔ کامنا کی پوری ہی گرتی
 کی پوری ہے۔ پیدا ہو جاتا ہے۔ گرتی نام ہے افکار اور جہاں کے

جواب :- دھرت کی اچنت رچنا روپ تو تمہارے ہی انجھو سے سیدھے ہے
اچنت رچنا روپ پنا متھیا و سٹو کا لکش ہے +

اعتراض :- رتھیا پار تھ کا لکش تو اچنت رچنا روپ نہیں ہے۔ اتنا بھی تو
اچنت رچنا روپ ہے۔ کوئی بھی اتنا کی رچنا روپ تو نہیں جان سکتا۔ اتنا تہ سے
اس لئے اتنا کی رچنا نہیں ہے +

جواب :- جو تہ ایتھی والی ہو۔ اور اس کی ایتھی کے پرکار کا چیتن نہ کیا جائے
وہ رتھیا ہوتی ہے۔ اتنا ایتھی والا نہیں ہے۔ اس لئے اس کی ایتھی کے پرکار کی
چیتن کے ابھاوت سے وہ ست روپ ہے +

اعتراض :- آپ نے جو رتھیا و سٹو کا لکش بتایا ہے وہ اوویا میں نہیں لکھتا۔
کیونکہ اوویا ایتھی والی نہیں ہے +

جواب :- سائیتی والی۔ ناش والی۔ اور اچنت رچنا روپ والی سب رتھیا ہی ہیں
گو اوویا ایتھی والی تہ سہی گکناش والی تو ہے۔ اس لئے وہ رتھیا ہے۔ اتنا بیشک
ناش اور ایتھی والا نہیں ہے۔ اس لئے اچنت رچنا والا ہوتے ہوئے بھی سب
ہے۔ ایتھی پاک ابھاو والے کی ہوتی ہے۔ چیتن کا پاک ابھاو نہیں ہے۔
چیتن کی ایتھی اور ناش کی پر تیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایتھی اور ناش اسی کے اس کے
ہے۔ جو پیدا ہو کر مرتا ہے وہ چر ہے اس لئے چیتن اتنا ہی تہ ہے +

اعتراض :- اتنا اور اتنا دونوں کی ایتھی اور ناش پر تیت نہیں ہوتی۔ اس
لئے اتنا نام پر اتنا ہیہ مان۔ اور پر تیتہ کا ہے۔ جو ہستو گرہن ہوتی ہے اس کو
پر ماتے پر مان سے گرہن کیا ہے۔ پس پر ماتا اپنے ابھاو کیسے گرہن کر سکتا ہے۔
موجودہ وقت میں تو وہ آپ موجود ہے۔ اور پر ماتا کے ابھاو و شایں کوئی گرہن
کرنے والا نہیں ہے۔ اس طرح پر مان کا ابھاو پرمان کی موجودگی و غلام موجودگی

کتاب ہے۔ جانتے تو رہتے ہیں۔ جب یہ سمجھ لیا گیا۔ تو آپ ادویات کا
بھان ہو گیا۔

اعتراف۔ ادویات کے پیشے ہوتے پر بھی ہمارے پہلی باتوں کی وجہ
سے ادویات کی اشتہاریت ہوتی رہی گی۔

جواب۔ ادویات کی شہور کرنے ہی کے لئے تو ادویات کے پیشے پنا کا دیا
لایا جاتا ہے۔ دیکھنا کہ ادویات کے پرکش اور پارہ کس ہوتے ہیں بھی اس
وجہ سے تعلق رہتا ہے۔ جب یہ وہاں بہت دور لڑھکھو جاتا ہے۔ تب انہوں
کتاب ایجاد ہو جاتا ہے۔

اعتراف۔ مگر ایسے دور لڑھکھو پارہ والے میں بھی جھوک پیاس کا اثر نہیں
دیکھ رہا ہوں۔

جواب۔ یہ سب اثرات ہنگامہ میں ہیں۔ ہم تو سائنس میں اثرات کا بہت ہونا
دیکھ رہے ہیں۔ ہنگامہ بھر رہے۔ اور اسی بھر م کے دور کرنے کا سامنا کرنے میں
اعتراف۔ جیت میں جھوک پیاس نہیں ہے۔ مگر ہنگامہ کے ساتھ تا دلیہ
ادویات کی وجہ سے تو جھوک پیاس پر تیت ہوئے۔

جواب۔ تب اس ادویات کے دور کرنے کے لئے وہاں کرنے رہتا ہے۔
اعتراف۔ مگر اسانا ناوہی کال سے ہے۔ اس سے کہتے ہیں۔ ادویات
پر اثر ہوتا ہے۔

جواب۔ اس مرض کا علاج بویک ہے۔ جیسے آج سے جھوک مر جاتی ہے
وہی بویک ابھی اس سے ادویات جانا رہیگا۔
اعتراف۔ ادویات کا ہتھیار بویک کی جگہ سے ہندہ تو ہوگا۔ مگر
جیسے تو نہیں۔

ایک ماں رہے ہیں۔ اُن کو بھی تو سننا بھائی ہے۔ اس سے تو گیان کی بزرگی کیا ثابت ہوتی ہے؟

جواب۔ گیانی کی صرف کریموں کے بیواں بڑا استغنی ہے۔ اس میں راج دولین نہیں ہوتا۔ اس لئے تو گیان کی بزرگی تسلیم کرنی چاہئے۔ بھرم تو اس سے چلا جاتا ہے۔ اگیان بناؤں ہو جاتا ہے۔ اگیانی تو اُن اولاد گھرنار لوک پر لوک سب کا اچھائی بنا رہتا ہے۔ مگر گیانی کو یہ اچھان نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ دودیت کو ست بھتی ہے۔ بلکہ وہ اپروکش اور ست برہمہ کو ساکشا نکار کر لیتا ہے۔
اعتراف۔ گیانی کا یہ دعوئے کہ ادویت اپروکش بھائی ہے صرف شاستر کے بل ہے۔ اچھو سے نہیں ہے۔

جواب۔ جیتن روپتا کی نظر سے اچھو بھتی ہے۔
اعتراف۔ جیتن روپتا کی نظر سے بھی سب کی ادویت روپتا کی پریت نہیں ہوتی۔

جواب۔ مگر سب کی ادویت روپتا بھی تو نہیں بھاتی۔ جیسے کسی کو ادویت بھائی ہے۔ ویسے ہی کسی کو ادویت بھی بھائی ہے۔ ادویت کے شے کی طرح ادویت کا بھی شے ہوتا ہے۔

اعتراف۔ ادویت نام ہے دویت کے نہ ہونے کا پس ادویت کے گیان رہنے سے ادویت کا شے کیسے آئے۔ دونوں ایک دوسرے کے برودھی ہیں۔
جواب۔ جیسے دویت ادویت کا برودھی ہے۔ ویسے ہی ادویت بھی دویت کا برودھی ہے۔ اس لئے جیتن روپتا سے ادویت کی پراتی ہوتی ہے تم ایسا کہو مگر اصل میں ادویت دویت کا برودھی نہیں ہے۔ یا شاید ادویت روپتا کے شے کو مانی نہیں پہنچتی۔ ماں جب دودیت بھائی پریت ہوتا ہے تو ادویت اپ بھائی

جواب :- تم کا یہ سوچنا وہی ایسا ہے۔ یہ ممکن کو غیر ممکن اور غیر ممکن کو ممکن

بناتی رہتی ہے۔ **اعتراف** :- بندھ تو اوڑھنا کی وجہ سے ہے۔ موکش کے مست مان لینے سے

موکش ہوتی ہے۔ **جواب** :- بندھ کی توفیق ہی کا نام موکش ہے۔ بندھ اور موکش دونوں ہی

مستیا ہیں۔ بشرتی ایسا ہی کشتی ہے۔ اپنی پرے سب ہی مٹھیا ہیں۔ ان میں سے

مست کوئی نہیں ہے۔ یہ سب بھرم ہیں۔ اور بھرم ہی سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے۔

جان بھرم کا خیال من میں آیا۔ بھرنی ہونے لگتی ہے۔ ابن بھرم کی جڑ نایا ہے۔

یہ پایا گئے ہیں۔ جس کے جیو اور ایشور دونوں بچھے ہیں۔ اور وہ دیت دودھ

پلائی ہے۔ جب تک اس کی استاد قبول کی جائے گی تب تک ناندہ ہی کیا ہوا!

سوال پر تجھ

کو مست اور برہمہ **اعتراف** :- جیو اور ایشور مٹھا مٹھ۔ مگر کو مست اور برہمہ دوست ہیں۔ ان کا

بھید مانو گے کہ نہیں؟ **جواب** :- کو مست اور برہمہ کا بھید صرف سمجھانے بچھانے اور کئے سننے

ہی کے لئے ہے۔ مزو پ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ آکاش کے مثال سے یہ

سمجھنا واجب کر آئے ہیں۔ اور موکش کی دستیا میں بھی کوئی بھید نہیں تھا۔ یہ بھی

مایا کی لیلہ ہے۔ جو تم کو مست اور برہمہ میں بھید مان رہے ہو۔ ہم نے بار بار سمجھایا

کہ جو کو مست ہے تو وہی برہمہ ہے۔ مگر تم نہیں سمجھتے۔ **اعتراف** :- تم مشکل تو ہے۔ کہ جو لوگ پہنچ کر مٹھیا کتے اور آتما کو

جواب۔ خوب! انت تو پروے کے گورھ مقصد کے جان لینے سے بھول
چندن وغیرہ سنا کر ہی کی ایتنا ہو گئی۔ جوئے سنگت گیان ہی کی کیا ضرورت ہے!
(مذاقہ پر)

اعتراض۔ بھول اور چندن تو انت ہیں پیدا ہو کر ناش ہو جاتے ہیں۔ جو
کا تو یہ حال نہیں ہے۔

جواب۔ جب بھول اور چندن انت ہیں۔ اسی وجہ سے تو ادویت گیان
کی ضرورت ہے۔ ورنہ انت انت کا بھید کیسے سمجھیں آید گا۔ اور اگر ایشور اور جیو کا
بھید نہ دور کیا جائے گا۔ تو پھر پادھیننا ہی رہے گی۔ اور ماتحتی میں کشی کی آزادی
کیسی! اور اگر پرکرتی کو مست مانا جائے گا۔ تو وہ جیو کو پریرنا کر کے پتیہ پاب میں لگا رکھیں
وہ کھٹ کہاں سے ہو گا!

اعتراض۔ سنگت اور پریرنا تو ایو یک (رگیاں) سے ہیں۔ ایو یک کے ناش ہو
جانے سے پریرنا کا بھی ناش ہو جائے گا۔

جواب۔ یہ سنا لکھنے کا منت یا قص ہے۔ اگر سنا لکھنے اس کو مان لے تو اس کا
بندھانت غلط اور ویدانت کا بندھانت صحیح ٹھہرے گا۔ ویدانت پر مہر کے سوا
سب کو مہیجا مانتا ہے۔ سنگ وغیرہ سب ایو یک ہے۔ ایو یک جاتا رہا تو پھر رہ گیا
گیا! اتنا تیری مات کے دور ہو جانے سے وحدت ثابت ہو گئی +

اعتراض۔ اگر ویدانت کو نہ مانا جائے۔ تو پھر بندھ موکش کیسے! اس لئے
اتما کا بھید نہ سنا ضروری ہے +

جواب۔ آتما کی ایتنا ان لینے پر بھی نایالی وجہ سے بندھ موکش کی بندھ ہی ہوئی
ہے۔ یہ پایا ہی تو اصلی دویت کا کارن ہے +

اعتراض۔ گر نایا ایک ہی میں بندھ موکش کیسے کر دے گی +

اور تو تم پر اپنا حق کا فرق مانتے ہو۔
جواب۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کی غرض یہ ہے کہ حیوان اور انسان کا بھید دونوں سے
 دور ہو جائے۔ ہم دونوں کو اچھید مانتے ہیں۔ عام پرانی بھرم میں چسکے ہوئے جو کو کرنا
 چھوٹا اور انسان کو سڑو گیتہ مانتے ہیں۔ یہ ماننا صحیح بھی ہے۔ مگر ہم بھی ایسا ہی سمجھانے کے
 واسطے کہتے ہیں۔ تاکہ مضمون صاف ہو جائے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ دونوں کو خدا کا شریک بنا
 کاش وغیرہ کی مثال سے اچھید ثابت کرتے ہیں۔ اور بھید کو اپنا دھرم کی وجہ سے بتاتے
 ہیں۔ انسان کو اپنے کو تو مایا کی اپادھی کہتی ہوئی ہے۔ اور جو کو انسانہ کہہ کر ان کی اپادھی
 ہے۔ اپادھیوں کی طرف سے نظر مثالی جائے۔ تو پھر دونوں اچھید ہیں۔ یہ
 ہمارا نیا بیان ہے۔

اعراض۔ تو تم پر اچھ کے سمجھنے کے لئے ساکھید کی اور تپا پر اچھ
 کے سمجھنے کے لئے اور یکتیوں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ یوگ شاستر بھی ایسا
 ہی کہتا ہے۔ اس لئے وہ فصول تو نہیں ہیں۔
جواب۔ اگر تم ساکھید اور یوگ شاستر کو قبول کر لے تو تو اور شاستر دن سنے کیا
 تصور کیا ہے۔ ان کو بھی صحیح تسلیم کر لو۔ ان کے صحیح مانتے سے پھر تو وہ یہ اہم وادلوں کے
 حیاں کے موافق اسی دیر کو اتنا ماننا ہے جو بالکل غلط ہے۔
اعراض۔ ویدانت کا جو بروہہ دھرم وادلوں کے ساتھ ہے۔ وہ ساکھ
 اور یوگ کے ساتھ نظر نہیں آتا۔

جواب۔ اگر یہ دونوں جو جو کا بھید۔ انسان جو کا بھید۔ اور انسان جو
 اور یکتی کا بھید چھوڑ دیں۔ تو پھر ویدانت کو ان کے ساتھ کوئی اعراض نہیں ہے۔
اعراض۔ جو انسان ہے۔ صرف اتنے ہی گیان سے کہتی ہوئی ہے۔ جب
 گیان کی پھر ضرورت کہاں ہوگی۔

جواب میں بھانے سے قائلہ کیا ہے! جن میں تو ایشور نہیں ہے۔ وہ
 گیلیانی ہیں۔ ان سے جھگڑا کیوں مول لیا جائے۔ پتھر پونے والوں سے لیکر یوگیوں
 سانکھیہ مت والوں تک سب ہی گیلیانی ہیں۔ یہ بھرم میں گرے ہوئے ہیں۔ یہ سسار کا
 پس۔ سسار کا شکے جانتے ہیں۔ اور وہ بھی پراپت نہیں ہے۔ یہ موکش کے ارہکار
 تو نہیں ہیں۔

اعتراض۔ مانا یہ برہمہ دویا کو نہیں جانتے۔ مگر اور دویا تو جانتے ہیں۔
 ان میں بھی اچھے بڑے ہیں۔ کیسے تسلیم کیا جائے۔ کہ ان کو سسار کا شکہ نہیں

جواب۔ ان کو چلنے جیسے راج کا شکہ ہوا کرے۔ مگر موشو تو ایشور۔ جیو
 وغیرہ تک کے کسی پد کی خواہش نہیں رکھتا۔ سب کو بڑھیا مانتا ہے۔ گیلیانی اور گیلیانی
 میں یہ بھی ہے۔

اعتراض۔ جیو ایشور کا جھگڑا چھوڑنے کے ذیل ہے۔ مگر یوں ان کے رُوب
 کے جانے ہوئے یہ ممکن نہیں۔ اُس کا جانا ضروری ہے۔

جواب۔ گیلیانی ایسی تمام عقل اس پر مٹھیا وادیں نہیں خرچ کرتے ان کو صرف
 برہمہ کے غم سے کام رہتا ہے۔

اعتراض۔ سانکھیہ کا کتھن کیا ہوا جیو اور یوں کا کتھن کیا ہوا ایشور۔ دونوں
 ہی جیتن رُوب سے ایک ہیں۔ اور جب آپ خود ایسا بان رہے ہو۔ تو پھر اعتراض کس

جواب۔ دونوں جیتن تو ضرور ہیں۔ مگر سانکھیہ جیو کا جیو مانتا ہے۔ اور
 یوگ۔ ایشور جیو کا جیو مانتا ہے۔ اس کو یہ انت صیح نہیں تسلیم کرتا۔
 اعتراض۔ پھر اس سے کیا ہوا آپ بھی تو خدا حقیق کو لکھتے ہیں۔

جواب :- کئی تو صرف برہمہ گیان سے ہوتی ہے ۔ اور کسی سے بھی ہر اپت نہیں آتی ۔ ایسا یوں اپنے جانے ہوئے بغیر ورتیں ہوتا ۔ اس لئے جب تک اپنا خواہ برہمہ گیان نہ ہو تب تک جتنی کہی !

اعتراض :- سچ کا اور شانت کا مطلب ہے ۔ دویت کا پرہنج جو جاگرت میں ہے وہ سچ سے مشابہ نہیں ہے ؟

جواب :- یہ سچ ہے ۔ مگر پرہنج دونوں ہی میں ۔ سوچن کا پرہنج شینہ میں اور جاگرت کا جاننے میں پرہنج ہوتا ہے ۔ دویت دونوں میں ۔ اور دونوں ہی اکیان آپ ہیں ۔ جاگرت سوچن اور سوچتی تینوں کو شری مٹھا کرتی ہے ۔ اور تیرا ایشور میں یہ جو روپا جو چین جگت سے ہی کی طرح ہے ۔

اعتراض :- جو تو برہمہ سے بہت نہیں ہے ۔ پچاس کے جگت کا فرق کیسے بنتا ہو ؟

جواب :- ایشور آندے اور جیو گیان کے ہے ۔ دونوں ہی مایہ سے جگت آتے ہیں ۔ اور دونوں ہی نے اپنی اپنی بارہی پر اپنے اپنے جگت گپت کے میں ایشور نے تو اچھا سے لیکر شری تک جگت کی کلپا کی ہے ۔ اور جیو نے جاگرت اور ستھا سے لیکر گتی تک جگت کی کلپا کی ہے ۔

اعتراض :- جب جو ایشور روپ یہ موجودہ جو چین والا جگت مٹھا ہے اور ایک برہمہ ہی ست ہے ۔ تو پچرتے اعتراض کیوں کئے جاتے ہیں ؟

جواب :- یہ اعتراض فصول ہیں ۔ اور شری کے نہ جاننے کی وجہ سے ہیں ۔ معترضوں کو برہمہ اتنی سمجھ نہیں ہے ۔

اعتراض :- اگر یہ اعتراض اکیان کے سبب سے ہیں ۔ تو معترضوں کو سمجھا دینا چاہئے ۔ کہ ان کے اعتراض اصل اکیان کی وجہ سے ہیں ۔

سوترا آتا بھی ادھ پر روت ہو کر قریب رہا ہے۔ یہ تمام چیزوں کے بیٹھی سوکھ کر
 اُپادھی کو اپنے میں لئے ہوئے مٹتی روپ ہے۔ اس میں اچھیدا کر یا کر گیاں
 سب ہی ہے۔ سب میں ہر چیز کے کچھ میں جگت پر تیکش روپ سے ویسا ہی نظر نہیں آتا
 جس طرح صبح شام کے وقت کمزور اندھیرے میں ستارے کے پدارتھ لین ہوتے
 ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ اور جیسے بستر میں کمزور یا بلی کے نقش و نگار نہیں دکھائی
 دیتے ویسے ہی اس میں سوکھ جگت کا بھان نہیں ہوتا۔ گیوں پے کے انھوں سے ہمارے
 ہوتے ہیں دسم ہی اترتے کچھ میں یہ جگت مائیم روپ سے استھت رہتا ہے۔
 کیونکہ یہ اس وقت تک اپنی کرت ہوتا ہے۔ مگر وراثت جو کہ سبھول شری والا ہے
 اس میں سبھول جگت پر تیکش پریت سے پریت ہوتا ہے۔ اور وہ بیکش کی بھی ہوتی
 مونی تصویروں کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے۔ جسے کھیت کے پھل اور بیج صاف
 نظر آتے ہیں۔ ویسے ہی اس ہزار سوترا روپ والے وراثت میں ہر ہمارے لیکر سبھول
 ہمارے سب صاف صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ایشور سوترا
 آتا۔ وراثت۔ برہما۔ وشو۔ اندر۔ گیتش۔ الٹی۔ ریکش۔ راکشش۔ برہمن۔ شودر۔
 مٹی۔ درخت۔ گدا۔ وغیرہ وغیرہ سب ہی ایشور روپ ہیں۔ اور جو اس کے جس
 روپ سے آپا سنا کرتا ہے۔ اس کو وہ ویسا ہی پریت اور پراپت ہوتا ہے۔ مٹی کی بھی
 ایسا ہی کہتی ہے۔

اختر ارض۔ جب سب ہی ایشور روپ ہے۔ تو پوچھا کرتے سے چھل کی
 کئی بیٹی کیوں ہوتی ہے؟
 جواب۔ پوچھائے اوشٹان کی جیروں میں مین گول ست۔ رچ۔ تم کا بھلا
 ہوتا ہے۔ اسے پھل میں کئی بیٹی ہوا کرتی ہے۔
 اختر ارض۔ سنا کہ پھل کا یہ حال ہو۔ مگر کئی کس کی آپا سنا سے ہوتی ہے؟

اور یہ نام داد میں نہ پرینہ تم تبدیلی کو کہتے ہیں۔ اور آریخہ اند کو کہتے ہیں۔
 - اعتراض - آب ایسٹو کو کیا شکنی والا مانتے ہیں۔ مگر ریشور ایسا وہ نہیں
 نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں۔ ایلان پر دھان پر اترا اچیتن یا ریشور کا کارن ہے۔ یہ
 سندور۔ گیان۔ تھور کرم۔ ان تینوں سے یا ہوا چیتن پر دھان پر اترا جیوں کا کہنا
 ہے۔ آپ کی اور ان کی باتوں میں اختلاف ہو گیا۔

جواب - جیسے تو مرنے والے ارکھ میں کوشتھ اور خداجھاس میں انوتا دھیا
 (اختلاف کا ترجمہ ہے۔ ویسے ہی تھت (وہ) پدارکھ میں جرمہ کا اور ایشور کا انوتا
 دھیاں ہے۔ اس سے ایشور ہی جگت کا کارن ٹھہرتا ہے۔ اور برہمنہ میں
 اس کا جھاس ہوتا ہے۔ یہ مگر ریشور چارین کے کہنے کا مطلب ہے۔ اس میں اختلاف
 کہاں ہے۔

اعتراض - مگر ریشور چارین کا یہ مطلب آپ نے کیسے سمجھا ہے۔

جواب - ہم نے شرتی کے ارتھ کا وہاں کر کے ریشور چارین کا مطلب سمجھ
 بنا ہے۔ شرتی کہتی ہے۔ برہمنہ سنیہ ہے۔ چیتن ہے اور اننت ہے اسی سے کاش
 ہوا۔ اگنی۔ جل۔ پریشوری۔ ان او شدھیاں اور شریر پیدا ہوتے ہیں۔ سامانیہ ورشٹی
 سے بھی ان شرتیوں سے بزرگ برہمنہ ہی جگت کا کارن ٹھہرتا ہے۔ اور مایا کے
 آدمیتن چار جھاسن روپ ایشور میں سنیہ تا پریت ہوتی ہے۔ وہ اینودھیاں
 کے بغیر سمجھ میں نہیں آتا۔ ایشور اور برہمنہ میں اینودھیاں ہیں۔ جیسے شدھ بستر
 اور رنگین بستر کے درمیان اینودھیاں (اختلاف کا بھرن) ہے۔ اور وہ بھرتی
 کے باعث ہوتے ہیں۔ ویسے ہی بزرگ برہمنہ بھی ایشور کے ساتھ ایکٹا رکھتا ہوا
 بھرتی کا باعث ہوتا ہے۔ اس وجہ سے شدھ برہمنہ میں ایشور کے جگت کی کارشا
 کے سبب سے بھرتی پریت ہوتی ہے۔ میگھا کاش اور ماکاش کو نادان مختلف

ایک پر کرک ہے۔ جو انتر سے، انتر ہر دسے میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ شریر ہے۔ اور اس کے اندر وگیان سے اپادان کو پ سے انتر برامی پر بیان (حد) کو پراپت ہوئے شریر کا اجماعی ہونا شریر میں بیٹھا ہے۔ اور اسی شریر میں پٹھیہ پاپ کی پروردی ہے۔ اور وہی وگیان سے روپتائی نظر سے بھرمین ہے۔ ایشور اپنی مایا شکتی کے سبب سے (ظاہر) وکار کو پراپت ہوا ہوا نظر آتا ہے۔ کیتا میں جو بھرماد نے کالفظ آیا ہے شریر نے بھی اسی کو اسی طرح کہا ہے۔ اس کا ارتق پر برت ہے۔ اور وہی برہمنی کا پر کر ہے۔ یہ سارا ملک اسی کی پریتا سے ہے۔ مہا بھارت میں بھی ایک جگہ ایسا ہی کہا گیا ہے۔ وریو دھن کی زبانی ہے "میں دھرم کو بانٹا ہوں۔ مگر دھرم میں میری پروردی نہیں ہے۔ میں اودھرم کو بھی بانٹا ہوں۔ مگر اودھرم سے میرا من نہیں ملتا۔ اس سے ثابت ہے کہ کوئی دیو میرے ہر دے میں بیٹھا ہوا شریر پریرا کرتا ہے اور میں دیتا ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہوں۔" مہا بھارت کے اس کلام سے بھی ایشور کا انتر برامی ہونا ثابت ہے۔

اعتراف۔ جب ایشور ہی جیوں کے پٹھیہ پاپ کا پر کر ہوا۔ تو پھر شریر شارقہ کرنا فضول ہے۔

جواب۔ چونکہ شریر شارقہ ایشور کو پ ہے۔ اس لئے وہ بھی فضول نہیں ہے۔ اعتراف۔ اگر شریر شارقہ ایشور کو پ ہے۔ تو ایشور ہی بھرا یا کرتا ہے۔ اس لئے وہ فضول کیوں نہیں ہوا؟

جواب۔ ایشور پر برت ہے ایشور بھرا ونا ہے۔ اس گیان سے آنا کی اس شکتی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ انتر برامی اور سب کا آتا ہے۔ شاستروں کا ایسا کتنا فضول نہیں ہے۔ ایشور ہی شریر شارقہ کو پ ہو کر سمجھتا ہے۔ اسی ایک بات کو دھرم نہیں کر رہا ہے جس میں آجائے۔ کہ وہ آنا انگ اودا انتر برامی ہے۔ اسی گیان سے ملتی ملتی ہے

[illegible]

۱۔ اس کے اندر جوئے سے سب جگہ پر تیت نہیں ہوتا۔ لکھنؤ والے
 سے پوچھا جاتا ہے۔ کیسے پٹ (کٹ) کے اندر کھوت ہیں۔ انکوت کے اندر ان کے
 اجڑا ہوں۔ ان اجڑا کے اندر پھر کٹھن اجڑا ہوں۔ اس طرح سچے سے جہاں انڈیا ختم
 ہوتا ہے وہی انڈیا ہی ختم ہوتا ہے +
 ۲۔ انڈیا ختم۔ سب کے اندر تیت سے بھی کیوں انڈیا ہی کی پر تیت نہیں ہوتی۔
 کھوت کی انڈیا پر تیت ہوتی ہے +

جواب۔ موت کے اجزا گو موت کے اندر ہیں مگر وہ پھر بھی باہر ہیں۔ مگر انسانی
کسی کے باہر نہیں ہے۔ وہ سب ہی کے اندر ہے۔ اس لئے پریشانی و پریشانی میں کھٹائی
جوئی ہے۔ اس کا نیلے اور نیلے شرعی اور کبھی سے ہوتا ہے۔ شرعی اس طرح کتی
ہے۔ جو نماز تھوں کی پرورتی بنیاد و عثمان کے نہیں ہوتی۔ جیسے بقیہ کی چھوٹی
نماز کے ماتحت ہے۔ اسی طرح یہ حکمت انسانی کے ہمارے قایم ہے۔ پہلے
ان کے سنت شرعیوں کے حوالے دیئے ہیں۔ یہ جو نظر آتا ہے۔ سب انسانی کا شرعی
ہی ہے۔ موت ہی کا شمار اور منکوحہ پرٹ یا کپڑا میں ہے۔ غیر موت کے کپڑا کماں
اور کیسے رہ سکتا ہے۔ کرشن جھکوان بھی لیتا کے اٹھارہویں ادھیائے میں ایسا ہی
کے ہیں اسے الرحمن الشکور نام پرانیوں کے ہرے میں اسخت ہے۔ شری پرپی
شرعی کے اندر ہے جو برائی ہیں۔ وہ ایسا ہے جہاں سے گئے ہیں۔ اور انسانی

جواب :- ہر تمکاری غلطی ہے۔ یہ نہ از خود وادیا سستی نہیں بلکہ ہتکار تھکتے ہیں۔
 کیونکہ سوسپنٹی سے سوپن اور سوپن سے جاگرت پیدا ہوتا ہے۔ ان کو الگ الگ کرنا
 مشکل ہے۔ سوپن اور جاگرت کی آپس میں پرگیا ہی سے ہے۔ اسی طرح یہ جاگرت بھی
 اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تھرت اسی پر گیا ہی کو ایسور تپاتی ہے۔ اسی پر گیا
 سے تمام پرائیوں کی بدھمی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی میں لے ہو جاتی ہے۔ پرانی اسی
 بدھمی سے جاگرت کو جانتے ہیں۔ اس لئے وہ پر گیا ہر وگتہ ہوا۔ سب کا جاننا سر وگتہ
 ہے۔ یہ پر گیاہ الکیان اپادھی والا ہے۔ پر گیاہ سب کو جانتا ہے۔ اور سوسپنٹی اور سوسپنٹی
 لے ہوتا ہے۔ چنانچہ جاننے کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ تاہم سر وگتہ کا مسئلہ ختم نہیں ہوتا
 بلکہ وہ ہمیشہ نارہتا ہے۔
 آخر شخص :- مگر جب پر گیاہ سر وگتہ ہے۔ تب سر وگتہ ناکی پر تپت کیوں نہیں
 ہوتی ؟

جواب :- بدھمی کی پائنائیں پر گیاہ کی اپادھی روپ بنی ہیں۔ اس وجہ سے سر وگتہ
 پر وکش رہتی ہے۔ پر وکش نہیں ہوتی۔ صرف انومان سے جانی جاتی ہے۔ تمام بدھمیوں
 میں سر وگتہ کو دیکھ کر سر وگتہ کا انجو کیا جاتا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں آتی ہے۔ کوئی
 سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کا علم انومان سے کیا جاتا ہے۔ کرن سی خیر ایسی ہے جس میں
 بدھمی نہیں ہے۔ سب اسی سے اور اس کی پائنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ سر وگتہ
 ہے۔ سوسپنٹی کے دھماکے جس طرح کیڑے میں چھڑا رہتے ہیں۔ ویسے ہی یہ پائنائیں
 بدھمی بھی ہے۔ اس سے آندے پر گیاہ سر وگتہ ثابت ہو گیا۔ اور یہی پر گیاہ انتر وائی بھی
 ہے۔ کیونکہ وکیان سے لے لیکر سب کو شوش میں بری پوزن ہے۔ اور پر وکشوی تنوع
 کے انتر وک ہیں وہی دیا یک ہے۔ اس کا انتر وائی براہمن کر تھ پر بان ہے۔ اور اسی
 میں اس طرح اس کا بیان آیا ہے۔ ”جو بدھمی میں قائم ہے۔ بدھمی جس کو میں دیکھ سکتی

ایمان ہے۔ ایمین جیتن کا پرتی چیب ایٹور اور ادا پرتی جیتن کا پرتی چیب جیو ہے۔ شوہتا
شوہتا پرتی شہ کی شرتی ایسا ہی کتی ہے۔ ہیشہ کایا کے تحت چیا جیو اس کا نام ہے
ایٹور ایٹور شرتی۔ سروگیہ اور رگیت کا کارن ہے۔

اعتراض۔ اس طرح برقی یا سادہ غیر میں جیتن کی چیا یا کا نام شرتی نے کب کیا
ہے۔ یہ اعتراض آپ کی کلیت اور من گھڑت بات معلوم ہوتی ہے۔

جواب۔ سائنڈک آپ شہ۔ اور شہ کا پرتی آپ نقد میں پرتی کی یا سائنڈک
جیو جیتن کا پرتی چیب بتایا گیا ہے۔ اسی کا نام آئندہ ہے۔ اور اسی کو سروگیہ۔
ایٹور وغیرہ بتایا گیا ہے۔ جس کا استحقاق شرتی ہے۔ جو برہمہ کے ساتھ ایکٹ کو پرتی
ہوتا ہے۔ یہ جیتن شرتی آئندہ ہے۔ اور شرتی میں وہی آئندہ کو بھوگتا ہے۔ لیکن
وہ نہیں میں جیتن کا پرتی چیب روپ نگہیہ کر کے پرگیا تھا گیا ہے۔ وہی پرگیا آٹا کا تیرا
بادا رہا ہے۔ شرتی کیا ہے؟ جاگرت کے پدارتھ کی کامنا اور سوپن کے پدارتھ کا
شہ کیونہ ہی شرتی ہے۔ یہی پرگیا۔ یہی ایٹور۔ یہی سروگیہ۔ اور یہی کارن ہے۔ اسی
کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور اسی سے تمام پھوٹن کی اُپتی ہوتی ہے۔ اور سب اسی میں نے
ہو جاتے ہیں۔ وہ۔

اعتراض۔ پراگیہ آئندہ ضرور ہے۔ مگر اس میں سروگیہ تاکی پرتیت نہیں
ہوتی۔

جواب۔ آئندہ پراگیہ کی سروگیہ تا پراعتراض اٹھانا غلطی ہے۔ کیونکہ وہ
شرتی سے نہایت ہے۔ یا ایمین ہر شے کا امکان ہے۔
اعتراض۔ سروگیہ سروگیہ وغیرہ کو شرتی نے آئندہ پراگیہ بتایا ہے۔ مگر
صرف ارتقہ واہ ہے۔ اور وہ دلیل اور یکتی سے خالی ہے۔ جیسے یہ کہنا۔ کہ پتھر تر جاتا ہے
البتہ واہ ہے۔ اور پدارتھ واہ صرف متنی ہے۔ اس کو یکتی سے کیا کام ہے!

جواب سدھانتی کا۔ یہ کہنا ہی کہنا ہے۔ نہ کبھی نومن تیل پڑا نہ رنگھا ناچی۔ شری ہریش مشر وغیرہ نے اس بارہ میں تیاگیوں کو جواب کر دیا ہے۔ یہ جگت چنتن کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کوئی کو سفید کرنے کی کوشش اگر فضول نہیں تو کیا ہے؟

اعتراض۔ جگت کا چنتن فضول ہی سمجھا گیا کہ چنتن تو ہو سکتا ہے! جواب۔ جگت کی رچنا کا کارن مایا ہے۔ یہ ایسا شوشیتی میں آؤ یا روپ پر تیت ہوتی ہے۔ جو اس کا مول کارن ہے۔ اس آؤ یا میں جیتن کا پرتی بپ پڑا ہے۔ اسی کا نام چا بھاس ہے۔ اور وہ ظاہر طور پر تیت نہیں ہوتا۔ صرف انومان سے جانا جاتا ہے۔

اعتراض۔ گھرے کے پانی میں قریب تر ہوتے ہوئے آکاش کا جب عکس پڑتا ہے۔ اور اسی کے اندر بادلوں والے میگھے آکاش کا بھی پرتی بپ پڑتا ہے۔ کیا جاتا ہے پھر کیا جہ ہے۔ کہ بڑھی کے واسطے کے پردوں پر جیتن کے پرتی بپ کی پرتی نہیں ہوتی اور نہ انومان ہوتا ہے۔

جواب۔ بڑھی میں ظاہر طور پر چا بھاس یعنی جیتن کا پرتی بپ پر تیت ہوتا ہے۔ یہ جو بڑھی میں شاہ ہے وہ جیتن ہی کی ہے۔ جیسے دیوار پر سورج کی روشنی منعکس ہو کر اس سے ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ویسے ہی بڑھی کا حال ہے۔ بڑھی کے اندر جو جیتن کا بھاس ہے وہی ایشور ہے۔ اور آؤ یا روپ بڑھی کے واسطوں میں جو جیتن کا عکس پڑا ہے۔ وہی جیو ہے۔ یہ ایشور اور جیو کا کاش اور میگھا کاش کی طرح قائم ہیں جیسے میگھا کاش اور جل آکاش کے پرتی بپ ہونے کا انومان ہوتا ہے۔ بلکہ وہ صاف لکھا دیتا ہے۔ اور جیسے بادل اور گھرے کی اُپادھی کی پھٹا ہوا کاش میں پر تیت ہوتی ہے ایشور اور جیو کی اُپادھی بھی ہمہ میں پر تیت ہوتی ہے۔ بڑھی ہی کی باسنا

میں یہی مایا کا دوا یا کے جگت کو بٹاتا ہے۔
سوال۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرج کا سو بھاؤ وہیہ اور اندریوں کو
 پیدا کر رہا ہے؟

جواب سو بھاؤ وادی کا۔ میں نے انوسے و تریک سے ایسا جان لیا اگر میرج
 نہ ہو تو وہیہ اور اندریاں بھی نہیں۔

جواب سدا رہتی کا۔ انوسے و تریک سے یہ سو بھاؤ سدا نہیں ہوتا۔
 کیونکہ اکثر سوتے وقت خواب میں میرج اٹل جاتا ہے۔ مگر اس سے شریا و اندریاں
 نہیں بنتیں۔ اور یا کچھ استری کے اندر میرج کے داخل ہونے پر بھی وہیہ اور اندریاں
 نہیں بنتیں۔ اس لئے انوسے و تریک کا عمل غلط ٹھہرا اس کے سوا (ظاہری) میرج
 کے بغیر جو کہ وہیہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کا ٹھکانے پاس کیا جواب ہے۔ اس کا
 جواب سو بھاؤ وادی کے پاس کوئی نہیں ہے۔ اس لئے ان سوالوں سے کوئی نتیجہ

نہیں نکلتا۔ یہی وجہ ہے کہ کیا جانی اس جگت کو ماری کا کھیل کہتے ہیں۔ اور پھر
 تم یہ بھی جانتے ہو کہ میرج اس خسر میں ایک روپ سے گرگت ہوتا ہے۔ وہیہ اور
 جو ان اور پورے جگت ہے۔ اسی سے جگت کے ویرہ کی طاقت آتی ہے۔ اسی کی
 مدد سے آنا جانا ہوتا ہے۔ جب شریک کا فروین قابل اطمینان طریقہ میں نہیں ہوتا
 تو جگت کا کہنے ہو گا۔ بڑے چھوٹے بیج کو دیکھو کہ وہ رالی کے دانہ سے بھی چھوٹا ہے
 اور کیڑے اس کو کھا جاتے ہیں۔ اور وہی بیج درخت کی صورت میں پلوں یا کھٹی گھوٹے
 اور آدمیوں کو اپنے سایہ میں پناہ دیتا ہے۔ یہ مایا ہے۔ اس کا فروین کیا کیا جائے؟

یہ بیج ماری کا کھیل ہے؟
نیا بات کا آخر ارض ہم جگت کا فروین نہیں کر سکتے۔ مگر ہمارے آچار یہ آدینا
 چار یہ ویرہ تو کہتے تھے۔

اعتراف۔ کوٹھہ پنے کے ناش کے بغیر اس میں جگت جو اور ایشور دکھانا
غیر ممکن ہے +

جواب۔ مایا کی تعریف ہی یہ ہے کہ غیر ممکن کو ممکن اور ممکن کو غیر ممکن بنا
دیتی ہے۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ سیپ کے آدھار کے ناش کئے ہوئے بغیر
ایسا ہی میں تو چاندی کا بھوم اور ریت کو بگاڑے ہوئے بغیر اس میں مرگ جل (مراب)
کا دھوکا پیدا کرتی رہتی ہے۔ پتھر میں سختی اور آگ میں گرمی رہتی ہے۔ یہ ان کا سوا
ہے۔ ویسے ہی مایا کا بھی یہ سوچنا ہے۔ جب تک اس مایا کی اصیت کا گمان نہیں
ہوتا تب تک بھاشی ہے۔ جہاں اس کا روپ سمجھ میں آگیا پھر وہ غائب ہو جاتی ہے
مایا کے بارے میں کیا شک کرنا لہجہ تو خود ہی شکا روپ ہے۔ کوئلے کا گن ہی کالا ہے
تم کو اس کا روپ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ دور ہو اور بس +

اعتراف۔ جب مایا کے روپ کا نقشہ ہو جائے تب یہ دو بیرونی گرائس کے
روپ کا تو آج تک نقشہ نہیں ہوا۔ یہ دور کیسے ہوگی +

جواب۔ داری کے کھیل ایک وقت میں ہوتے ہیں۔ دوسرے وقت میں نہیں
ایسے ہی مایا کا روپ ہے۔ داری کا کھیل ظاہر طور نظر آتا ہے۔ وہ لکڑی کے ٹکڑے
کو روپیہ اور ایشور بنا دیتا ہے۔ اور آپ کوڑیوں کا محتاج بنا رہتا ہے جیسے وہ نظر
بندی کرتا ہے۔ ویسے ہی مایا انکھوں کی طرح جادویتی ہے۔ یہ جگت ایسا ہی ہے۔ جب
اس کی کوئی اصیت ہو تو اس کا روپ دکھایا جائے +

اعتراف۔ جگت کا زون (سندھ کرنا) کئے غیر ممکن ہے +

جواب۔ کوئی بھی آج تک جگت کا زون نہیں کر سکا۔ اور جنہوں نے کوشش
کی ان کو سوار آگیا ان کے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ سو بھادوا دی کہتے ہیں۔ کہ پیرج سے
خود بخود دریاں۔ دیہر وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسا اس کا سو بھادوا ہی ہے۔

خود کو دور ہوجاتا ہے۔

سوال۔ جلوت کے آپادان کارن مایا کا کیا روپ ہے؟

جواب۔ مایا تم روپ ہے۔ نہایت کم پائی آپ نشہ لے اُس کو ایسا ہی بتایا ہے
 اچھوٹے جی ہی سندھ ہو لے۔ شرتی بھی ایسا ہی کہتی ہے۔ مایا کے انت روپ
 ہیں۔ چین سے بھی جوتے وہ بیٹھے۔ جیوں کو اسی طرح سے بھر چم چوتے۔ اور وہ مایا
 کے موہ روپ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور ان کی بدتمی کند ہوجاتی ہے۔ مایا کے روپ
 تو بہت ہیں۔ مگر چڑ روپ اور موہ روپ تکھیہ ہیں۔ یہ مایا است اس وجہ سے کہتی جاتی
 ہے کہ بھاشتی ہے۔ اور است اس وجہ سے ہے کہ وہ لمحہ لمحہ بدلتی رہتی ہے۔ اور
 گیان سے نال ہو جاتی ہے۔ ویدانت اس کو انرو جینی بتاتا ہے۔ اور سنت است دو دو
 سے وکشن پھرتا ہے۔ یعنی اس کو سنت ہی کہہ سکتے ہیں نہ است ہی کہہ سکتے ہیں۔
 کوئی اس کا روپ کیا بتائے۔ یہ حرکت سن کی سینگ ہے۔ گیانی اس کو پیچ اور است
 سمجھتے ہیں۔ گیانی اس کو است سمجھتے ہیں۔ اور گیانی کی درشتی سے یہ انرو جینی یعنی
 ناقابل بیان پھرتی ہے۔ یہ اسی طرح جلوت کی ستا کو دکھایا کرتی ہے۔ جیسے نقش و نگا
 سے سیا یا بھلا بستر پھٹی گھوڑے وغیرہ کی تصویریں پیش کرتا رہتا ہے۔ یہ مایا
 خود نما رہتی ہے۔ کیونکہ چین کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ اور یہ ایک منی میں خود نما بھی
 کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اس کو سنگ والا بنا دیتی ہے۔ اور روکاری کو کشتہ میں ایٹور۔
 جیو۔ اور جلوت کا تماشا دکھاتی رہتی ہے۔

اعتراض۔ اگر بابا میں یہ طاقت ہے۔ کہ آتا کو جیو ایٹور اور جلوت بنا دیتی ہے
 تو پھر کون کشتہ پنے کا تو ناش ہو گیا۔
جواب۔ کون کشتہ پنا کا ناش تو نہیں ہوتا مایا اسی کے آدھار پر ان تیزوں کے
 نظاروں کی کلپنا کرتی رہتی ہے۔

ہے۔ اور یہ روپ بریما بڑی ہے۔ آپ لکھاسی کو سہسہ لاکھ یعنی ہزار سرور لاکھ
 ہیں۔ اس کا انٹری روپ ایک ٹری ہر نیگر بھر ہے۔ بعض لوگ پتھر کے برہما ہی
 کو ایشور کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کو یہ اعتراض ہے۔ کہ اگر ایشور بے شمار پاتوں والا
 ہوا۔ تو کیڑے وغیرہ بھی ایشور ٹھہریں گے۔ سب کا رچنے والا برہما پتی برہما ہے۔ اس
 لئے ذہنی ایشور ہے۔ اور میٹھے کے واسطے اسی کی آپاسائی جاتی ہے۔ اس پر بھگت
 کا جواب ہے۔ کہ چونکہ برہما و شتو کی تابھی سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ایشور
 نہیں ہے۔ و شتو ہی ایشور ہے۔ پھر شیو کے آپاسکوں کا عقیدہ ہے۔ کہ و شتو
 تے شیو کے چرن کی پراپتی کے لئے بڑے بڑے تپ کئے ہیں۔ اس لئے و شتو
 ایشور نہیں ہیں۔ بلکہ شیو ہی ایشور ٹھہرتے ہیں۔ اس مت کا لکھن گنیش جی
 کے ماتے والے کرتے ہوئے گنیش کو ایشور کہتے ہیں۔ الغرض یہ مت متاثر کے
 جھگڑے ہیں۔ تم کو تو صرف سادہ گہن کرنا چاہئے +

سوال۔ ایشور کے ماتے والوں کے کتنے مت ہیں ؟

جواب۔ سب ہی ایشور کو ایک روپ سے مان سہے ہیں۔ یہاں تک
 کہ پیل وغیرہ درختوں کو بھی لوگ ایشور مانتے ہیں۔ ان کی تعداد بتانا بہت
 مشکل ہے +

اعتراض۔ اگر درختوں تک کو لوگ ایشور مانتے ہیں۔ تو پھر ایشور ان باتوں
 سے بدھ کہاں ہوتا ہے ؟

جواب۔ یہ مانا کریں۔ دنیا میں ہر جگہ اختلافات ہیں۔ بدھانت میں
 کوئی بھید نہیں آتا +

اعتراض۔ پھر گنیا سوکس مت کو اختیار کرے +

جواب۔ شرتیوں کے بتائے ہوئے جگہتوں کے وچار کرنے سے یہ میر

تعلق صرف جیوں سے ہے۔
اعتراض۔ مگر آپ تو جیوں کو بھی ایشور کی طرح اسٹک مانتے ہو۔ پھر ایشور میں بڑائی کیا ہوئی؟

جواب۔ ایشور میں اور جیوں میں یہ فرق ہے کہ ایشور میں کرم کلش نہیں ہے۔ جیوں میں ہے۔ ایشور بایا کا پر رک ہے۔ جیوں میں ہے۔ یہ لوگ شامستر کی تعمیر ہے۔ نیارو والے کچھ اور بھی کہتے ہیں۔ اسٹک کی پریرکتا نہیں بنتی۔ مگر اگر ایشور بقیہ گیان والا ہے۔ اس وجہ سے پریرکتا ہے۔ اس میں بقیہ اچھیا بقیہ گیان اور بقیہ پریرکتا ہے۔ پریرکتا نام ہے آساہ کا۔ جیوں میں بھی اچھیا گیان اور پریرکتا ہے۔ مگر وہ بقیہ (عارضی) ہیں۔ بشرتی بھی ایشور کو بقیہ شکلب اور بقیہ کام بتاتی ہے۔ مگر ہر تیرے گرجے کے اُپاسنا کرنے والے نیاک اس طرح بھی مانتے ہیں۔ کہ ایشور بقیہ گیان۔ اور بقیہ اچھیا والا نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا ہوتا تو پھر سرشتی کا خاتمہ کبھی بند ہونے پر نہ آتا۔ اس وجہ سے ایشور بنگ شری کے ساتھ سرشتی گرجے کا نام ہے۔ اور وہی ایشور ہے۔ پیمانہ تمایا کا آیا دھی والا ہے۔ اور اپنے شیشی شری کے ابھان سے وہ ہر تیرے گرجے کو دھالان کرتا ہے۔ اور بقیہ پریرکتا نامی گرجے میں اس ہر تیرے گرجے کا نام تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔

اعتراض۔ مگر جب ہر تیرے گرجے بنگ شری والا ہوا۔ تو پھر وہ ایشور کیسے کہلا گا وہ تو پھر جیو ہو گیا۔

جواب۔ لیکن شری سے بندھے ہوئے ہوئے پر بھی ہر تیرے گرجے جیو نہیں ہے۔ کیونکہ جیو میں اوڈیا کی وجہ سے کامیہ کرم ہیں۔ ہر تیرے گرجے میں نہیں ہے۔ اس لئے وہ ایشور ہے۔ بعض لوگ وراث کی اُپاسنا کرتے ہیں جو سب کے شیشا پریرکتا نام یا لوگ وغیرہ کی مجموعی صورت ہے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ وراث ایشور کا مستحق ہے۔

جیو اور آتما کا پیچیدہ سمجھ لیا جائے۔ تو یہ دھوکا دہندہ ہو جائے۔ ایشور کا جیو پر کرتی ان سب کا روپ سمجھ لینا شروع شروع میں بہت ضروری ہے۔

ساتواں پرچھید

ایشور۔ جیو۔ پر کرتی

سوال۔ آپ ان تینوں کی صراحت کر دیجئے؟

جواب۔ پر کرتی صحت تو کے پر کے ہے۔ اس پر کرتی کا پریرنا کرنے والا ایشور ہے۔ یوگ شاستر نے ایشور کو جیوں کے پر کے بتایا ہے۔ اور آپ تشہد میں بھی لیتا ہی کہتا ہے۔ یہ ایشور پر دھان (پر کرتی) اور کشیترگیہ (جیوں) کا سوا می ہے۔ پر دھان تین گونہ ہے۔ راج۔ تم کی سامیہ (ذاتی جلی ہوئی) اور سچا کا نام ہے۔ ایشور کشیترگیہ کہلاتے ہیں۔ ایشور انتریا می ہے۔ اور یوگ شاستر کے موافق (۱) ایشور (۲) ساو دیا۔ (۳) اسمتا۔ (۴) راگ۔ (۵) دیش۔ (۶) ابھان۔ اور پاپیشیہ۔ اور پاپیشیہ سے ملے جگے ہوئے کرموں سے قہمت (آزاد ہے۔ جیوں کو کرم دوانا۔ جاتی۔ آریہ۔ اور بھوک کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایشور میں ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ ایشور ریش و شیش ہے۔ اور اسٹک جیتن ہے۔ گو ایشور کے اسٹک ہوئے سے پریرکنا پنا نہیں بنتا۔ رگ ریش و شیش ہونی کی وجہ سے مایا کے میل سے پریرکنا بنتی ہے۔ ایشور اگر مایا کا پریرنا کرنے والا نہ ہو۔ تو بندھ اور موکش کی نیو سچا نشٹ ہو جائے۔ اور گت بدھ ہو جائیں۔ اور بدھ گت ہو جائیں۔ پتر سے آپ تشہد اس بات کو یوں کہتی ہے۔ پر ماما ہی کے دڑ سے ہوا جیتی۔ اور سورج پتا ہے۔ مایا کے پریرک ہوئے سے ایشور میں (۱) کرم۔ (۲) کلش۔ (۳) کرموں کے پھل۔ اور (۴) پھلوں کے سنسکار۔ یہ چاروں نہیں ہوتے۔ ان کا

جواب پہلو کی سانکھیہ شاستر والے کہتے ہیں کہ سو شمشیں جو پڑش پر تیرت
ہوتی ہے وہ پرکرتی کا روپ پہناتا کہ نہیں ہے۔ پرکرتی و کاری ہے۔ اور ست
پرجہ۔ تم شمشوں کو دوا اور پر پرجہ کو پڑش کے بھوگ اور موکش کے لئے پیدا کرتی
ہوتی ہے۔ اپنے واسطے نہیں۔ اس لئے پرکرتی کی جڑ نا کو آتما میں نکلت کرنا
بھرم ہے۔

اعتراف سچ پرش اگر اسنگ ہے۔ اور پرکرتی کی وجہ سے پرکرتی کا جگت اپن
کرنا مانا جائے۔ تو بھوگ اور موکش دونوں نہیں بنتے بلکہ اگر پرش اسنگ ہے تو کس کا
بھوگ اور کس کی موکش اور اگر کوہ پرش میں بھوگ اور موکش کی صرف پر تیرتی
ہوتی ہے۔ تو بھی نہیں جو سکتا۔ کیونکہ پرش اور پرکرتی اپنے اپنے سو بھاو سے جگتا
ہیں۔ پھول کی الی شیشہ میں بھاستی ہے۔ ان کی قوت کی وجہ سے۔ ایسے ہی
آپ کے خیال میں پرکرتی کی قوت سے اس کا بھوگ اور موکش پرش میں پر تیرتی ہوتا
ہے۔ مگر جب پرش بالکل اسنگ ہی مانا گیا ہے۔ تو اس میں ایسا خیال کرنا بھی غلطی
میں داخل ہے۔

جواب۔ حقیقت میں تو آتما میں بھوگ اور موکش دونوں نہیں ہیں۔ جب تک
پرکرتی اور پرش کے روپ کا بھان اور بھان نہیں ہوتا۔ تب ہی تک یہ بھرم رہتا
ہے۔ سانکھیہ کہتا ہے۔ ”پرش جتن کھی ہیں۔ اگر ایک ہی پرش ہوتا۔ تو ایک کے
بندھن سے سب بندھا اور ایک کے چھوٹے سے سب کا ٹھٹھا کا رہتا۔ بلکہ جو
بندھا ہے وہ بندھا ہے۔ اور جو نکلت ہے وہ نکلت ہے۔ یہ سانکھیہ کا منہ ہے۔
اس کو ہم صرف بیوہ کی سیدھی کے لئے مانتے ہیں۔ اسی طرح نیا ایک اور میاں لک
ویدول کا حوالہ دے دے کہ آتما کا بھید مانتے ہیں۔ مگر یہ بھید وغیرہ آتما کے نہیں بلکہ
جیو کے ہیں۔ آتما اور جیو میں بھید ہے۔ اس وجہ سے ان کو دھوکا ہوتا ہے۔ اگر

میں پرودہ ہے +

جواب : آتا حقیقت میں آتندے ہی ہے۔ جو شوشتی کال میں سب کے لئے ہو جانے پر پاتی رہ جاتا ہے۔ اس شوشتی میں چیتنا۔ پشت نہیں ہوتی۔ جاگرت اور ستیا میں اچھیا وغیرہ تو کُن اس میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے آتما اچھیا والا کہلاتا ہے۔ اور وہ اچھیا وغیرہ سے پرے بھی ہے۔ کیونکہ اچھیا وغیرہ اسی کے اثر سے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری اگلی اور پچھلی باتوں میں پرودہ نہیں ہے۔ یہاں مختلف میانسک بھٹ وغیرہ آتما کو جڑ اور چین دونوں مانتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ کہ شوشتی سے اُٹھنے پر پانی کتا ہے۔ کہ میں ایسا سو یا جیسا جڑ روپ تھا۔ سنو۔ اُس کا یہ کتا سمرن (یادداشت) روپ گیان کے اثر سے ہے۔ اس بخبری تک کا علم بغیر گیان اور انجھو کے نہیں ہوتا۔ اس لئے شوشتی میں بھی شوشتی گیان کے انجھو ہونے اور اُس کی یاد رہنے کی وجہ سے آتما گیان وان ہی ٹھہرتا ہے۔ اس حالت میں بھی وہ جڑ نہیں رہتا۔ اُس کی گیان روپا تو تینوں کال۔ جاگرت۔ سوین اور شوشتی میں بنی ہی رہتی ہے۔ گیان کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اس سے آتما چین ہی ہے۔ جڑ نہیں ہے۔ اور میانسکوں کا آتما کو جڑ اور چین دونوں ماننا اور جگنو کی طرح پرکاش اور اپرکاش والا جاتا غلطی اور بھرم ہے +

چھٹا پرکرن چھوٹ

آتما کا جڑ اور چین پنا

اعتراف : یہاں تک آتما کو جڑ اور چین دونوں مانتے ہیں۔ میں نے بھی اپنی انٹرکھی ورتی دوا ایسا ہی وچار کیا ہے۔ اور ایسا ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ اس لئے آپ کی باتوں میں فرق معلوم ہوتا ہے +

پنچرشی یہ تو گن نہیں ہوتے۔ اور یہ تو گن پیدا ہونے والے اور ناش ہونے والے ہیں۔ اس نیا رنگے مت میں دھرم اور مہم کا نام اور شٹ ہے۔ آپ اپنے اور شٹ نے آتما کا گن کے ساتھ سبھوگ ہوتا ہے۔ اور آتما اور مہم کے سبھوگ سے ہر گن پیدا ہونے ہیں۔ اور سبھوگ اور شٹ میں اور شٹ کے ناش ہونے سے تب کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور سبھوگ اور شٹ کے والہ ہونے سے آتما جیتن ہے۔ اور جو جیتن ہوتے ہیں ان میں جیتن کا گن نہیں ہوتا۔ اور آتما میں اچھیا۔ دولش۔ اور کیرن وغیرہ بھی ہوتے ہیں یہ گن نہیں ہوتے۔ اور یہ آتما الیو سے مختلف ہے۔ اور دھرم اور مہم کے گنا ہونے کے سبب سے شکھ وکھ کا پھل بھوگتا ہے۔ یہ آتما کے پر بیان اور گن وغیرہ کے متعلق مختلف مت متا ستروں کی رائیں ہیں۔

اختر اص۔ اگر آتما ویکو (ویا پکت) ہوتا۔ تو لوک لوکا نہیں اُس کا آتما ۱۰ غیر گن ہوتا۔ کیونکہ آتما کا کر یا والوں میں ہوتا ہے۔ اور ویکو میں کر یا نہیں ہو سکتی۔

جواب۔ جیسے ویکو کا آتما جانا نہیں ہو سکتا ویسے ہی ویکو کی اس شریو میں استھتی بھی نہیں ہو سکتی۔ اور جیسے اس شریو میں کرم کے بس اچھیا وغیرہ کے پیدا ہونے سے آتما کا بیوا رہتا ہے ویسے ہی شریو کے ناش ہو جانے پر اشل کا لوک لوکا متزین جانا بھی ہوتا ہے۔ اصل میں تو آتما نہ کہیں جاتا ہے نہ آتا ہے۔ آتما جائیداد ہوئی اپاد بھی کے سبب سے ہے۔ کھٹے کے چھنے سے جیسے گھٹا آگس کا چلنا دھرم ہے ویسے ہی آتما کا کر یا بھوگتا پنا بھی دھرم ہے۔ اس پر بہت باتیں آگے چل کر ہوئی ہیں گی۔

اختر اص۔ آپ یہ پید کہہ چکے ہیں کہ دیگان سے سے پرے آتما ہے آتما ہے۔ اور سب کہتے ہیں۔ کر یا اچھیا وغیرہ دھرم والا آتما ہے۔ ان کی اور کچھ باتیں

جواب۔ مدیم پر بیان کا تو مطلب ہی یہی ہے۔ کہ آتما شری کے پر بیان

کا ہے۔ ^{۳۵} **اعتراف**۔ اگر آتما مدیم پر بیان ہے۔ تو اتمی کا آتما مجھ میں اور مجھ کا آتما اتمی میں کیسے آسکتا ہے؟

جواب۔ کروں کے میں پر کر اتمی کے شری کے آتما کے اوپر جماعت (بڑھ جاتے ہیں۔ جیسے چھوٹا بچہ بڑے ہونے پر بڑا بن جاتا ہے۔ اور جیسے ایک غنیمت کے روگ سے تمام شریروں کی ہو جاتا ہے ویسے ہی اتمی شری میں آتما کا حال ہے۔ ہر کرمل کے بس اتمی اور مجھ کی یونی کو پر اپت ہو گیا ہے۔ یہ مدیم پر بیان والوں کا مت ہے۔ یہاں پر بیان مٹنے والے کہتے ہیں کہ "اگر آتما کا مدیم پر بیان آتما جاسے تو وہ ساکار ہوگا۔ اور ساکار و ستو ناش ہو جاتی ہے۔ اور اگر آتما کا ناش مان لیا جائے تو پھر پاپ بڑھ کر مل کے پھیل کا بھونگنے والا کون ہوگا۔ اور پنیہ کرم کرنے اور پاپ کرم نہ کرنے کا اندیشہ نہیں جاسے گا۔ اور شکہ دکھ کا بھوک شری کو غیر کرم کے ہی مانتا پڑے گا۔ اس لئے آتما نہ مدیم ہے نہ انہی ہے بلکہ وہ جان ہے۔ اور آکاش کی طرح ویلک اور مت ہے۔ اور فراکار ہے۔ اور کیریا سے رہت ہے یہ اینک مت والوں کی رائیں ہیں۔ ان میں سے کوئی تو آتما کو جتن بتاتا ہے۔ اور کوئی جڑھیتا ہے۔ کوئی جڑھیتن کی ملی ہوئی دشاتا ہے۔ آتما کو جڑھیتانے والے پر بھا کر میاں تک ہے۔ اور تیا یک بھی ایسا ہی کہتا ہے۔ تیا یکوں کا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ آتما اور تیا ہے۔ اور جتن اس کا اندیشہ ہے۔ جیسے آکاش و ریتیا اور شیدائش کا گن ہے۔ تیار کے مت میں آتما میں جو شیدائش گن رہتے ہیں وہ (۱)۔ ایچیا۔ (۲)۔ دولش۔ (۳)۔ پرتین۔ (۴)۔ وھرم۔ (۵)۔ اوھرم۔ (۶)۔ اساہ (۷)۔ دکھ۔ اور (۸)۔ شکہ دکھ کے منکار۔ (۹)۔ جیتتا۔ یہ آتما کے گن تیا یک مانے ہیں۔ اور ان نو گنوں کے ذریعہ آتما کا بر تقویٰ وغیرہ سے بھید قائم کیا گیا ہے۔ بر تقویٰ

لڑتے جھگڑتے دیکھا ہے ساس وجہ سے یہ آکا میں دیکھ کر جتنا صدمہ آتا کہ کشتی ہے
 ہر شے کر بچہ کے آپا تک پران آتروادی کہتے ہیں۔ مگر اندریاں آتما نہیں صرف پران تھا
 ہے۔ کیونکہ تمام اندریوں کی زندگی پران کے اوپر منحصر ہے۔ اور شوہنقی اور ستیا میں یہ
 سب اندریاں پران ہی میں ہیں ہوتی ہیں۔ یہ سب تو سہ جاتی ہیں پران ہانگتا رہتا ہے
 آپ تشدد میں بھی پران کی زندگی تسلیم کی گئی ہے۔ روکھتا اس میں ہوتا ہے۔ وہ شہر
 سے یکے بعد دیگرے ایک ایک اندری نکل گئی۔ گر شہر پر بھی ظہم رہا۔ آخر میں جب
 پران نکلنے لگا تب شہر بے کام ہونے لگا۔ تب سب اندریوں سے پران کی زندگی
 تسلیم کی۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ پران آتما ہے۔ پھر ایک مختصر میں یوں کہتا ہے۔
 کہ پران جو ہے جو بھوگتا نہیں ہے۔ اس کے رہتے ہوئے بھی گہری فین میں چور
 چوری کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے بھوگتا میں بھی لگے۔ اس مثال سے من بھی آتا
 کہہ رہا ہے۔ مگر وگیاں وادی من کو آتا نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں۔ انتہہ کرن میں دو
 ورتیاں ہوتی ہیں۔ ایک اہم (میں پہنے) کی ورتی۔ دوسرے اوم دیسپنے کی ورتی
 اس اہم ورتی کا نام وگیاں ہے۔ اور اوم ورتی من ہے۔ اور یہ من وگیاں سے پیدا
 ہوتا ہے۔ اور اس لئے وگیاں ایسی بُدیہی ہی آتما ہے۔ اور وہ بھی وگیاں کو آتما بتاتا ہے
 جو اور کچھ نہیں وگیاں کے کوش ہے۔ مگر یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ یہ وگیاں اپنی
 بڑھی چھن چھن پڑنے والی ہے۔ اور اینھو اُس کو ایسا ہی ثابت کر سکتا ہے۔ بہت مدت
 مادھیاک شونہ وادیوں کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو شے لمحہ لمحہ تبدیل ہوتی رہے وہ
 کبھی آتما نہیں ہے۔ آتما تو صرف شونہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہی شونہ رچنا کی
 سرشتی سے پہلے تھا۔ اور اسی میں گے۔ گیا آگیاں کی شریلی کلیت ہے۔ اس مدت
 کا کھنڈن سدھانتی (ویدانتی) کرتے ہیں۔ اُن کا یہ دعویٰ ہے کہ جو شے شونہ ہے
 اُس کا کوئی رُوب نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ کسی کا اوشٹان بنا رہے۔ اس لئے اس دستو

پرمان (اندریوں ہی کے علم) کو مانتے ہیں۔ یہ نادان گوشہ جیتن سے ایک شہر ترک
کے تمام اجرائے مجموعہ کو آٹا مان بیٹھے ہیں۔ حالانکہ خود پر تیکش پران سے یہ شہر رانا
سے شہر کی کے متفقہ چلیا سگوئے دھوکا دینے کے لئے یہ اپنے موت کو شہر کی کے
موانع بتایا کرتے ہیں۔ اور ایسے پران دیتے ہیں کہ چھاندوگ اب نشد میں اسی ان
نے کوش کو آٹا بنایا گیا ہے۔ اور یہ ہوا میں نے وردھن کو اسی شہول دیدہ کی یو پاک حکم
ویا ہے۔ اور یہی دیدہ آتا ہے۔ ان پر کوئی شخص یہ اعتراض کرتا ہے کہ "مرنے
وقت جب آتا دیدہ سے نکل جاتا ہے۔ تو دیدہ مر جاتا ہے۔ اس لئے یہ دیدہ آتا نہیں
ہے۔"

چوتھا پرچھید

آٹا کا سروپ

سوال۔ دیدہ سے جتن آٹا کا سروپ کیا ہے؟

جواب۔ میں دیکھتا ہوں۔ میں سنتا ہوں۔ اس پر تیت سے اندریاں آتا ہیں
لیونکہ جہاں ہنگامہ ہوتا ہے۔ وہ آتا ہے۔

اعتراض۔ اندریاں تو اچیتن ہیں۔ آتا جیتن ہے۔ اندریاں آتا نہیں ہیں؟

جواب۔ اندریاں اچیتن نہیں بلکہ جیتن ہی ہیں۔ اب نشد میں ایک کتھا آئی
ہے۔ کئی وقت اندریاں آپس میں مل کر لڑنے جھگڑنے لگیں۔ بانی نے کہا میں
سب سے سریشٹ ہوں۔ آئندہ بولی۔ بزرگی مجھ میں ہے۔ کان نے بتایا۔ گرفتار
کا غاتمہ مجھ پر ہے۔ کو علی ہذا القیاس۔ اسی طرح سب اندریاں ایک ایک کر کے جھگڑ
رہی ہیں۔ جب کسی طرح اس جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ تو یہ سب کی سب بننا
کے پاس گئیں۔ کیا اس سے شہر نہیں ہوتا۔ کہ اندریاں جیتن ہیں۔ اچیتن کہہ گئے۔

گیا بی کو اس وقت تک وہ یہ کہتی ہیں دیر ہوتی ہے۔ جب تک اس کے پرار بندہ
 کرم کا ناش نہیں ہو جاتا اس شرعی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گیان سے گیان
 کے ناش ہونے پر بھی پرار بندہ کرم کی وجہ سے شریر کی استحقاق رہتی ہے۔ اور
 دلیل نام ہے ورثانت کا۔ ورثانت سنو۔ کھارنے لکھنا بنانے کے لئے چکر کو
 گردش دیا گھڑا بن گیا۔ مگر گردش کے سنگار سے چکر اس کے بعد بھی کچھ دیر تک
 گھومتا رہتا ہے۔ یہی حال اگیان کے ناش ہونے پر اس شریر رُوپی چکر کا بھی ہوا
 کرتا ہے۔ اور گیانی کے اچھوٹے بھی شریر کی استحقاق کچھ دیر کے لئے رہتی ہے۔
 نیا کیوں کی یہ بات بے دلیل ہے۔ کج بجھی کو چھوڑو۔ اصل مطلب پر آؤ۔ سویم وقت
 ہی کو کوشٹھ کہتے ہیں اس کو کوشٹھ کی اور اہم شبد کی ایکتا نہیں بنتی۔ رزوکاری
 کو کوشٹھ اور جدا بھاس کی ایکتا نامی بھرم ہے +
 آخر آرض۔ اگر کوشٹھ اور جیو کی ایکتا بھرم سے سدھ ہے تو تمام شاستر اور لوک
 اس کو اس طرح کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ تمام شاستر اور تمام لوک تو مودکھ ہیں۔ یہ زبردستی اپنے آپ کو پنڈت
 مان رہے ہیں۔ اور شریوں کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ اور اس وجہ سے بھرم میں
 پڑے ہوئے ہیں +

آخر آرض۔ ان شاستروں میں سے بتوں نے شریوں کا ارتھ اور طے پر کیا
 ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟

جواب۔ سنو۔ کوشٹھ اور جدا بھاس کی ایکتا بھرم سدھ ہے۔ جو لوگ اس
 طرح نہیں مانتے۔ ان کو شری سے آخر تک شریوں کا سچا علم نہیں ہوتا۔ یہ صرف
 اپنے اپنے مت کے کش کو ورثہ کیا کرتے ہیں۔ اگیان انوں کے مت ہمیشہ ایک
 ہوا کرتے ہیں۔ ان میں دیہہ آتم وادی (یعنی شریر کو آتما مانتے والے) صرف ایک پریش

نہیں رہتا۔ اور گیان کے پیدا ہونے کے وقت سے لے کر کر م کثرت وقت تک جیون
حکمت کی پوشا پر اپت ہوتی ہے۔

اعتراف۔ پراریدہ تو اس شریر کا رمت کارن ہے اپادان کارن نہیں ہے
اپادان کارن تو اودیا ہی ہے۔ جیسے گھڑے کا اپادان کارن مٹی ہے اور رمت کارن
گھڑا ہے۔ گھڑا گھڑا رکے رہتے ہوئے ناش ہو جاتا ہے۔ سخت نہیں رہتا۔ ویسے
ہی پراریدہ رکے رہتے ہوئے اور اودیا کے ناش ہوتے ہوئے اس شریر کا بھی ناش
ہونا چاہیے۔

جواب۔ نیارمت والے اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ اپادان کارن کے ناش
ہو جانے پر بھی جین اتز کے لئے اس کے کارج کی استغنی رہتی ہے۔ اسی طرح اودیا کے
ناش ہونے پر بھی کچھ دیر یہ شریر سخت رہتا ہے۔
اعتراف۔ کیا ایک اپادان کارن کے ناش ہونے پر صرف ایک لمحہ ہی کے لئے اپادان
کارن کے کارج کی استغنی مانتے ہیں۔ اور آپ تو زیادہ عرصہ کے لئے شریر کی استغنی مان
رہے ہو دیے ہو کیسے سکتے؟

جواب۔ سیکڑے کا اپادان کارن ٹوٹتا ہے۔ ٹوٹ کے ناش ہونے پر جین
اتز ہی کے لئے کپڑے کی استغنی رہتی ہے۔ گرسنا اور کاجھم تو کپڑے کا پائندہ ہے
انادی جلا آتا ہے۔ اس لئے اُسی کے موافق اس کا جین اتز بھی تو ہونا چاہیے۔
اعتراف۔ نیا کیوں نے جو اپادان کے ناش ہونے پر اس کے کارج کی استغنی
کی استغنی مانتی ہے وہ بھی بے دلیل ہے۔ اسی طرح اودیا کے ناش ہونے پر گھڑا اور شریر
کی استغنی کا ماننا بھی بے دلیل ہے۔

جواب۔ نیا کیوں نے جو مانا ہے وہ بے شک بے دلیل ہے۔ گرجم مانتے
ہیں وہ شریروں اور گیتوں کے ساتھ ہے۔ مٹو۔ چھپا تو ک اپ نش کی شریر ہے۔

برودھتی ہیں۔ گریباں اتنا سمجھنا چاہئے۔ کہ جس کو ہم سویم (ایٹاپ) مان ہے ہیں
وہی کو شتہ ہے۔ اس میں اہم (میں ہا) صرف کلیت ہے اصلی نہیں ہے۔ اور
جب یہ کلیت سمجھتی جاتی ہے تو پھر بھرم نہیں ہوتا۔ اہم ہا اور سویم ہا میں اس نظر
سے پردہ ہے۔ مگر کوئی کوئی اگتائی ان کی ایک ہی مانتے ہیں۔ ان کی قبول ہے

تیسرا پرچہ

جیوا اور کو شتہ

سوال۔ جیوا اور کو شتہ کی ایک کے بھرم کا سبب کیا ہے ؟

جواب۔ بھرم کا سبب مادا تم ادھیاس ہے۔ اور وہ ادھیاس اور دیا کے
سبب سے ہے۔ یہ اوڈیا اوک روپ ہے۔ اور جب اوک سے اوڈیا کی پوری جاتی
ہے۔ تو یہ ادھیاس بھی جاتا رہتا ہے +

توضیح۔ مادا تم ادھیاس کی پوری کیے ہوگی۔ کیونکہ برہمہ اور جیوا ایک کا
گیان پاک اور اوڈیا کے ناش ہونے پر بھی گیانی کا شریر جو اوڈیا کا کارج ہے بنا ہی رہتا
ہے۔ اور اگر اوڈیا کے ناش ہونے پر اوڈیا کے کارج کا ناش ہو جاتا ہے۔ تو گیانی کے
شریر کا بھی ناش ہو جانا چاہئے۔ اور جب شریر کا ناش ہو گیا۔ تو پھر جیون مکت دھما
کس کو ملے گی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مادا مہ ادھیاس گیان سے دور نہیں
ہوتا +

جواب۔ اور ن ادھا مہ ادھیاس گیان سے دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ
دونوں ایک اوڈیا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے چونکہ شریر کی پیدائش و نشیب روپ
تھا اچھاں اور کرم سے ہوئی ہے اس لئے جب تک کرم کا بھوک رہتا ہے تب تک
شریر کا ناش نہیں ہوتا۔ اور جب پرار بدھ کرم بالکل ناش ہو جاتا ہے۔ تب یہ شریر بھی

ویا یک ہے۔ اس میں جیتن اور اچیتن کی تقسیم و تفریق نہیں ہے +
اختصاص۔ اگر کوئی شخص آتما جیتن اور اچیتن کی تقسیم و تفریق کا یا عث
 نہیں سمجھتا ہے۔ اور بدلتی سہت جدا جیاس کا ہونا اور نہ ہونا ہی جیتن اور اچیتن بھاگ
 کا یا عث ہے۔ تو پھر جیتن میں کوئی شخص کا انکی کار (قول) کرنا فضول ہی ہوا +
جواب۔ اچیتن کے متعلق ہم جو کوئی شخص آتما کو مانتے ہیں سو وہ جیتن اور
 اچیتن بھاگ کے کارن کی نظر سے نہیں مانتے۔ بلکہ اچیتن کی کلپنا کا اس کو ادھتھا
 روپ کر کے مانتے ہیں۔ جو جدا جیاس ہم مانتے ہیں۔ اور جس سے جیتن کا پر تیرت کھتے
 ہیں۔ اس کو پھر م کر کے کوئی شخص میں کلپت مانتے ہیں۔ اسی طرح کوئی شخص میں لھٹ
 وغیرہ بھی صورت بھرم سے کلپت ہیں +

اختصاص۔ جیسے سویم شبند کے قوم (ن) اور اہم (رین) لھٹ وغیرہ کے سویم
 میں ویا یک ہونے کی وجہ سے آتما ہے۔ ویسے ہی تہ شبند (وہ) اور اہم شبند (ریا)
 کی بھی ہر وقت اور ہر جگہ آتما ہونی چاہئے +

جواب۔ ویا یک تو تہ (وہ) اور اہم (ریا) بھی سویم (ذات) شبند کی طرح
 ہیں۔ مگر یہ صرف نسبتی الفاظ ہیں۔ اور نسبتی الفاظ کا بیوا ر عارضی ہونا ہے۔
 اس لئے آتما کو کہتے ہوئے بھی ان میں سامانیہ آتما نہیں بنتی۔ آتما دو طرح کی ہوتی
 ہے۔ ایک سینگ اور دوسری اسمیک۔ یا ان کو سامانیہ اور ویشیش کہہ لو۔ آتما سامانیہ
 یعنی سے پورن ویا یک ہے۔ ویشیش آتما کا بیوا و شری وغیرہ میں ہے۔ جب بیوا ر
 میں تہ (وہ) اور اہم (ریا) مختلف ہیں۔ تو ہم لوک بیوا ر میں اختلاف دیکھو گے
 جہاں اہم (رین) ہے۔ وہاں قوم (ن) قیں ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے
 رو دھتی ہیں۔ اسی طرح سویم اور ایتھ کا بھی پسر پر و دھ ہے۔ سویم نام ہے ذات
 کا۔ اپنے آپ کو سویم کہتے ہیں۔ سارا تہ نام ہے غیر کا۔ یہ دونوں شبند بھی آپس میں

اعتراض۔ سویم روپ دھرم تو اختلاف اور بھید کا مٹانے والا ہے۔ مگر کوٹھنے کا گیان تو وہ نہیں دے سکتا +

جواب۔ یہ سچ ہے۔ اختلاف اور بھید کا مٹنا ہی سویم پنا (ذات پنا) ہے۔ بھاری ہی دلیل سے کوٹھ کا ہونا ثابت ہو گیا +

اعتراض۔ سویم شیدا اور آتما شید پرورتی کے بہت بھن بھن ہیں۔ ان کے درمیان یکساہیت کیسے آسکتی ہے۔ جیسے گائے شید گھوڑے شید سے مختلف ہے۔ ان کے درمیان کوٹھ کی آتما کیسے آسکتی ہے +

جواب۔ سویم شید اور آتما شید میں پرورتی کی نظر سے بھی بھننا (اختلاف) نہیں ہے۔ دونوں ہم معنی اور مرادوں الفاظ ہیں۔ ان میں تم بھید کیسے مانتے ہو۔ کوئی مانتا ہے۔ کوئی انہی کو کرا اور بہت بولتا ہے۔ بات تو ایک ہی ہے +

اعتراض۔ گھٹ (گھڑا) خود نہیں جانتا۔ گھٹ کا جاننے والا کوئی اور چیتن ہے۔ اس لئے سویم پنا (ذات) اور آتما پنا میں بھید ضرور ہے +

جواب۔ اچیتن گھڑے میں بھی سویم پنا روپ سے آتما کی چیتنا موجود ہے اس لئے سویم شید کا اس کی نسبت استعمال کرنے سے بھید نہیں آتا +

اعتراض۔ اگر یہ حال ہے تو پھر گھڑے وغیرہ میں اچیتن بیوہ کیوں ہے۔ جو چیتن بیوہ کرتا ہے۔ مگر گھڑے میں وہ بات نہیں نظر آتی۔ پھر فرق آیا کہ نہیں آیا +

جواب۔ چیتن اور اچیتن کا جو بھید ہے وہ یہی نہیں ہے۔ جہاں بڑھی جہاں بھاس کے ساتھ ہے وہاں چیتن بیوہ ہے۔ اور جہاں بڑھی جہاں بھاس نہیں ہے وہاں اچیتن بیوہ ہے۔ مگر کوٹھ بذات خود سامانیہ روپ سے

کو کوئی شک نہ ہو کہ میں اور اسی کے ہمارے چاندی کے ہرم کی ہستی اور
 کیفیت نظر آتی ہے۔ جیسے سیپ اس چاندی روپے سے مختلف ہے۔ ویسے ہی کوئی
 بھی اکیان اور اذن سے جدا ہے۔ جیسے چاندی روپے سیپ میں کلیت ہے ویسے
 ہی کوئی اکیان اور اذن میں کلیت ہے۔

آخر اخص۔ آپ نے سیپ کی مثال دی ہے۔ سیپ کا آٹھ سو کے ساتھ
 اتفاق ہے۔ اور اس تعلق کی وجہ سے جوں کو ابھان پیدا ہوتا ہے۔ گزشتہ میں کوئی
 دستور نہیں ہے۔ اس لئے یہ مثال غلط ہے۔ وہاں اس طرح کا ابھان نہ ہونا
 چاہیے۔

جو اس سے۔ آٹھ سو آپ پر کاش والا ہے۔ مگر اکیانی کو اس میں اسہم رہتی ہیں (پنا)
 کا ابھان ہوتا ہے۔ اس کے مثال میں کوئی نقص نہیں آیا۔ سیپ میں جو یہ مینا اور اوم
 (ذات) ہے۔ وہ سامانیہ ہے۔ اور چاندی پناوشیش ہے۔ یہ مینے اور روپ پنے کی
 ایکتا نہیں ہے۔ ویسے ہی سویم (ذات) اور اہم (میں پنے) کی ایکتا نہیں ہے۔ سویم
 سامانیہ ہے۔ اہم و شیش ہے۔ سامانیہ اس کو کہتے ہیں جو ہنو واپ (یعنی ٹھٹھ کل) ہو اور
 اہم اس کو کہتے ہیں۔ جو محدود اور ایک ایش میں ہے۔ جیسے تم نے دیودت کو کور کشیر میں
 دیکھا۔ دیودت، کور کشیر اور تم میں سامانیہ رُوب سے جو سویم چلتے وہ ٹھٹھ ہے۔ مگر ان کو
 ایک ایک دیکھا اور مانا گیا تو چشتا آگئی اور محدودیت ہو گئی۔ سویم (ذات) واپاک
 اور ٹھٹھ ہے۔ اور سامانیہ ہے۔ اوم (یہ پنا) و شیش۔ محدود اور ناقص ہے۔ یہی حال
 سویم اور اہم کا بھی ہے۔

آخر اخص۔ لوگ (دُنیا) کی بابت تو سویم اور اوم کا بھید مانا جاتا تھا ہے مگر
 کوئی بھید نہیں ہو سکتا۔
 جو اخص۔ بیشک کوئی بھید نہیں ہے۔

اعتراف۔ محض انجھو سے مقصد کی کامیابی نہیں ہوتی۔ اگر انجھو ہی سب کچھ ہوتا۔ تو پھر محض انجھو ہی کے کر لینے سے سورج پیدا ہو جاتا۔ لگایا نہیں ہوتا۔

جواب۔ تم کو اب تک انجھو کی پریت نہیں ہے۔ اور نہ وشواتن ہے۔ اس لئے تو فی سمجھ کا انا شکل ہے۔ اس طرح بحث کرنے سے ہزاروں دلیلیں پیدا ہوتی رہیں گی۔ اور ابھی کچھ نہ آئے گا۔
اعتراف۔ گو انجھو تو کئی نشے ہونے کا کارن تو ہے۔ پھر بھی انجھو کا دیش جو پارتھ ہے جب تک وہ بدھ ہی میں نہ آوے تب تک بحث کرنے اور دلیل لانے سے ہرج ہی کیا ہوتا ہے۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ اپنے انجھو کے موافق دلیل لانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس انجھو کے برخلاف بحث کرنے میں نقصان ہے۔ تم یہ خیال رکھو کہ کوٹھ چین میں آدھا دیا میں باہمی مخالفت نہیں ہوتی۔ آدھا رچین اور آدھا کبھی پرودھی نہیں ہیں۔ جیسے جو آگ کہ لکڑی کے اندر سامانیہ روپ سے موجود ہے اس کا اندھکا کے ساتھ دیا بھی پرودھ نہیں۔ اگر کوٹھ چین کا اگیان اور آرن کے ساتھ پرودھ ہوتا۔ تو یہ دونوں گس کے آدھا رہتے۔ اور ان کی پریت کیسے ہوتی! اس قسم کا ترک اٹھاؤ۔ پہلے ان کی حیثیت سمجھ لو تب تم کو بھرم نہ ہوگا۔ اب اگر تم یہ سوال کرو۔ کہ پھر اگیان کا پرودھی کون ہے؟ تو ہم تم کو بتائیں گے۔ کہ اگیان کا پرودھی تو یک (یعنی قوت تیر) ہے۔ جہاں ہو یک ہوتا ہے وہاں آدھا اور آرن نہیں رہ سکتے۔ کیا ان میں جو آدھا کی وجہ سے آرن ہے۔ وہ آرن اس کا شر پر دونوں کوٹھ کے چارکھاس میں قائم ہیں۔ یہ وکشیپ اکیاس کہلاتا ہے۔ سیپ میں جیسے چاندی کا بھرم سخت رہتا ہے۔ ویسے ہی کوٹھ کے آدھا پر اگیان ہوا کرتا ہے۔ سیپ کے ہونے میں

میں آیا ہے۔ اس کو وہاں اپنا دھیاس کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ ہماری طرف
جکتی نہیں ہے۔

سوال۔ اس دھیاس یعنی بھرم کا سبب کیا ہے؟

جواب۔ اس کا کارن اوڈیا ہے۔ اور اوڈیا کے دو روپ ہیں ایک وکشیپ
(جیل پنا) اور دوسرا اورن (پردہ) کو کشتہ نہیں ہے۔ اور کو کشتہ پر تیت نہیں ہوتا
اس طرح کے انکار میں اوڈیا کے دونوں روپ موجود ہیں۔

سوال۔ اوڈیا اور اوڈیا کے کارج روپ اورن کی تشریح کیجئے۔

جواب۔ کسی گیانی نے کسی گیانی سے پوچھا۔ کیا تو کو کشتہ کو جانتا ہے؟
اس نے جواب دیا۔ میں نہیں جانتا۔ یہ اگیان اور اوڈیا ہے۔ اگیانی یہ کہہ
چکے نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ کو کشتہ نہیں ہے۔ اس لئے نظر نہیں آتا،
اس لئے میں دو اورن (پردے) ہیں۔ ایک اشتیاد (فعلی انکار) اور دوسرا ایسا تاپاد
(یعنی اس کا نظر نہ آنا) یہ دونوں اورن اگیانی کے غلط انجوس رہتے ہیں جس کو اگیان
کہا جاتا ہے۔

اقتراض۔ آپ کہتے ہو کہ آتما سو پرکاش یعنی بذات خود پرکاش والا ہے۔ اگر
اس کی یہ حیثیت ہے تو پھر اوڈیا کیسے رہ سکتی ہے۔ سورج کی روشنی میں اندھکار کا رہنا
مشکل ہے۔ جب اندھکار توپ اوڈیا نہیں رہ سکتی۔ تو پھر اورن (پردے) کہاں سے
رہنے اس لئے ویدانت کا سدھانت غلط ہو گیا۔ اور پھر شاستری کی ضرورت گیان حاصل
کرنے کے لئے باقی نہیں رہی۔

جواب۔ تمہارا یہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ جب اگیانی کو اوڈیا کا خود انجوس ہو رہا ہے
تو پھر کیسے مانا جائے کہ اوڈیا نہیں ہے۔ اور اس لئے اس اوڈیا کے دور کرنے کی تدبیر
اور ویدانت ہی ثابت ہوئے۔

ہے۔ اسی طرح چیتن روپ پر آثار برہمہ کی بارہ صورتیں فرض کر لی گئی ہیں۔ ایک کو تسقہ
برہمہ جو سب کو سنا دے رہا ہے۔ اور جس طرح کو تسقہ کے ادھار پر لوہے وغیرہ گھڑے
جاتے ہیں اور اس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ویسے ہی یہ سب کا ادھار ہے۔ دوسرا بایا سہل برہمہ
ہے۔ جو اپنے اندر کو تسقہ برہمہ کا عکس رکھتا ہے۔ تیسرا جو اس بایا کے اندر چیتن برہمہ کا
عکس ہے۔ وہ ایشور برہمہ ہے۔ اور اس ایشور برہمہ کے انترگت بایا کے اندر جو جزوی
عکس کو ساتھ لئے ہوئے محدود صورتوں میں نظر آتا ہے وہ جو برہمہ ہے۔ یہ سب کلیت
ہیں۔ یہ رہیں ان سے اصلی اودھشتان (ادھار) برہمہ کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ یہ

وہ ہے۔

اعتراف۔ بیگمہ منڈل میں جل پر تیت نہیں ہوتا۔ پھر اس میں آکاش کا
عکس کیا اور کیسے پڑے گا؟

جواب۔ پانی بادلوں سے ہی برتا ہے۔ یا دل بھاپ سے بنتے ہیں بلکہ بھاپ
کی مجموعی صورت ہی کا نام بادل ہے۔ اور جب اس کی یہ کیفیت ہے تو پھر اس میں
آکاش کا عکس کیوں نہ پڑے گا؟

اعتراف۔ پران دھاری جو نظر آتے ہیں۔ مگر ادھار والا کو تسقہ پر تیت
نہیں ہوتا۔

جواب۔ جو نے کو تسقہ کو گھیر رکھا ہے۔ اس وجہ سے وہ پر تیت نہیں ہوتا
جیسے جل آکاش سے گھرا ہوا گھٹ آکاش پر تیت نہیں ہوتا۔

اعتراف۔ آپ کا یہ کتاب جو سے گھرے ہوئے کو تسقہ کا بیان آج تک کسی
شاعر میں نہیں آیا۔ یہ بالکل آپ کی نئی گھڑی ہوئی بات ہے۔ اور اس لئے وہ اعتبار
کے قابل نہیں ہے۔

جواب۔ چنا بھاس سے کو تسقہ کے گھرے ہوئے کا بیان شاعر پرک بھاشیہ

جواب: جب تک آپ روش گیان نہ پاتے ہو جائے تب تک برابر چاروں میں
 لگا کر رہنا چاہئے۔ گیان فوراً رکھ لیتے۔ ایک پوروش (ظاہری) دوسرا پوروش (باطنی) برہم
 کو گھٹ کا کارن سمجھا پوروش گیان اور اپنے آپ کو سب کچھ اور سب کا کارن مان لینا جان
 لینا اور پچان لینا آپ روش گیان نہیں۔ اس گیان سے بصر کا ناس۔ اوڈیا کا ناس۔ ہندو
 کا ناس ہو جاتا ہے۔ اور یہی گنتی ہے۔ اس وچار کے چار روپ ہیں۔ مثال سے اس کو
 واضح کیا جاتا ہے۔ آکاش محیط کل ہے۔ اس میں چار روپ ہیں۔ ایک گھٹا آکاش۔
 وہ سرائل آکاش۔ قیسر میکھا آکاش۔ چوتھا آکاش۔ آکاش نیط ہے۔ اور ہر جگہ
 وہ ایک ہے۔ اسی میں اسی کے اندر بادلوں نے جس قدر وسعت کو گھیر رکھا ہے۔ وہ
 میکھا آکاش ہے۔ اور جس قدر رقبہ چلے گھیرا ہے وہ کل آکاش۔ اور جس قدر جگہ
 گھڑے نے بے رکھی ہے وہ گھٹ آکاش ہے۔ یہ سب چاروں حالتیں آکاش کے
 اشکات اور اسی میں ہیں۔ اور یہ سب کلیت اور مافی ہوئی ہیں۔ ان کے کلپتہ کرنے اور ان
 دینے سے آکاش کا کچھ بڑا اور کچھ بڑا ہوتا ہے۔ وہ جیسا ہے۔ جیسا ہی ہوتا ہے۔ وہ جیسا ہے۔
 گھڑا تو دو۔ گھٹ آکاش غائب ہے۔ جل کو دور کر دو۔ جن آکاش معدوم ہو گیا۔
 میکھا کو چھین چھین ہو جانے دو۔ میکھا آکاش لاپتہ ہو گیا۔ اب آکاش رہ گیا۔ جو پہلے بھی
 تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اس کی متحیات میں پہلے فرق تھا اور نہ اب ہے۔ اس کی اور
 وضاحت بھی کہے دیتے ہیں۔ گھڑے کے اندر گھڑے سے گھرا ہوا گھٹ آکاش ہے
 اور یہ گھڑا جل میں (کسی مٹی کے اندر) ہے۔ جل نے جتنی جگہ لئے رکھی ہے اور اسی میں
 بادلوں۔ تاروں۔ وغیرہ کے جو عکس پر تیت ہوتے ہیں وہ جل آکاش ہے۔ اور میکھا کے
 اندر جو آکاش گھڑا ہوا ہے۔ وہ آکاش کے پر تیب وغیرہ کے وہ میکھا آکاش ہے۔
 جو ہر آکاش سے علیحدہ نہیں ہے۔ بہرہ آکاش ہی آکاش ہے۔ جو محیط ہے۔ اور سب کا
 آکاش ہے۔ اس کے اندر جزوی صورتیں قائم ہوا کرتی ہیں۔ اس سے اس کو کیا نقصان پہنچتا

دوسرا پرچہ

وچار

اعتراض۔ پر ماتما کا وچار تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ پر ماتما وچار کا پھل ہو کر موکش میں بھی رہتا ہے۔ مگر جو اور جگت متھیا ہیں۔ ان کا وچار کوئی کیوں کرے؟
جواب۔ جب جو اور جگت کا تشید کیا جاتا ہے تب ہی تو ادویت روپ برہم کی مدھی ہوتی ہے۔ بنیہ جو اور جگت کے وچار کے یہ کیسے پر اپت ہو گا جب یہ دونوں متھیا پریت ہوتے ہیں تب ہی ادویت روپ کا شے ہوتا ہے۔ جگت اور جو کے وچار سے ہی یہ دونوں متھیا میں آویں گے۔

اعتراض۔ جب جگت بنا اور جو بنا دونوں متھیا ہو گئے تو پھر تو گیانی بیوہ کیسے اور کس کا کرے گا؟ ان کے دور ہونے سے ان کی پریت جاتی رہے گی۔

جواب۔ دور ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پریت جاتی ہے۔ بلکہ اس کا اصلی مطلب صرف متھیا جان لینا ہے۔ اور اگر تم ایسا ہڈ کر دو۔ کہ پریت نہ ہونے ہو تو کو ان کا دور ہونا مانا جائے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ بیوشی یا سو شتی میں جو کو جگت پتنے کی پریت نہیں رہتی۔ پھر اسی کو موکش مانو۔ مگر یہ موکش نہیں ہے۔ اگر یہ موکش ہوتی۔ تو پھر کوئی کیوں برہم گیان کا سادھن کرتا۔ اس لئے یہ اعتراض غلط ہے۔ موکش صرف برہم گیان سے ہوتا ہے۔ اور پر ماتما کے ست روپ بنا کا کمال یقین کر لینے سے وہی باقی رہ جاتا ہے۔ جگت کے پھول جانے سے اس باقی رہنے والے روپ پر برہم گیان نہیں ہوتا۔ اگر پھول نا ہی سب کچھ ہے تو پھر چون گتی کو کیا کہو گے اور کیا کرو گے۔ بلکہ وہ وہی گتی میں بیشک جگت کا مثل ایجا ہو جاتا ہے۔

اعتراض۔ کیا وچار سے آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ آخر وقت تک وچار ہو رہا ہے؟

ہیں یہاں پر بت وغیرہ جڑ یہ سب کچھ اسی برہمہ میں استھت پر ثبت ہونے لگتے ہیں
جیسے کپڑے میں لکھنے ہوئے جو انسان وغیرہ میں مولیٰ بستر ایسا آدھا ریختوت بستر کے
طرح کلیت کئے ہوتے ہیں ویسے ہی اس برہمہ پر مابہا وغیرہ پانی۔ مختلف حیو جنوں
مشتبہ۔ حیوان جرم۔ پرندہ شہر و دھاری اس میں کلیت اور بسنے ہوئے ہیں۔ یہ
سب بھگت ہیں مگر برہمہ میں بھگتا کا نام بھی نہیں۔ چتر الگ الگ ہیں مگر بستر میں
کوئی ہی علیحدگی ہے۔ یہی بھگت بھگت بھگت ہوتے جو جنم جنم مرن کو پراپت ہوتے
ہیں۔ یہ برہمہ پر مابہا میں جنم مرن کیسا!

بھگت نہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ نہ روکار پر مابہا ہی جنم مرن کو پراپت ہوتا ہے وہ
بھرم میں پڑ گئے ہیں۔ ان کو پر مابہا کی سمجھ ہی نہیں ہے۔ بستر کی تصویریں بستر کے
آدھا پر رہتی ہوئی زاگ برنگی اور بد رنگی کو رنگی میں آتی رہتی ہیں۔ اسی طرح بھرم
مرن صرف سنسار چھا چھا میں ہی ہے۔ اکیلائی اس کو ناحق برہمہ میں کلیت
کرتے ہیں۔ یہ کلیت سنسار جو برہمہ میں مان لیا گیا ہے برہمہ گیان سے دور ہوتا
ہے۔ یہ مابہا میں سنسار کی کلیت بھرم ہے۔ اور اسی بھرم کے دو سرے نام اوڈیا
اور اکیان ہیں۔ اکیان کی فوسلی گیان ہی سے ہوتی ہے۔
گیان کو چار۔ پر مابہا کو شہر کی طرح سنگ ہے۔ کو ٹکٹہ کہتے ہیں نہالی کو
جس پر لہار لوہے کو گھڑتے اوپٹے ہیں۔ یہ آدھا نہ مابہا ہے۔ اسی طرح پر مابہا
بھی صرف آدھا اور آدھ ٹان ہے۔ اس میں راگ اور دلش نہیں ہے۔
اس طرح کی درشتی کو بودھ۔ اور برہمہ وڈیا کہتے ہیں۔ یہ برہمہ وڈیا وچارے پراپت
ہوتی ہے۔ اس لئے ویدانت کا حکم یہ ہے۔ کہ موشو جیو۔ جگت اور برہمہ کا
وچار کیا کرے۔

چھٹا پرکرن خیر و بر

ہمارے تجویز

مقابلہ۔ کپڑے میں چار حالتیں ہیں۔ اور وہی حالتیں پر ماتما برہمہ میں بھی ہیں۔ کپڑے کی چار حالتیں یہ ہیں۔ اول و موت۔ دوسری گھٹت۔ تیسری لاچھت۔ چوتھی رنجت۔ پر ماتما کی چار حالتیں یہ ہیں۔ اول چیت۔ دوسری انترا مائی۔ تیسری سواما آرا۔ چوتھی وراثت۔

چار او سٹھا پیش۔ (۱)۔ کپڑا سو بھام سے اصل میں شدھ اور پاک ہے۔ اسی شدھ تائی اور پاک کا نام دھو حصہ۔ (۲)۔ گھٹت نام ہے لین اور لیپ کا کپڑے پر لیپ لگا رہتا ہے۔ (۳)۔ کپڑے میں شو کشم اور شو کشم آکار ہوتے ہیں۔ وہ لاچھت ہے۔ اور جس میں کالے پیلے رنچ سفید رنگوں کی تصویریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ وہ رنجت ہے۔ اسی طرح پر ماتما کا سروپ اصل میں شدھ ہے۔ نایا کے سمبندھ سے رنجت ہونے سے وہ چیت ہے۔ اور نایا کے سمبندھ سے وہی انترا مائی کہلاتا ہے۔ پھر تیسری کرت مہا بھو توں اور مہشی شو کشم شریروں کے ساتھ وہی برہمہ چداتما کا نام سو ترا تا ہو جاتا ہے۔ اور کپڑوں کے موت موت آکار کی طرح اس میں بھی بھید برتیت ہوتا ہے۔ اور اسٹھول پنچ کے میل سے وہی برہمہ پر ماتما وراثت وراثت سمجھا جاتا ہے۔ اور جیسے کسی تصویر کے پٹ میں دوتا۔ آدنی۔ گائے۔ گھوڑے وغیرہ کی صورتیں لکھی رہتی ہیں۔ ویسے ہی پر ماتما سے لیکر تمام پران دھاری۔ اور

را اجزاء والے (جھینڈے سے آزاد رہ کر قائم ہے۔ اور ایک رس ہے۔ یہ تین تہ شبد کا ارتھ ہے۔ گوڑ و برہمہ و دیانے گلیا کو کہتے ہیں۔ کہ تیرا سروپ جاگرتہ سنوں۔ اور شوشپتی تینوں اوستھاؤں کا پرکاش کر بیوہ الا ہے۔ مگر ان تینوں سے بالکل جید ہے۔ اور یہ برہمہ جگت کی اُپتھی۔ استھتی اور پرے سے ہمیشہ بڑھتا رہا اور ایک رہ رہے۔ تو اپنے سروپ کو برہمہ چھ۔ جو تھتی وہی وہ ہے۔ اس برہمہ میں دوا برہمہ میں نام کے لئے بھی جھینڈ نہیں ہے۔

جو چھا چھا والیہ۔ جو چھا چھا والیہ۔ ایم۔ آتما۔ برہمہ ہے۔ یہ اتھرو وید کے اندر وکیہ آپ نشد میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ یہ آتما برہمہ ہے۔ یہ شبد شبد پرکاش ہونے سے پریشک ہے۔ اہنکار سے لے کر دیہ وغیرہ تک یہ شبد ساکشی۔ ان سے مختلف۔ اور آکاش وغیرہ سب کا ادھار اور اوشٹان ہے۔ جب جگت نہیں رہتا۔ تو یہی باقی رہتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر کے کے اندر ساکشی پرکاشان ہے۔ وہی ساکشی اپر وکش۔ (پریشک) بھاؤ سے تمام کاپیت جگت کا اوشٹان ہے۔ اور جگت کے لئے اور اچھا وہ ہوجانے پر وہی رہ جاتا ہے۔

نوٹ۔ ختم ہوا پنچیشی کا پانچواں مہا والیہ یوگ پر کرن۔ جس میں آٹھ شاووک ہیں۔ اور ہم نے ایک پر جھینڈ اور چار پیرا گراؤں میں اس کو بیان کیا ہے۔

ایسے آپ نشہ میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جیتن سے نشہ
سیرش۔ روپ۔ دس۔ گندہ وغیرہ وشیوں (بھوک) کو کان۔ چرم۔ آنکھ۔
زبان۔ مادہ ناک کے ذریعہ سے جانا جاتا ہے۔ اور جس جیتن سے انیک پر کار
کئے شہ۔ دل کا کھن اور تمام ہو مار گرتن۔ نیاگ۔ گن وغیرہ کا بیوپار کیا جاتا
ہے۔ اور جس جیتن سے انتہہ کرن کی وریکل سنگپ وکپ شے وغیرہ کا بیوپار ہوتا
ہے۔ اس جیتن کو برہمہ پتیا پر گیان کہتے ہیں۔ وہی جیتن برہمہ کاروپ ومارن
کے استھت ہوا۔ وہی مشہ روپ بنا۔ وہی گھوڑوں وغیرہ میں پرگٹ ہوا۔
وہی پانچ بھوت کارن اور پانچ بھوتوں کا کارج ہے۔ وہ ایک روپ جیتن ہے
اور وہی سب میں ہے۔ اس نظر سے وہی جیتن برہمہ مجھ میں بھی ہے۔

دوسرا مہاواکلیہ۔ دوسرا مہاواکلیہ "اہم برہمہ اسمی" بحر وید کے وید پرانیک
آپ نشہ کہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ جو برہما محیط گل۔ گل۔ دیش۔ کال
اور دستوں کی عدیت سے آزاد ہے وہی برہما برہمہ۔ برہمہ وید کے ادھکاری
شم دم وغیرہ کئے ہوئے سادھن سہن جلیا سٹو کے شریر میں سہت (قاہم) ہے
اور من بدھی وغیرہ کے ساکشی (دیکھنے والے) کے وکار کو نہ پراپت ہو کر پرکاشا
ہے۔ وہ میں اہم ہوں۔ میں برہمہ ہوں۔ اہم برہمہ اسمی (اس واکلیہ سے جیو
برہمہ کی ایکتا شدہ ہوتی ہے۔ اور اسی واکلیہ "اہم برہمہ اسمی" سے ایک ہی ارتھ
یعنی وحدت کی مراد پرگٹ ہوتی ہے۔

تیسرا مہاواکلیہ۔ تیسرا مہاواکلیہ "توم۔ اسی ہے۔ یہ تمام وید کے
چھانڈوگ آپ نشہ میں آیا ہے۔ "توم۔ وہ تو اسی ہے۔ وہ تو ہے۔
یہ اس کا حقیقی ترجمہ ہے۔ مطلب یہ ہے۔ جگت کی اُتتی سے پہلے اویشہ برہمہ
تھا۔ اور وہ برہمہ آپ بھی سجاتی (رجنسیت) وجاتی (غیر رجنسیت) اور شوکت

سوال۔ چت سے ورتیاں اگر دو بھی ہو جائیں تو پرار بدھ کرموں کے وکشیپ
(بچھٹنا) کا اچھا دیکھ ہو گا؟

جواب۔ ابھی اس کے ورژدھ کرتے نہ پنے سے اس کا اپنا ہو گا۔ اور جا۔
ہی وکشیپ سے بجات مل جائے گی۔ ایسے برہمہ گیانی کو برہمہ ویتار برہمہ کا جائے والا
نہیں کہتے۔ وہ آپ برہمہ نہروپ ہے۔ ویرانت کے جاننے والے کیشوروں کے
خیال کے موافق شیوجی مہالاج وکشیپ جی کو اس طرح سمجھاتے ہیں۔ اے برہمن!
جو پرش مجھ برہمہ کو جانتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بھی برہمہ جانتا ہے۔ ان دونوں
بیواؤں کو چھوڑ کر ادوبے حقیقہ دررُوپ ہو کر ستھت ہوتا ہے۔ وہ برہمہ گیانی
نہیں کہلاتا۔ بلکہ خود برہمہ رُوپ ہے۔ تم بھی جیودویت اور ایشور دویت کو چھوڑ
جیون کتی کے بد کو پرانت کرو۔ یہی سننبار کے روگ کی دوا ہے +
نوٹ۔ ختم ہوا پنچدشی کا چھٹا دویت پرکرن جس میں ۶۹ شلوک ہیں۔ اور
ختم نے مین پرچھید اور ۲ پیرا گرافل میں بیان کیا ہے +

پانچواں پرکرن مہاواکیہ لوبک

پہلا پرچھید

چار مہاواکیہ

پہلا مہاواکیہ۔ موکش کیے پرکش کے اصلی سادھن جیو برہمہ کی ایتنا کی نظر سے
مہاواکیوں کا اب بیان کیا جا رہا ہے۔ پہلا مہاواکیہ پُر گیا تم برہمہ ہے۔ یہ روگ ویا کے

اعتراض - کام کرو دھچھوڑ دیا۔ منور اچیر من کی نظر سے نو کوئی دوش نہیں ہوتا۔ پھر منور اچیر کو کیوں چھوڑا جائے؟

جواب - منور اچیر ہی تو ارنجھ کا مول کارن ہے۔ من کے ترنگ میں پہنے سے پر ارنجھ کا ناش ہو جاتا ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیاء میں بھگوان شری کرشن جی اس طرح ارجن کو سمجھاتے ہیں۔ "منور اچیر کرنے والا پرش راگ کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ براگ سے کامنا۔ اور کامنا سے وطن اپن ہوتے ہیں۔ وطن سے کرو دھ آتا ہے۔ اس وجہ سے منور اچیر سب ارنجھوں کو پیدا کرتا ہے۔ اس منور کو برزکلب سادھی سے دور کیا جاتا ہے۔ اور برزکلب سادھی سوچک سادھی کے آہستہ آہستہ کرنے سے سیدھ ہوتی ہے۔"

اعتراض - یہ سادھی ایشانگ لوگ کے اچھا پس سے ہوتی ہے۔ جو لوگ کا سادھن نہیں کرنا چاہتے وہ منور اچیر پر کیسے غالب آئیں؟

جواب - گمانی کام کرو دھ سے بھرا ایک انت میں بیٹھے۔ اوم پر تو کا دیرھ اتار کرے۔ دیرھ پر تو کھٹ ماترا۔ دواوش ماترا کے ساتھ کیا جائے۔ اس سے منور اچیر پیدا ہو سیکے گا۔ اور ریوں کا برودھ کرنے والا پرش کرنے کی طرح سترھ حیت والا ہو جائے گا۔ برہمن جی نے شری رام چندر جی کو کئی طرح سے یہ سادھن سمجھا رہے تھے۔ "اے رام! یہ جو نظر آنے والا ملکیت ہے سو بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاتھ کے لڑکے کی طرح اس کو بیان کر جس سے جب اس ملکیت کی سٹاکا میل دور ہو گا۔ شرب ز بان کے جرم پر کی پراسی ہوگی۔ اے رام! میں نے بیت م نون تک سناستروں کا پورا کیا ہے اور بہما وغیرہ گوروں کی خدمت میں سن کر شکر دوں کو اپدیش بھی کیا ہے۔ اس سے یہ یقین ہو گیا کہ ایشانگ کے تیاگ کرنے سے بغیر مرنے سے موت بھی پڑتی نہیں ہوتی۔"

کرتے واسے کام کرودھ وغیرہ سب ہی کا تیاگ کرنا ضروری ہے۔ برہمہ تنہو کو جان کر
اگر ہم باہر آؤں یا جیز کر سوں کو کرتے رہے۔ اور شاستر کے حکم کے موافق ان پر غالب
نہیں آئے۔ تو کسی وقت کتوں کی طرح ناپاک غذا پر گرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس سنسار
کا مادہ ایسا ہی ہے اس لئے کام کرودھ مدھوہ انکار کو چھوڑ دو۔ ورنہ ادوہینا
برہمہ گتائی ہونے ہی سے تم کو کون سی بزرگی مل سکی۔

اعتراف۔ پھر نقصان کیا ہوا کیا ہے میرے آتما نہیں ہیں؟
جواب۔ تم مڑو کہ اور نادان ہو۔ اگر تم کی طرح تھکانا یہ تعیشا چرن (بھرت)
آخرن (ہو گیا۔ تو تھکاری لوگ بندیا کریں گے۔ گیان سے پہلے ہم کو کام کرودھ وغیرہ
کا دھند تھا۔ پھر لوگ کی بندیا کا دھند ہوگا۔ گیان کی دھما پھر کیا ہوئی۔ کوئی مفلح صفا
کی احتیاسے دھنی کی نوکری کرتے ہوئے اگر اس کے دھن کی چوری کرے۔ اور
اس جرم میں ناک کان کٹائے۔ تو وہ بھتی کا بھرت شست سمجھا جائے گا۔ یہی بھاری
بھی دشا ہوگی۔

سوال۔ برہمہ گیان کی پراپتی کے بعد پھر کچھ کو کیا کرنا چاہئے؟
جواب۔ من کے تمام وکار اور عیبوں کو چھوڑ کر اپنے رُپ میں رہتے ہوئے
کا جتن کرنا چاہئے۔

سوال۔ کام کرودھ وغیرہ کیسے چھوڑیں؟
جواب۔ راگ اور دوش (نفرت و رعبت) کے آشر سے جوڑے نہ رہتے ہیں
وہ ان کے تیاگ کر دینے سے چھوٹ جاتے ہیں۔ راگ نام ہے کام کا۔ دوش نام ہے
کرودھ کا۔ دونوں کا تاش کر دینا چاہئے۔ تاکہ پھر کو نہ ہو۔ اور پھر کچھ کی خواہش کو
دھار دوسرا تیاگ ہے۔ ورنہ وہ من میں تاپ اور صحن میں دھار کے کی۔ کتنی نہ دیگی۔ اور پریم
کی پراپتی نہ ہوگی۔

اندروں کے دمن کے بغیر کچھ کی پراپتی نہیں ہوتی۔ چوتھی شسرتی یوں کہتی ہے۔
 ”ایک آتما کو جانو۔ آتہ بانی کو چھوڑ دو۔ ایک آتما کے گیان ہی سے موکش پراپت
 ہوتا ہے۔ زور سے بننے والی مدی کے پل پر سے گذر جاؤ۔ پل کو دبک رکھو۔ پانچویں
 شسرتی کا اپدیش ہے۔ ”بانی کو دمن میں لے کر دمن کو بدھ میں۔ بدھی کو سائنیاہنکا
 میں۔ اور سائنیاہنکا کو شانت آتما میں لے کر دمن کو اسی طرح ایک دو نہیں۔ بلکہ
 بہت سی شسرتیاں شاشتروں کے تیاگ کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ شاشسرتی دویت دو
 قسم کا ہے۔ ایک تیرا زبردست اور زوردار۔ دوسرا معتد (کمزور اور بے زور) کام
 کر دھ وغیرہ زبردست شاشسرتی دویت ہیں۔ اور منورا جیہ یعنی من کی کلپنا۔ معتد
 اشاسرتی دویت ہے۔ شاشسرتی دویت کو پہلے چھوڑو۔ پھر تھو گیان کو یا کر شاشسرتی
 دویت کو بھی چھوڑ دو۔ یہی جیون نکٹ و شاپ ہے۔

اعتراف من۔ مطلب تو جیم مرن کوئی سفار کے دکھوں سے نجات پانا ہے
 برہمنہ گیان بل جگے۔ جیون نکٹ و شاپے۔ خواہ نہ ہے۔ اس سے واسطہ ہی
 کیا ہے۔

جواب۔ اس لوک کے بھوک وغیرہ کے چھوڑنے کے خوف سے تم اگر جیون
 نکٹ کی پراپت کرنے کی خواہش سے کام کر دھو وغیرہ کا تیاگ نہ کرو گے تب سو رنگ اور
 برہمنہ لوک کے سکھوں کو سن کر ان کی خواہ نہیں ہے گی۔ اور جیم مرن بارہ بیگا۔ اس
 لئے جیون نکٹ و شاپ یعنی اسی زندگی میں گنجی کا پدیرا پت کر لو۔ تب مرنے پر دوبارہ
 یعنی بغیر شسرتی والی نکٹ) بیگی۔ بغیر اس کے وہ ماتھ نہ آئے گی۔

اعتراف من۔ مجھ کو سو رنگ اور برہمنہ لوک کے سکھوں کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ
 وہ نامان (فانی) اور اتی شے ووش جگے رہت ناقص ہیں۔

جواب۔ جب سو رنگ وغیرہ سب دوش ووش لے ہی ہیں تب سکھوں کے اش

میں سوتا یا شوکر دھیت چاہتے ہیں۔ یہ شاستری بہت۔ میں سوتا تو دھیت
 چاہتا ہوں۔ یہ شاستری بہت۔ شاستری دھیت ہو چکے قبول کر کے جو کہ شاستری
 دھیت کو نکال دو۔ اور پھر تھوڑے سا رو کر شاستری دھیت کا بھی نیا کر دو۔
 جیسے انہوں میں چھ ہوں اور دھیت کے کامے کو پورے کرتے ہیں نکال کر دو۔
 انہوں کو چھ نکال دیا جاتا ہے۔ ہر ہمہ دھیت کو شاستری دھیت کہتے ہیں۔
 شاستری۔ اب ایسا نہ کہے۔ کہ ہر ہمہ دھیت کو شاستری دھیت کو چھوڑ دینا
 چاہیے۔ شاستریوں کا حکم ہے۔ کہ ہر ہمہ دھیت اور سوتے دھیت کا
 دھیت دھیت ہے۔

جواب۔ کہ ہم نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ یہ بات کس کے لئے کہی گئی ہے۔ جن میں
 وراجی کام کر رہے ہیں۔ ان کو ہمیشہ ہی دھیت دھیت کہتے رہتا ہوں۔
 جن کو شاستریوں کا حکم ہے کہ وہ دھیت کو چھوڑ دیں۔ ایک ہی
 شاستری ہے۔ شاستریوں کو پھر دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 کا ایسا ہی کہ شاستریوں کے پرانے دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 شاستریوں کے پرانے دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 کا ایسا ہی ہے۔ دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 اسی طرح کہ شاستریوں کو چھوڑ دینے کیے۔
 دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 ہر ہمہ دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 دھیت دھیت کہتے ہیں۔
 دھیت دھیت کہتے ہیں۔

ہر جگت جنم کاتول جہاں چکا۔ اور جنم کرن کا دکھ دور نہ ہوگا اس لئے برہمگیان
کے حال کرنے کی ضرورت ہے۔ شریال بھی ایسی ہی کہتی ہیں۔ ایک شریال تو
کہتی ہے۔ سو پرکاش پر ماتم دیو کے جان لینے سے اودیا سے لیکر اس کے تمام کالج
کے دکھوں کی فورتی ہو جاتی ہے۔ دوشری شریال سے۔ شیو پر ماتم کے جان لینے
سے آئیت شانتی پراپت ہوتی ہے۔ قسری شریال سے۔ اگر کوئی شخص مرگ چلا
کی طرح آکاش کو لپیٹ کر سمیٹ بھی لے۔ مگر برہم کے جانتے کے بغیر دکھ کی فورتی
کبھی نہ ہوگی۔ یہہ ویدانت کا دھندہ ڈرا ہے۔ اور وہ انوکے وٹریک کے دیار سے
برہمگیان کی پراپتی کرانا ہے۔

اعتراف۔ جب تک باہر کے دوت کا دفعہ نہ ہوگا۔ تب تک ادویت ہوگا
کیا نہ کیے بیگا۔ اس لئے پہلے باہر کے دوت کی فورتی کرنی چاہئے۔
جو ایت۔ مطلب تو سروپ۔ ذات۔ اور اصلیت کے سمجھ لینے سے ہے۔ بہر
کا دوت دور ہو خواہ دور ہو۔ جب یہ ذہن نشین ہو گیا۔ کہ وہ مٹ گیا ہے۔ تو اس
کے صرف اتنے ہی جان کئے۔ ادویت پھر کے گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ باہری دوت
کا دور کرنا بے سود ہے۔ اس کو لاکھ دور کرو۔ اس ترکیب سے برہمگیان کبھی نہ

لے گا۔
اعتراف۔ جیسے رات کی موجودگی میں سورج کی روشنی مشکل ہے ویسے ہی
ادویت گیان کے ہونے ہونے ادویت برہمگیان غیر ممکن ہے۔
جو ایت۔ ایشور کار چا اور دوت کی کسی حالت میں بھی برہمگیان کا پرو دھی
نہیں ہے۔ جب برہم جان لیا گیا۔ کہ یہ ایشور کار چا اور اجکت بھی مٹ گیا ہی ہے تب
برہمگیان ہو گیا۔ اور ایشور کے رے ہونے کو دور شاسترو غیر دوت برہمگیان
کے برہمگیان اور رادگا زمین گئے۔ برہمگیان کے بغیر گیان اور رادگا بھی

ہوئے۔ ویسے ہی ایشور کے رہے ہوئے شرم ہی کے آدھار پر تو چوہا نا۔ موی
 وادی دہانی کی سرشتی بنا ہے۔
 اعتراض۔ جب جیو کے کلپنا سے جیو کے رہے ہوئے جگت کا سلسلہ
 نکلا۔ تو ایک مسئلہ دوسرے کا آدھان بن گیا۔ اس سے ایشور کا جگت
 سلسلہ اور قبول ہی ہوا۔

جواب۔ بہت عجیب! تب فضول ہونے دو۔
 اعتراض۔ جب ایشور کا جگت کے سود اور فضول ثابت ہوا۔ تو پھر
 اور وگیان وادی کے مت میں کیا فرق رہ گیا؟

جواب۔ وگیان وادی تو یہ کہتا ہے۔ کہ پھر کوئی پدارتھ نہیں ہے۔ جو کہ
 سکھو اندر ہی اندر ہے۔ مگر ہم باہری پدارتھ کا اچھا نہیں مانتے۔ یہ ہمارے
 اور وگیان وادی کے مت میں بہت بڑا فرق ہے۔
 اعتراض۔ جب ایشور کا رچا ہوا جگت سکھ سکھ کا کارن نہیں ہوا۔ تو وہ
 فضول ہی ٹھہرا۔ پھر اس کے رہنے نہ رہتے۔ اور مانتے نہ مانتے سے فائدہ کیا
 ہوا؟

جواب۔ پرمان (حوالہ مند) دستور کی مدھی کے کارن ہوتے ہیں۔ پرمان
 شیطانت اور شیطانت کے کارن نہیں ہوتے۔ سائے شامتر ایسا ہی مانتے ہیں۔

تیسرا پرچہ

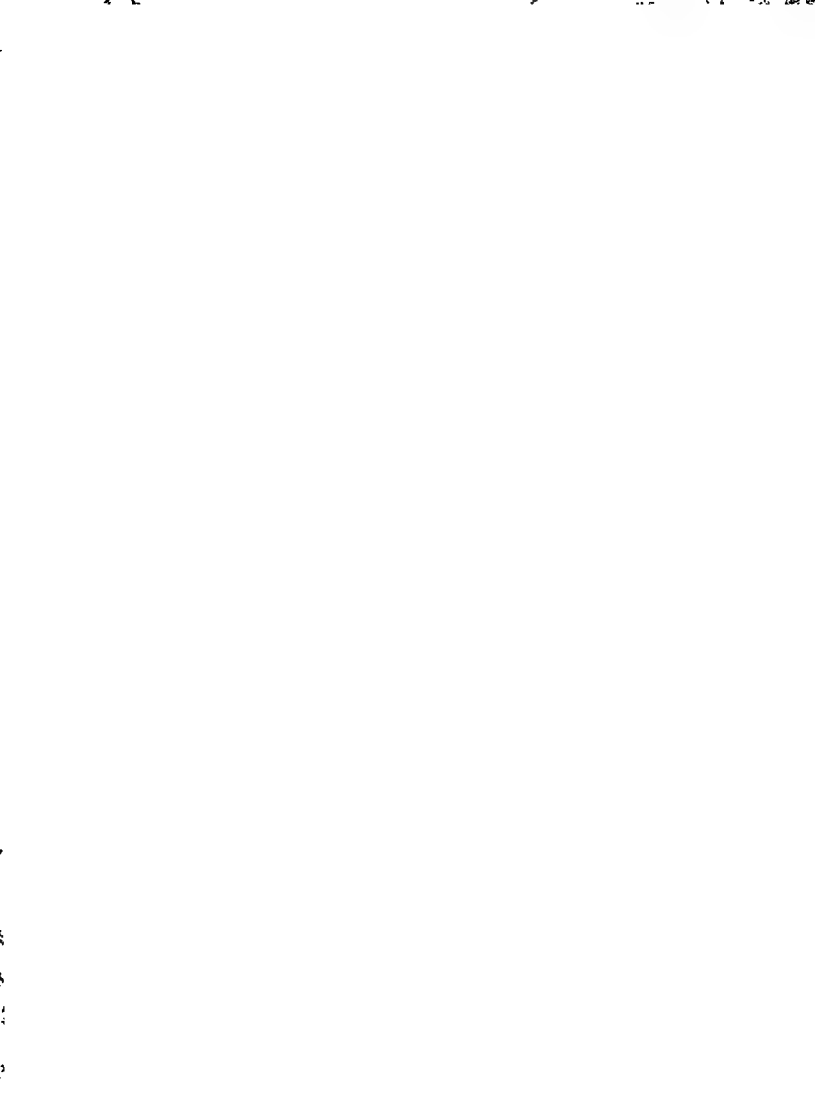
برہمگیان

اعتراض۔ جس وقت تک یوگا جیسا میں میں قائم رہیگا اس وقت تک
 جگت کا اچھا و برہمیت ہوگا۔ اور جب اچھا میں سے اچھا (اچھا) ہوگا۔ تو پھر

یہ دونوں ہی کیوں نہ بندھن کے کارن مانے جائیں ؟
جواب بحالت خواب میں ایشور شرشی کا اچھا و نظر کرتا ہے ۔ کیونکہ سارا
 بابہر کا پیا را کوپ ہو جاتا ہے ۔ مگر اس میں جو کو شکہ دکھ ہوتا ہے ۔ وہ شکہ دکھ جو
 کا اپنا ہی رہا ہو ہے ۔ اس سے ثابت ہے ۔ کہ جو کو جیو د ویت ہی کی وجہ سے
 دکھ شکہ ہوتا ہے ۔ سدا ہی سوچتی اور مکر چھا (عشی و بیوشی) میں ایشور د ویت
 تو بنا ہوتا ہے ۔ مگر ان کی وجہ سے جو کو دکھ شکہ نہیں آتا کیونکہ وہاں جیو د ویت کا
 بالکل ہی اچھا و ہے ۔ اس لئے ان سے وریات کی نظر سے جو ہی کا د ویت (دونا)
 شکہ دکھ کا کارن ہے ۔ مثال سنو ۔ کسی شخص کا لڑکا پردیس گیا ہوا ہے ۔ اور وہاں
 سٹھی ہے ۔ اگر کوئی دوسرا شخص اس کے باپ کو جھوٹ موٹ کہہ دے ۔ کہ تیرا
 پردیس میں گیا ہوا لڑکا مر گیا ۔ تو اس کو ہر دکھ ہوگا ۔ اب سوچو ۔ ایشور کے رہے
 ہوئے پتھر کی موت نہیں ہوتی ۔ جھوٹے سنگت سے جھوٹے لڑکے کے مرنے
 کی جھوٹی ہی خبر دی گئی ۔ اس کا نتیجہ دکھ ہوا ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ
 ایشور کا جگت نہیں بلکہ جیو کا جگت بندھن کا باعث ہے ۔

اعتراض ۔ جب آپ نے جیو کے منوے جگت کو اس طرح سیدھ کیا ۔ تو
 ایشور کے رہے ہوئے جگت کا تشدید (تردید و بطلان) ہو گیا ۔ یہ وکیان واد
 ہے ۔ اور اس سے ایک حالت کے پیدا ہونے ہی دوسرے کا اچھا و مان لیا
 گیا ۔

جواب ۔ جیو کے من کے رہے ہوئے جگت کے مان لینے سے بھی ایشور
 کے رہے ہوئے جگت کا اچھا و کیسے ہوا ۔ وہ تو ادھشتان اور ادھار روپ
 سے برابر قائم ہے ۔ اس وجہ سے اس کو وکیان واد بھی نہ سمجھو ۔ سینہ میں چاندی
 کا بجر ہوگا ۔ پیپ او دھشتان ہے ۔ اور اسی کے ادھار پر من میں پیپ کا بجر



آنکھوں کو ایک جیسا پر تیرت ہوا کرتا ہے۔ مگر ماناوشے صرف پیر کو بھانسا ہے۔ اور کسی کو نہیں۔ ناگھڑا مٹی ہی کا بنا ہوا ہے۔ مگر آنکھ اس کو مٹی کی نظر سے نہیں جیتی بلکہ گھڑا کی درشتی سے دیکھتی ہے اسی طرح گوشت اور پوست کی جی ہوئی ستیری لینے پیر کو مانا نظر آتی ہے۔ اور یہ ساکشی بھاس ہے۔ اور جو پیر بہ کتنا ہے۔ کہ میں مانا کو آنکھ ہی سے دیکھتا ہوں۔ یہ پیر کی پریت بھرم روپ ہے۔ کیونکہ ماناوشے روپ آنکھوں کو نہیں نظر آتی جیسے آنکھ چاندی روپ کو ادھشتان سینپ میں دیکھتی ہے ویسے ہی مانا ساکشی کر کے دکھائی دیتی ہے۔ ستیری کو تو ایشور ہی نے رچا ہے۔ مگر ستیری میں ماناوشے اور مانا روپ کا رچنے والا اس کا پیر ہی ہے۔ اسی طرح چاچی۔ مائی۔ مومسی وغیرہ کے بھاد کو سمجھو۔ یہ بحث ابدیش مہسری نامی کتاب میں آتی ہے جیسے سانچے میں تانبا ڈھالا جائے تو سانچے کا روپ ہو جائے گا۔ تانبے کو کش کے سانچے میں ڈھال دو۔ وہ گنیش روپ ہو گیا۔ کیونکہ تانبے نے اسی کے آکار کو قبول کر لیا ہے۔ اس تانبے کو وشنو کی مورتی والے سانچے میں ڈھال کر پیر بھی مورتی کا آکار والا بھی بنا سکتے ہو۔ یوں ہی روپ وغیرہ کے آکار کا بنا ہوا چت اسی آکار کو پراپت کر لیتا ہے۔

اختصاص مانا ساکار پراپت ہے وہ جاسے آگ سے گلائے جائے اور سانچے میں ڈھالے جائے پر سانچے کے آکار کا بن جائے مگر پیر بھی تو نرا کار ہے وہ کیسے روپ اور شکل کے آکار کی بنے گی۔

جواب۔ جیسے سب کا کاشے والا نرا کار مورتی کا پرکاش ٹھکے وغیرہ میں نرا کار گھڑا کر دکھائی دیتا ہے ویسے ہی تمام پیر بھول کی پرکاشے والی نرا کار دکھائی ہی پراپتوں کے آکار کی ہو جاتی ہے۔ اور ایک کار پیر پیر کا ہوا یہ جی نے بھی یہ کیا ہے۔ اور ہلن کو پستید جتن بہت انتہہ کرن میں جی اچھا اس روپ جی اچھا اس بہت

گیان کا دھنسے مانا ہے۔ اور بھانجے کے گیاں کاوشے موسیٰ کا گیاں ہے۔ یہ مانا گیاں
مال اور پیسے کا رچا ہوا ہے۔ وہ بھانجے اور موسیٰ کے گیاں سے بھن ہے۔ مختلف
اویسوں کاوشے مختلف ہے۔ جیسا کسی شہری کو بواگنا ہے۔ یہ گیاں بوا اور بھانجے
کا رچا ہوا کیا جائیگا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

اعتراف۔ بھرم۔ سوچ۔ منوراجیہ (خیال کے طبقہ میں) اور سمرل۔ ان
چاروں سمجھاؤں میں من کے ریسے ہونے چارہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ باہری پادریوں
کا اچھاویہ۔ اور جاگرت کی حالت میں جو پادری بھرتی ہوتے ہیں وہ پرمان (اندروں
کے علم) کے ساتھ پریت ہوتے ہیں۔ پھر ان کو آپ من کا رچا ہوا کیسے کہتے ہوں۔ پس
جاگرت میں جو پریش پرمان (ظاہری طور پر اندروں کے علم کے موافق) مانا۔ موسی
بوا وغیرہ کا گیاں ہوتا ہے وہ جیو کا رچا ہوا ہوتا ہوا۔

جواب۔ برمان استھان میں (اندروں کے علم کے استھان میں) جووشے کی شتا
ہوتی ہے۔ اس کی نسبت بھارایہ خیال صحیح ہے۔

اعتراف۔ جب پرمان استھان میں (اندروں کے علم کے استھان میں) پوٹے
کی شتا کو تسلیم کرتے ہو تو پرمان (اندروں کے علم) وٹے (سامان) کو من کا رچا ہوا
کہتے ہوتے۔

جواب۔ جب پرمان (اندروں کا علم) کاوشے کے ساتھ سمبندھ ہوتا ہے
تب پرمان وٹے کا کار یعنی اسی روپ کا بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے جیت بیٹے کی
نگاہ کسی مانا کے ساتھ تعلق پیدا کرتی ہے۔ تب مانا کے آکار کی ہوجاتی ہے۔ اس
لئے مانا روپ وٹے کو مانا چاہئے۔ یہ مانا روپ وٹے پھر ہی کا رچا ہوا ہے۔ اور سادگی
روپ سے بھارتا ہے۔ آنکھوں کو نہیں بھارتا۔ اگر آنکھوں کو بھارتا تو سب کے سب
ایک ہی شہری کو مانا پریت کرتے۔ کیونکہ خون گوشت اور ہڈی کا بنا ہوا لہذا اس کے

کہ خاص درشتی سے آئیں میں بھید پڑھی مان لی جائے۔ جیسے کسی کو لعل پانے سے خوشی اور کسی کو دکھ اور کسی کو ادا سینٹا رہے تعلق ہوئی ہے۔ یہ تین طرح کے ہو گئے ہیں۔ اور جیوں نے اپنی کلپناؤں سے ان کو تین طرح کا بنایا ہے۔ اس طرح بنائے ہی کو جیو کا بنا نا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس لعل کو ایٹور ہی کا بنایا ہو کو تو اگر وہ سکھ کا باعث ہوتا۔ تو سب کو سکھ دیتا۔ مکھ کا باعث ہوتا تو سب ہی اس کو پاکر دکھی ہوتے۔ اور اگر اس میں ادا سینٹا کا خواص ہوتا۔ تو سب پر ادا ہی چھا جاتی۔ اس جیو کے کلپنا کو جیو کی رچنا کہا جاتا ہے۔ اور جیسی جیسی جیو کی درشتی ہے ویسی ویسی وہ دیکھتا۔ اور اسی طرح کا بنایا کرتا ہے۔ ایٹور نے ایک ستری رچی۔ ریش اٹل کو جو رو دیتا اس کو مان سے ہند اس کو بھاراج، ساس اس کو بھوہ، ہندوئی اس کو سرراج سمجھتا ہے۔ وہ کسی کی سالی۔ کسی کی ساس۔ کسی کی دیورانی اور کسی کی جھٹانی وغیرہ بھی ہے۔ ابھی کلپنا کو جیو ستری کہا جاتا ہے۔

اختصاص۔ ستری میں ہاتا۔ تائی۔ چامی وغیرہ کا گیان ہی بھن بھن ہے۔ گیانوں کا مقصد جو ستری ہے اس میں تو کوئی بھید نہیں ہے آپ کیسے امن میں بھید مانتے ہو؟

جواب۔ گیان کا بھید گے (یعنی جانی ہوئی شے) کے اڈھار پر ہوتا ہے۔ گھٹ کا گیان پٹ کے گیان سے اس وجہ سے مختلف ہے کہ گھٹ اور پٹ میں بھید ہے۔ گھٹ کے گیان کا تعلق گھٹ سے ہے۔ اور پٹ کے گیان کا تعلق پٹ سے ہے۔ مگر گھٹ پٹ کا گیان جب آدمی کو پتھار دھتہ ہوتا ہے۔ ویسا بھید بکری وغیرہ کو نہیں ہے۔ ایٹور کے رچے ہوئے ستری میں استری کے شریر میں بیٹے کو مانا کا بھتیجے کو چامی تائی کا۔ بھانجے کو موسی کا گیان منتدیک کی درشتی سے پتھار دھتہ ہی ہے۔ کیونکہ یونانیوں میں سے کوئی خرابی نہیں ہے۔ اس ایٹور کی رچی ہوئی ستری کے شریر میں پتر کے

طرح دوست کی رہنمائی شکر کی ہے یہاں تک تو ایشور کا رچا ہوا چٹکے اب جیو
 کے رہتے ہوئے دوست کو سمجھو۔ اس کا بیان ورہا ریزک ایشور کے چٹکے میں ہر
 ہنسا دم کر تھیں میں آیا ہے یہ اپنے گروں دو اور دوستار کے ساتھ جو کرم اور گیان
 کے سلسلہ میں سات قسم کے علاج (راق) پیدائے۔ ایک تو جادو لکھوں وغیرہ ہیں جو
 انسان کھاتا ہے۔ دوسرا درجن پور تاس روپ آن یلیہ ہے۔ جس سے دیوتا ترپ
 ہوتے ہیں جو بھقا پشوکولی (موشیوں) کے لئے دودھ وغیرہ ہے۔ ان چاروں
 اعمال کے سوا اس نے ہن۔ ہائی۔ پرائ۔ تین ان اپنے واسطے رہے۔
اعتراف۔ یہ یہ سب اُن تو ایشور نے رہے ہیں۔ جیوان کا رہنے والا کیسے

جواب۔ اچھل میں تو ان ایشور نے پیدا کیا ہے۔ جیو نے جوگ کو پیا۔
 اور اس کو کرم اور گیان کی مدد سے پیدا کیا۔ اس لئے یہ جو رہے ہوئے لکھا ہے کہ
 جیسے ایک عورت تو اب سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اس کا پتی ہی اس کو بھوکتا ہے نہ
 بھوک پتی کے لئے پتی کی ورشی سے پتی کا پیدا ہوا کھاتا ہے۔ عاتوں ان
 اس لئے ایشور اور جیو دونوں ہی کے رہے ہوئے ہیں۔ جیو تو محنت کر کے ان کو
 کو پیدا کرتا ہے۔ اور ایشور اپنی مایکے ملک سے ان کو جیوں کے بھوک کے لئے

اعتراف۔ سب ایشور کے رہے ہوئے یہاں تک نظر آتے ہیں۔ جیو کا تو کوئی جی
 نہیں دکھائی دیتا۔
جواب۔ ایشور نے جو مٹی اصل جو مٹی وغیرہ مایکے۔ وہ جیوان کی بھوک
 ورشی سے جیو اپنی ورشی سے اُن کو اپنے لئے کا رہا ہے۔ جیو کہتا ہے۔ ورشہ اُن کا
 کوئی ملک نہ ہوگا۔ جیو کہتا ہے۔ جیو کہتا ہے۔ ورشی کا نہیں ہوگا۔ اُن میں سے

ہوتا ہے۔ اور یہی تیاگ گنتی کا رُوپ ہے۔ اس وجہ سے دویت کا یو ایکو شصل
 ہوتا ہے۔
 اختصاراً۔ کوئی کوئی شاستر ایسا کہتے ہیں کہ یہ دویت جگت جیوں کے پُند
 پاپ سے رہا گیا ہے۔ ایسا کہنے اس کو نہیں چاہا۔
 جواب۔ شتریں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جگت ایشور کا رُپا ہوا ہے۔ شتویتا شتو
 ایک ایک گنتی سے ۱۰۰۰ کو چکاتے کا اُپادان کارن جانو اور اس ایا کا دویشٹان یا ایک
 جو ایشور کے وہی نہیں شتر ہے۔ اور اس جگت کو وہی پتہ چلتا ہے۔ "ایئرے اب شتو کی
 شتر کی پتہ چلتا ہے۔ جگت اپنی سے پہلے آتا رُوپ تھا مانتا کو اس کے رُپے کی اچھیا پاتا
 اور آتا ہی نے اپنے شکپ سے اس کو رُپا ہے۔ "ایئرے اب نشد کا کلام ہے۔ "ہوہ
 رُپ۔ آتے آکاش۔ یون۔ اگنی۔ جل۔ پرقتوی۔ ساو شتھی۔ ات اور پران دھاریوں
 کے شتر پیدا کئے۔ اُسی کی اچھیا ہوئی کہ میں ایک سے ایک رُوپ والا بنوں۔ او
 جیوں (رُپا) کی جگت میں پتہ چلتا ہے۔ اور اس سے وچار کر کے نظر آئے واسے
 جگت کو رُپ لیا۔ چھاندوگ اپ نشد کی بات ہے۔ "پیدا ایش سے پتہ چلتا ہے جگت سے
 رُوپ تھا۔ اور وہ شتر رُوپ برہمہ شجائی (جھینس) و جاتی (غیر جھینس) اور سوات
 (عصر اور ایک واسے) جھید سے آزاد تھا۔ اس سے نے اچھیا کی کہ میں ایک سے
 بہت رُوپ والا بنوں۔ اور رُپا رُوپ میں آئیں ہوں۔ اس طرح اگنی۔ جل۔ پرقتوی
 تین تینوں کو رُپا اور اندج۔ جرائج۔ اور اوجھ تین قسم کے شتر بنائے۔ "شند
 اچھیا میں کہا گیا ہے۔ کہ یہیے پرچند اگنی سے مختلف چنگاریاں نکلتی ہیں۔ ویسے ہی
 ویاک آتے آتے ایک رُپ کار کے جڑ اور جیش پار پتہ پتہ ہوتے۔ "وہ ہر ایک پتہ
 کا حال ہے۔ یہ تمام جگت پیدا ایش سے پہلے تو ہوا کرتا۔ رُوپ تھا ساو اگرت برہمہ
 سے نام رُوپ لکشن کا رُپ رُپ تھا۔ وہی نام رُوپ وراثت وغیرہ نظر آتے ہیں۔

سے برہم ہی چور و پتا کو پرانیت ہو کر رہتا ہے
 اعتراض - ایک ہی وقت میں برہم اپنی برہم رو پتا کا تیاگ نہ کرتا ہوا کیسے
 چور و پتا اور ایشور رو پتا کو برانیت ہوا اور ایک ہی وقت میں ایک ہی کال میں دو
 مخالفت بھید کیسے رکھ سکے ؟

جواب - ایک ہی آدمی ایک ہی وقت میں کسی کا بیٹا کسی کا باپ اور کسی کا
 بھائی بنا ہوا برانیت ہوتا ہے۔ ماں باپ کی نگاہ میں وہ بیٹا بیٹے کی نگاہ میں باپ
 اور بھائی کی نگاہ میں بھائی ہے۔ اور دادا کی نظر میں پوتا ہے۔ بہہ مخالفت و دھرم حق
 ایک ہی وقت میں انسان میں بھی دیکھے ہو۔ اصل میں یہ سب بھید بھیا اور است
 ہیں۔ ساسی طرح مانا کے پرچے میں ایشور اور جو کا بھید بھی است اور بھیا ہی ہے۔ یہ
 صرف مایا کی کلپنا سے ہے۔ ورنہ برہم میں یہ کہیں بھید سے نہ بدست ہے۔ جو
 پرش اس طرح برہم کو مانتا ہے وہ برہم رو پتا ہوتا ہے۔ اور جبرن سے ٹاٹ پاتا ہے
 ٹوٹ۔ مخدومی کا بھید سچ کوش بوبک بر کر ن ختم ہوا جس میں مہم شاوک ہیں۔
 ہم نے اس کو باج پر جمید اور مہم ساگر انوں میں بیان کر دیا ہے۔

چونکا کر ن دوت بوبک

پہلا پرچہ

دوت بوبک

مخدومی ایشور اور جو کے بے ہوش دوت کے جوید کرنے سے اس کا تیاگ

گھٹ کا پٹ سے انت ہے۔ کیونکہ ایک دیش میں گھٹ اور دوسرے دیش میں پٹ ہے۔ ہر جگہ ہر جگہ ہے۔ اس لئے وہ خبر و بیٹ اور قید و بند کی حالت سے آزاد ہے وہ اس کے روپ میں اپنی مثال کے ذریعہ قائم ہے۔ اسی طرح کال یعنی وقت کے لحاظ سے بھی وہ پرس ہے۔ دیش کال اور دستو صرف مایا میں کلپت ہیں۔ یہ برہمہ میں نہیں ہیں۔

اعتراف۔ مایا کے جو ملک کے کلپنا میں چاہتے برہمہ کا انت نہ ہو۔ مگر جیت دیش سے تو اس کا انت ہے۔ جیو اور ایشور جیت ہیں۔ ان کی تو مایا نے کلپنا نہیں کی۔ اس لئے جیت جیو اور ایشور کا جید مانا گیا۔ تو برہمہ کا انت تو ہو گیا۔ جہاں جس دیش میں جیو چار ہیگا وہاں وہاں دیشور پنا در ہیگا۔ و علی ہذا القیاس۔ اس لئے جیت کا انت یعنی اس کی حد کا خاتمہ تو ہو گیا۔

جواب۔ برہمہ سب لیاں اور انت ہے۔ اور جو کچھ ہے وہ برہمہ ہی ہے۔ برہمہ ہی ابا دھمی کی وجہ سے ایشور روپنا اور شیروپنا کو پراپت ہو گیا ہے۔ یہ ابا دھمی مایا کی کلپنی ہوئی ہے۔ اور یہ ابا دھمی مایا ہی کے تماشے سے ایسے پربت ہو رہے ہیں۔ اگر مایا کی ابا دھمی نہ رہتے۔ تو یہ کسی بھی جیت نہ پھاسیں۔ جل تو کھڑا ہے۔ مگر آگ کے اثر سے وہ گر کر پربت ہو رہا ہے۔ اسی طرح برہمہ تو ایک دیش ویا پک ہے مایا کی ابا دھمی سے اس میں جیوینا اور ایشور کرنا کا پچاس ہو رہا ہے۔

اعتراف۔ جیو سب کچھ ہوئے جو مکت میں نظر آتے ہیں مایا کے سب سے نہیں ہیں بلکہ یہ جیت ہی کے دھرم ہیں۔

جواب۔ نہیں۔ مایا سب جیت کے پرتی پند (فلس) کے اثر سے ہے۔ اسی وجہ سے وہ جیت کی طرح ہوتی ہوئی ٹکڑا سکتی ہے۔ اسی مایا سب کی وجہ سے برہمہ میں ایشور اور جیو کے امتیاز کی فرق نظر آ رہی ہے۔ اور پچ کو سون کی ابا دھمی

تو پھر پوچھا جائیگا کہ وہ ساکشی آتما ہے یا آتما ہے اناتما جڑیں وہ ساکشی نہیں ہو سکتے۔ اور آتما کے نسبت تم کو ہر مانوس سمجھا دیا گیا ہے۔ ساکشی جڑیں ہی ہوتا کرتا ہے۔ اور وہی باقی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سب فانی ہیں۔ اس سے آتما مست ہے باقی اور ساکشی ہوتا۔ اور یہ ہمہ کا لکھن ہے۔ اس کے آتما برہمن ہے۔ اختر اخص۔ پر تیت بویک اور ترے کرتے ہوئے سب پاراقوں کا تیاگ اور یاد تو ہو گیا۔ اب باقی (شیش) کیا رہا۔ اس لئے کیسے مانا جائے کہ سب کے پیچھے آتما کا سروپ وہ جاتا ہے؟

جواب۔ سب کے بویک کر کے تیاگنے پر تم کو انجو ہوا یا نہیں؟ اگر کہہ کر نہیں ہوتا۔ تو یہ بات غلط ٹھہرے گی۔ اور تمہارا تیاگ کا لکھن بالکل بے معنی ہوگا۔ اور اگر انجو ہوا تو انجو کرنے والے باقی رہ گئے۔ اور یہی انجو تمہارا سروپ ہے۔ اور تم خود سب کے ساکشی ٹھہرے۔ اور ہم اسی کا نام آتما رکھتے ہیں۔ اب اگر بعد ہے تو صرف نام کا ہے۔ اس دستوں کی نسبت تو بعد نہیں ہے۔ اسی سے تو ہم کہتے ہیں کہ جیتن ساکشی آتما کا ابھاء کبھی نہیں ہوتا۔ آتما نہ سنبھول ہے نہ سوکھم ہے۔ بلکہ ان حالتوں کا ساکشی ہے۔ اس کا نشیدہ (ترید) نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس آتما کی بابت وہ بھی جو یہ کہہ سکتا ہے وہ بھی سب تیاگ کے قابل ہے۔ ہاں اگر کسی کا تیاگ نہیں کیا جاسکتا۔ تو وہ آتم روپ اور اپنی ذات ہے۔ اس سے آتما کا ست ہونا ثابت ہو گیا۔ اور آتما آگین ہے۔ یہ ہم پہلے ہی سے کہتے چلے آتے ہیں۔ آتما آپ انجو روپ ہے۔ وہ کسی اور کے انجو کے تحت نہیں ہے۔ آتما انت ہے جس کا کبھی انت (آخر) نہ ہو وہ انت کہلاتا ہے۔ جس کا کسی انت سے بھی انت (آخر) ہو جائے وہ انت نہیں ہوتا۔ انت والے تو کھٹ پٹ وغیرہ انتھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ محدود ہیں۔ برہمن ویاک ہے۔ اس میں کوئی حد اور دستوں کی نظر سے بھی محدودیت اور بندش نہیں ہے۔ نہ وہ جنتا ہے نہ تر ہے

و سونکے گئے تھے۔ جو کہنے سے اُٹھ اُٹھ کر اُڑ گئے۔ میں نہ اُڑنے دیتی آتا ہے۔ مگر نہایت
 اُڑیوں سے بہت دھڑکھاتا ہے۔ اندر زبیاں پر وکش (ظاہر) و سونکے کو گرجن کرتی ہیں
 انا انا انا وکش کر باطن اسے۔ اور وکش کر وکش نہیں ہوتا۔ آتا شو تھی بھی نہیں ہے
 کی کہ وہ گیلان کاوشے نہیں ہے۔ بلکہ آپ گیلان اور اُڑ وکش ہے۔ اور وکش کاوش

پانچواں پرکرن

آتما برہمنہ ہے

۱۹
 اعتراف۔ ہم نے مانا کہ آتما سونکے کاوش (خود ہی پرکاش روپ) ہے۔ مگر
 وہ برہمن روپ تو نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نہ کاوشی لکشن نہیں مانا جاتا۔
 جو اتنا برہمن کا لکشن نہ ہے۔ آتما وید نے بتایا ہے۔ یہ لکشن آتما میں
 بھی نظر آتا ہے۔ اس واسطے آتما برہمن روپ ہے۔ آتما ست ہے۔ کیونکہ اس کا
 اچھا وکشی بھی نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی آتما جگت کے اچھا وکشا کاوشی ہے
 پھول۔ سونکے کاوش۔ یہ سونکے کا اچھا وکشی بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی
 میں ہوتا ہے۔ یہ نہ لکشن نہیں کرتے۔ مگر آتما برہمن ہوتا ہے۔ اس کا اچھا وکشی
 ہوتا۔ اور اگر یہ کہو کہ آتما کا اچھا وکشی ہے تو پھر اس کے ساتھ یہ بھی ہوتا وکشی
 اچھا وکشی (ناظر) کون ہے؟ اگر کوئی وکشی کوئی بھی نہیں ہے۔ تو پھر اچھا و
 نہ نہیں ہو گا۔ و اگر یہ کہو کہ آتما کا اچھا وکشی ہے تو یہ
 وکشی ہے وکشی ہو گا۔ یہ تو پانچویں پرکرن کے سونکے کاوش۔ اور آتما کا
 پھول والی بات ہو گئی۔ اور اگر یہ کہو کہ آتما کے اچھا وکشی آتما ہی ہے تو
 کوئی شخص اپنی موت کاوشے والا نہیں ہوتا۔ اس کے سوا کہ کوئی تو سونکے کا

گھٹ پٹ وغیرہ کا پرکاش کرنے والا بودھ خود برہمہ ہے۔ ایسی حالت میں پنج گوش کے بویک کی کیا حالت ہے؟

اعتراف۔ جب تک برہمہ کی آثار رونما نہ ہوں تب تک جن جن کی نورانی نہیں ہوتی۔ تہذیب کی آثار رونما کی تربیت کے لیے پنج گوش کے بویک کی ضرورت نہ رہتی ہے۔ اس بویک سے ان کا آثار روپ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اس بعد ہی اس کے ورثہ ہو جاتے ہیں ساکشی روپ بودھ کا گیان ہوتا ہے۔ اور یہی برہمہ بودھ ہے اور یہی اپنا برہم روپ اور ذات ہے۔

اعتراف۔ جب بویک کے ان کے گوش وغیرہ کامیاب کر دیا۔ تب شونہ باقی رہی۔ اور تو کچھ بھی نہیں رہا۔

جواب۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ پنج گوش کا بویک کرنے والا ساکشی آثارہ کیا۔ یہ آثارہ شونہ تو نہیں ہے۔ اگر سوچو تو چھاری سمجھ میں آجائے کہ اس شونہ کا ساکشی آثارہ ہی ہے۔ اگر ساکشی نہ ہو تو شونہ کا گیان کیسے ملے گا۔ اور وہ گیان اگر کے سہا ہے۔ وہی آثارہ ہی ہے۔ اور شونہ ستر بھی مانتے ہیں۔ اس پر بحث کرنا ہے سود ہے۔ ساکشی آثارہ ہمیشہ ہی رہتا ہے۔ ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔ جو اپنی ہستی سے انکار کرتے۔ اپنی ہستی سے منکر ہونا چاہتے ہیں۔ اور نہ کوئی اپنی ہستی یا اس کا خیال ہی کر سکتا ہے۔

سوال۔ آثارہ برہمہ انجو کاوشے (راحت) میں ہے۔ پھر اس کا سروپ کیا ہوگا؟ اگر کو کہ آثارہ کا سروپ ہے۔ تو وہ انجو کاوشے بن گیا۔ اگر اس کا انجو نہ ہو تو پھر وہ کیا ہے؟ اور اگر آثارہ کا سروپ نہیں ہے۔ تو پھر اس کو شونہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ ایسا تو ایسا کہ آثارہ کے متعلق کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ کہنا سنا ابھی

انسان کی صورت کا ہونا بگڑی کا لوکھڑا ہے۔ ایسے جڑ پرائی کو شاستر کا ایش نہیں ہے۔ اور اگر یوں کہو۔ کہ بودھ جانا نہیں جاتا۔ تو یہ ہنسی کی بات ہوگی۔ کیونکہ بودھ کے بغیر کسی قسم کی گفتگو کا موقع کب ہوتا ہے۔ مثال سنو۔ اگر کوئی شخص سبھا میں آکر ایسا سوال کرے۔ کہ آیا میرے منہ میں زبان ہے یا نہیں؟ تو سبھا والے سنتے ہی اس پر قہقہہ اڑائیں گے۔ جب زبان ہی منہ میں نہیں تو پھر ایسا سوال کیسے کیا جاتا ہے۔ یہ نادانی ہے یا نہیں؟ یہ سوال ٹوڑھتا (نادانی) کا جتانے والا ہے۔ یہی متا (وانائی) کا جتانے والا نہیں ہے۔ اسی طرح جوں کہو۔ کہ میں نے بودھ کو نہیں جانا۔ اور مجھے کو بودھ جانا چاہئے۔ تو یہ بھی ہنسی کی بات ہے۔

تجربہ ان کے کوئی بات چیت کیسے کر سکیگا +

Acc. No.

10940

چوتھا پرچہ

پہلے پرچہ

اغراض۔ بودھ پہلا پرکاشان ہوا کرے۔ مکاتبات تو یہ بودھ کی ہیں۔ نسبت کیا کہو گے؟

جواب۔ جگت میں جس جس بات کا بودھ ہوتا تھا۔ اُن کو تیاگ کر جو سب کا پرکاشک پریم بودھ ہے۔ وہی برہم ہے۔ اس قسم کی بدھی کو برہمہ پشے کہتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جو بودھ ماترہ (گیان محض) کہلاتا ہے۔ وہی برہمہ ہے۔ اس بدھی کا نام برہم گیان ہے +

اغراض۔ اگر گھٹ پٹ وغیرہ پار پتوں کا تیاگ کر کے گھٹ پٹ وغیرہ کے پرکاشک اچھو کو برہمہ مانا جائے تو پھر پنج گوش کا بولیک فعل ہی ہوا کیونکہ جلیا گھو کو تو صرف برہم گیان کی ضرورت ہے۔ سب آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ

تیسرا پرکرن چھبید

گیان انجھو۔ اور گیات گیات گیات کا دیا

اعتراض۔ اس آتما کو من سے جانا جاسکتا ہے +

جواب۔ من صرف ظہور کے جاننے کا اوتار ہے۔ اور گیان سرورپ آتما کے جاننے کا سا دھن نہیں ہے۔ چہرہ اس طرح کتنا ہے۔ آتما نہ بالی سے اور دھن سے جانا جاتا ہے۔ اور اگر آتما من سے جانا گیا تو پھر جاننے والا کون ہوگا؟ اگر یوں کہو کہ آتما ہی آتما کا جاننے والا ہے۔ تہنہ آتما آپ ہی درشتیہ (نظارہ) اور آپ ہی درشتیہ (ناظر) یا دیکھنے والا) ہیں۔ یہ خلاف واقعہ گفتگو ہے۔ آگ آگ کو پرکاشتی اور آگ آگ کو جلاتی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کتا۔ یہ وید کا پرمان ہے۔ آتما کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ دوسرا وید کا پرمان یہ ہے۔ جانی ہوئی اور نہ جانی ہوئی دونوں دستور سے آتما بچن ہے۔ جو دستور جانی جاتی ہے ان سب کا جاننے والا آتما ہی ہے۔ آتما خود گیان اور بودھ روت ہے۔ پس گیان کی دستور اور گیان سے ڈھکی ہوئی دستور ان دونوں ہی سے آتما بچن ہے۔ کیونکہ وہ بودھ روت ہے +

اعتراض۔ گیات جانی ہوئی اور گیات (نہ جانی ہوئی) سے بچن کا انجھو

نہیں ہوتا +

جواب۔ گیات اور گیات سے بچن جو بودھ کا انجھو نہ ہو۔ تو گیات گیات کا بھی انجھو کبھی نہ ہوگا۔ کیونکہ گیات (جانا ہوا) من کو کہتے ہیں۔ جو گیان کا ونشے (ناحت) ہو۔ اس وجہ سے گیان کا پرکاش پہا اور وٹھے (گیات کا پرکاش) اس کے بعد ہے۔ پس جو پہا پرکاش ہے وہ ہی بودھ ہے۔ اسلئے بودھ کے انجھو کو تسلیم کرنا چاہئے۔ اور جس موڑ پرانی کو ایسے پر تھم پرکاشان بودھ کا انجھو نہیں ہوتا وہ چاہئے

ہے۔ آئندہ کرن پر ایسی کا تو عکس پڑ جائے۔ اور جیسے شریعہ و غیرت (رواجی) نہیں ہیں۔ ویسے ہی یہ پنج گوش بھی آگاہی وغیرہ کی صحیح ہوت نہیں ہیں۔

اعتراف۔ جاگرت سے لیکر تہ تیہی تک میں پنج گوشوں میں بہت بنا (رواستہ) نہیں پر تہیت ہوتی۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر ساتھ ہی آپ کی دلیلوں سے آتا ہے کہ بھی تو انھوں نہیں جوتا۔ اس کے آپ کا کتاب بھی بڑا تم وادنا بت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقریر میں آتما کا کہیں بھی مٹھور ٹھکانا نظر نہیں آتا۔

جواب۔ تمہارا یہ کہنا ٹھکانا تو صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہاں اس میں جو کار کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ آخر ان پنج گوشوں کا علم کس کو ہوتا ہے! علم تو ہوتا ہی ہے اس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اور جب علم ہوتا ہے۔ تو جس کو علم ہوگا اس کو آتما کیوں نہیں دانتے؟

اعتراف۔ پنج گوشوں کے علاوہ کوئی اور آتما پر تہیت نہیں ہوتا۔ اس لئے آتما نہیں ثابت ہوتا ہے۔

جواب۔ آتما بے وغیرہ گوشوں کا سا کشی جو انھو ہے وہی آتما ہے۔ آتما انھو کا دوشے (یعنی کسی علم کا ماتحت) نہیں ہے۔

اعتراف۔ انھو روپ آتما کیوں انھو کا دوشے (یعنی علم کا ماتحت) نہیں ہوتا؟

جواب۔ جو وہ انھو روپ ہوتا ہے وہ انھو کا دوشے نہیں ہوتا۔ اور جو انھو کا دوشے ہے وہ انھو روپ نہیں ہے۔ آتما سب کو انھو کرتا ہے۔ اس کا انھو کیوں کر ہے!

اعتراف۔ آتما انھو کا دوشے نہیں ہے۔ یہ میں مانتا ہوں۔ مگر اس کے ساتھ میں کچھ اور بھی مانتا ہوں۔ اور وہ یہ نہیں ہے۔ اس لئے اس کا انھو نہیں ہوتا۔ خواہ قول کو کہ انھو کرنے والے کے ایسا دوشے آتما کا انھو نہیں ہوتا۔ یہ کس کی تہی سے

جاگرت اور سچائیں تمام شریعتیں و یا یک پر تبت ہوتی ہے۔ وہ دیکھیاں سے گوش ہے۔
 یہ نے سوچا وہ والا ہے۔ آتش کسی میں نے یا جو نہیں ہوتا۔ اس دھند سے وہ بڑھی
 سے گتے پٹ کی طرح بنا رہا ہے۔

اعتراف۔ ایک ہی انتہہ کرن من اور پڑھی کی شکل میں کیسے بدلتا ہے؟
 جواب۔ ایک ہی انتہہ کرن کرنا روپ ہونے سے دیکھیاں سے گوش اور کرن
 (اوپری) روپ ہونے سے منوں گوش ہے۔ دیکھیاں سے گوش اور منوں گوش
 باہر سے ایک ہی آدمی ہے۔ جو رعیت کے کاروبار کے انجام دینے کے خیال سے عالم
 ہے۔ مگر راجا کی ماتحتی کے خیال سے نوکر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح انتہہ کرن دو
 روپ میں دکھایا گیا کرتا ہے۔

آئندہ گوش۔ پنیہ کرم کا پھل آئندہ ہے۔ اس آئندہ کی ابتو کرنے والی من
 کی ایک دہائی ہے۔ جو انٹرکٹ رہتی ہے۔ اور یہی من کی دورتی آتائے آئندہ روپ پر
 نسبت رکھیں) گوگرہن کرتی ہے۔ اور آئندہ جوگ کے ختم ہو جانے پر نیند کی شکل میں محو
 ہو جاتی ہے۔ اسی کا نام آئندہ گوش ہے۔ یہ بھی ہے اور کبھی نہیں ہے۔ اس سے
 یہ آتا نہیں ہی جاتی ہے۔

دوسرا حصہ

مزمع و جہار

اعتراف۔ اگر ان آئندہ دھیر و پچ گوشوں کو آتم روپ مانا جائے گا تو پھر شونہ
 وادی کا کناج مانا جائے۔ کیونکہ ان کا نشید ہو جاتا ہے۔

جواب۔ بیان شونہ (ار کا کیا کام ہے۔ کیونکہ سکھا کارورتی میں جو گائیں یا پرتی
 نسبت پر تبت روپ (اصل) آتا ہے۔ جو ہر شے ایک رس نہ بنے والا ہوتا

اور بوجھتی کے اندر جو یا خواں پر ہوتا ہے وہ آئندہ گوش کہلاتا ہے۔ ان کے اندر
اور ان سب میں رہا ہوا ہوتا ہے +

ان کے گوش۔ ان کے میں تاج کو۔ ہر قسم کی غذا خواہ وہ کوئی بھی ہو ان
پر کہلاتی ہے۔ اس ان کے کھانے سے ماں باپ کے خون اور سرخ سے مشتمل
شریر پیدا ہوا ہے وہ ان کے گوش کہلاتا ہے۔ یہ شریر پیدا ہونے کے بعد ان کی
چھاتی کے دو دھ سے پرورش پاتا ہے۔ یہ شریر آتا نہیں ہے۔ کیونکہ پیدا ہونے
سے پہلے یہ نہیں تھا۔ اور مرنے کے بعد بھی یہ نہ رہیگا۔ یہ گھٹ پٹ کی طرح کسی اور
کا کالج ہے۔ اور اگر کوئی اسی کو آتھامانے تو اس شریر سے جو پاپ پندہ ہوتے ہیں ان کے
پھل کے بھوگنے سے پہلے مرنا نہیں پاتا ہے۔ مگر شریر مرنے پاتا ہے۔ اور آٹا کو نینہ پاپ کا
پھل اور طرح پر بھوٹا پڑتا ہے۔ آٹا اس شریر سے پہلے تھا۔ شریر کا نیم قرن دیکھا جاتا ہے
اس سے یہ شریر آتا نہیں ہے +

ان کے گوش۔ اس شریر میں اڑتی سے لیکر چلی ایک جو ابوجھٹا ہے۔ وہ
پران کے گوش یعنی پران کا پردہ کہلاتا ہے۔ اس پران میں حرکت تو ہے۔ مگر اس میں جین
پنا نہیں ہے۔ آٹا ہی جین ہے۔ اس وجہ سے آٹا پران سے بچتا ہے +

مٹو کے گوش۔ جس کو اس شریر کے اندر جو گھرا کے ساتھ اسکا را اور مٹا ہے
وہ من ہے۔ اور یہی من منو کے گوش کہلاتا ہے۔ اس من میں منکلیپ وکلیپ اٹھتے رہتے
ہیں۔ جن کے جب سے یہ من لولہ بدلا کرتا ہے۔ کبھی یہ کام والا جتا ہے اور کبھی کروڑ
وگا والا۔ یعنی ہر اقیاس۔ آٹا ایک رس اور غیر تبدیلی پذیر ہے۔ اس لئے یہ منو کے گوش
آٹا نہیں ہے +

وکیان کے گوش۔ جین کے پرانی مٹ (مٹس) کے ساتھ جو بچتی ہے۔ اور جو
سو شیت یعنی کتری نیند کی حالت میں وکیان اور پجری میں نہیں رہتی ہو جاتی ہے۔ اور

ہاں سرت کاروپ جان لیا جاتا ہے۔ سانکھیہ۔ نیا یک۔ بودھ وغیرہ اپنی اپنی جگہوں سے جویدار حقوق کے بعید کی کھنٹائیں کی ہیں۔ وہ جیسے ہیں ویسے بنے ہیں۔ ان کے کھنڈن کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ یو مارک پیچید کو تو ہم بھی قبول کرتے ہیں۔ ہم صرف یو مارک کے شہ تان کو غلط اور مہوم قرار دیتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ جیسے جیسے سانکھیہ وادی وغیرہ مت والوں نے بیجونی سے مت کویت کا کھنڈن کیا ہے۔ اسی طرح ہم بھی بیجونی سے ان متوں کے دویت واد کا کھنڈن پیش کر دیتے ہیں۔ ورنہ ان سے ہمارا بڑا کیا ہے!

اختصاراً۔ سانکھیہ مت والوں وغیرہ کے دویت سمیت ہاتھ کے کھنڈن کرنے سے آخر فائدہ کیا ہے؟

جواب۔ ناکہ تو ہے۔ کیونکہ اودیت بدھی رڑدھ بد جاتی ہے۔ اور اودیت بدھی میں دیر دھ بھا۔ پرانی بیون ملت دشا کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر اس کو دہنتی بھی مل جاتی ہے۔ گیتا کے دو منرے اوھیائے میں بھگواں سر جی ار جی نے بھی ار جی نوایہ اپنی آپتین دیا ہے۔ اسے ار جی بدھیہ جو برہمنہ سنٹی کا پیچید تھو کو بتایا ہے۔ اس کے حاصل کر لینے سے فوش سوک اور موہ کو پراپت نہیں ہوتا۔ اس برہمنہ روپ میں سنٹی کی وہہ سے انت کال میں وہ رڑوان برہمنہ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ انت کال کا مطلب یہ ہے۔ کہ مت روپ برہمنہ اودیت ہے۔ دویت متھیا روپا ہے۔ ان دونوں کو خوب سمجھ لینا۔ اور برہمنہ کو ست جان کر اور دویت جگت کو استان کر۔ اس سے نجات پانا ہے۔ موجودہ جسم اور پران کی جدائی انت کال ہے۔ شری اور پرانوں کی جدائی ہی کو انت کال کہا جاتا ہے۔ سرے وقت اگر ان کو خوب متھیا پران لیا جائے تو پھر دوبارہ جنم نہ ہوگا۔ اور گیان پاکر پرانی کرتیہ ہو جائے گا۔ جب ایسا گیان مل گیا تو پھر پرانی چاہیے جسے شری کاتیاگ کوئے دیکھیں اس کو مانی اور لا بھر کا کھنڈن نہیں

میں سمجھتی چاہئے۔ دس دس حصے پنج بھوتوں کی کی اور زیادتی ہے۔ یوں سمجھو کہ
مایا کے دسویں حصہ میں آکاش اور آکاش کے دسویں حصہ میں یون اور یون کے
دسویں حصہ میں اگنی ہے۔

نوال پر تجصید

جل اور پرتھوی تتوں وغیرہ کا وچار
اسی طرح اگنی کے دسویں حصہ میں جل اور جل کے دسویں حصہ میں پرتھوی
ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ پچھلے تتوں کے لحاظ سے دس دس حصے کم ہیں
اور پہلے تتوں سے دس دس حصہ زیادہ ہیں۔ آگ میں حرارت اور روشنی ہے
اور اس میں ست۔ مایا۔ آکاش اور یون کے بھی دھرم ہیں۔ اس کی شناسات روپ برہم
کی ہے۔ استا مایا کی ہے۔ شبہ آکاش کا اور سپرش وایو کا ہے۔ اگنی کا اپنا گن روپ
ہے۔

یہ اسی طرح جل اگنی سے دس حصہ کم۔ اور اگنی کے ایک حصہ میں ہے۔ جیسے
یون آکاش میں اور اگنی یون میں کلپت ہے ویسے ہی جل اگنی میں کلپت ہے۔ جل
کی ستا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شبہ آکاش کا۔ سپرش وایو کا۔ اور روپ اگنی کا ہے
جل کا اپنا گن رس ہے۔

یہ جل میں پرتھوی کلپت ہے۔ اور یہ جل کے دسویں حصہ میں ہے۔
اس کی ستا برہم کی۔ استا مایا کی۔ شبہ آکاش کا۔ سپرش وایو کا۔ روپ اگنی کا۔
رس جل کا ہے۔ اس کا اپنا گن گندھ ہے۔

دسواں پر تجصید

برہماند وچار

پوچھ رہے ہیں کہ آکاش کا ہے ؟
اعتراف۔ آکاش کے بیان میں آپ نے یہ کہا تھا کہ ستا سب میں ایک
 ہے۔ اور آپ آکاش کو بھی دوسرے لفظوں میں یون میں ویاپک بتا رہے ہیں۔ یہ
 کیسے ممکن ہے۔ ویاپک تو ایک ہی چیز ہوگی ؟
جواب۔ سہو۔ ہم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ ست کے ایک انش میں آکاش ہے
 اور آکاش کے ایک انش میں یون ہے ؟
اعتراف۔ یون پر گٹ ہے۔ مایا متھی ہے۔ پھر یون کو ست کیوں نہ مانا جائے ؟
جواب۔ یون آکاش کے ایک انش میں ہے۔ اور آکاش مایا کے ایک انش میں
 ہے۔ مایا متھی ہے۔ اس لئے یون بھی اس نظر سے سمجھا ہی ہے ؟
اعتراف۔ مایا پر گٹ نظر نہیں آتی۔ یون پر گٹ ہے۔ اور سبش سے جانا جاتا
 ہے۔ نیزہ نایا کا روپ کیسے ہوا ؟

جواب۔ ہم ست اور است کا وچار کرتے رہے تھے۔ اور اسی سلسلہ میں گفتگو
 کرتے رہے تھے۔ اس طرح کے پر گٹ اور آر گٹ باتیں تو مایا کے سمجھدھ میں بہت
 سی ہوتی ہیں۔ ان پر کیا سوچنا ہے۔ یہاں صرف اتنا ہی ذہن کشید کر کے کہتے ہیں
 ضرورت ہے کہ ست و ستو سے بچنے ہوئے کی وجہ سے مایا۔ آکاش۔ اور یون
 سب پر ہی رہ گیا ہے۔ اور اسی خیال کو پختہ کرنا چاہئے ؟

انکھوائ پر چھید

اگنی تو کا وچار

اب اگنی تو کا وچار کریں۔ یہ اگنی یون کے دشویر حصہ میں خواہ ایک
 ایک انش میں ہے۔ اور پنج جھوٹوں کی کمی بیشی پر ہمارے کے آوری اور پردہ کے خیل

بلکہ متعین اور است ہی پر تیت ہونے لگیگا۔ گمانی کو ہمیشہ ست ہی تھا شام ہے ست
 یس کی طرح ہاں نقص نہیں ہے مگر آکاش میں نقص اور وہ متعین ہے۔ جب ست اور آکاش
 کا بھید خوب ذہن نشین ہو جائیگا تب تم اُن لوگوں پر ہنسو گے۔ جو آکاش کو ست
 مان لیتے ہیں۔ اور اُن کو ویسے ہی تعجب ہوگا۔ جیسے اُنیانی کو آکاش کے متعین ماننے
 و اوتنے کو مانوں پر تعجب ہوتا ہے۔ جب تک یہ خوب مضبوطی کے ساتھ ذہن میں نہ
 جھج جائے تب تک برابر دُچار کرتے رہنا چاہئے۔ جب ست اور آکاش کی حیثیت سمجھ
 میں آجائے تب اس طرح ست اور دایو وغیرہ پر بھی دُچار کرنا چاہئے۔

سوال پر چھید

پون تنو کا وینار

اگر آکاش کا قوت کے ساتھ بیک و تیز کرنا کرنا اور ست سے
 چونکہ آکاش کی پیدائش ست سے ہے۔ اور وہ اُس کا کارج ہے۔ اور کارج معمول
 کا ہے۔ اس لیے اس کی باہمی نسبت ہوتی ہے۔ لیکن ست اور پون کی ایسی باہمی نسبت
 نہیں ہے۔

جو اس سے ست اور پون کی ہر شے باہمی نسبت ہے۔ ست کے ایک دیش میں
 مایا رہتی ہے۔ مایا کے ایک دیش میں آکاش رہتا ہے۔ اور آکاش کے ایک دیش میں
 دایو یا پون رہتا ہے۔ اس طرح ست اور پون کا سمبندھ ہے۔ اور اسی وجہ سے ست اور
 پون کا بویک کرنا چاہئے۔ اور وہ بویک اس طرح کیا جاتا ہے کہ پون کے چار دھرم ہیں۔
 پہلا خشک کرنا۔ دوسرا چلنا۔ تیسرا تیزی۔ چوتھا سپریشن۔ ان میں سے تین دھرم کو ست
 مایا اور آکاش میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور سپریشن خود دایو کا اپنا دھرم ہے۔ پون میں تین
 پنا پر تیت ہوتی ہے۔ وہ ست کی ہے۔ اور جو اسار روپا نظر آتی ہے وہ مایا کی ہے اور

جواب: یہ سیرکولر ہوتا ہے۔ یہ ہوتا کیلئے ہے۔ پتے میں پتے کا ماحولیات ہے۔ وہ دنیا سا کرے۔ مگر وہ چونکہ است ہے اس لئے ہوتا ہے۔ اسی طرح است ہوتا ہے۔

اگر آتش سار کا کاش اور ستار میں بھید ہے تو ستار کے بغیر بھی آکاش کی پریت ہوتی ہے۔ اس کے لئے اور گھڑے کا بھید ہے۔ تو کاش کی پریت بغیر گھڑے کے کافی ہوتی ہے۔ اس دلیل سے آکاش کا ستار سے بھید نہیں ہے۔

جواب: جس طرح گھڑا اور گھڑے کے نیلے رنگ کی پریت ایک ساتھ ہوتی ہے۔ گھڑا بغیر روپ کا نہیں ہوتا اور یہ نیلا رنگ گھڑے کے روپ سے مختلف ہے۔ اور گھڑے کے ہوتے ہوئے بھی وہ رنگ تلاش ہو جاتا ہے۔ اور گھڑا لال رنگ کا ہوتا ہے۔ پھر بھی گھڑے کے رنگ اور روپ کی ایک ساتھ پریتی ہوتی ہے۔ دیکھتے ہی آکاش اور ستار کے ہیں۔ جن جن ہوتے ہوئے بھی ایک ساتھ پریت ہوتے ہیں۔ اس میں تعجب کیا ہے۔ حیوان و حیو کے شریک بھی تو ایک ساتھ ہی پریت ہوتے ہیں۔ اور جدا جدا بھی ہیں۔

اگر آتش سار کا کاش اور ستار کا بھید تو سمجھ میں آگیا۔ مگر چت میں مضبوطی اور خیال میں ابھی تک پختگی نہیں آئی۔

جواب: چت کے درجہ نہ ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک سستہ ہے۔ اور دوسرا کثیف ہے۔ سستہ شک کو کہتے ہیں۔ اور کثیف من کی چھلتا کا نام ہے۔ سستہ تو پران۔ دلیل۔ اور کثیف سے دور ہوگا۔ اور چت کی چھلتا کا دوش و دھیان سے جاننا ہوگا۔ دھیان کہنے سے است اور آکاش کا بھید درجہ پریت ہونے لگے گا۔ چت ہی دھار کی طرح جس وقت ایک چال پر چلیگا۔ اور جب پران اور کثیف سے است اور آکاش کا بھید ہو جائے گا۔ تب آکاش میں بھی ست کی طرح نہ پھاسیگا۔

ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔ صرف دو چار کریمے است چیز کا است پنا
 سمجھے میں آتا ہے۔ جگیا سو وید کی شرتیوں کا دھار کرتا ہے۔ دو چار سے پہلے جو ست کوپ
 تھا۔ وہی آکاش کی صورت میں است روپ کو پراپت ہوا۔ تم بھی اس آکاش کا
 دو چار کرو۔ دو چار کیا ہے؟ آکاش کو اور ست کو جدا جدا سمجھنا دو چار ہے۔ جسے دودھ
 اور حل انگ الگ چنیریں ہیں۔ لگاتار دو چار سے آخر میں یہ سمجھ میں آویگا۔ کہ جسکے کاش
 کے آواز ترو وایو کیج حل پر تھوی ہے۔ اور ان میں سے کوئی بھی آکاش کا اودھار نہیں
 ہے۔ ابھی طرح گت کے اودھار پر آکاش ہے۔ اور آکاش کے اودھار پر ست نہیں
 ہے۔ اس کے بعد پھر یہ دو چار کرنا۔ کہ دھرم کیا ہے اور دھرم کیا ہے؟ دھرم ست
 ہے اور کاش اس کا دھرم ہے۔ کیونکہ ست آکاش میں دیا پاک ہے۔ اور آکاش
 ست میں دیا پاک نہیں ہے۔ ست اس میں دیا پاک رہتی ہے۔ ستا ہستی کو کہتے ہیں۔
 اب تم جتنے پدارتھ دیکھو گے۔ ست سب میں پریت ہوگا۔ اور سب اس کے اودھار
 پر ہیں گے۔ کوئی چیز ہے جو ہستی نہیں رکھتی۔ سب میں ہستی اور ستا اور ہے پنا ہے
 اور وہ عیقل ہے۔ یہاں تک کہ بن۔ پریت پھاڑ۔ ستو سب ہی تو ست کی ستا پاک
 بھانے لگتے ہیں۔

اعتراف۔ آکاش کا روپ بولا (فلا) ہے۔
 جواب۔ تو پھر کیا ہوا؟ پولان کو تم است کہہ لو۔ مگر ست سے اس کی آکاش
 سے کیا بھید ہے؟

چھ سوال پر حصہ
 ست اور آکاش

اعتراف۔ اگر آکاش است ہے تو اس کو بھاننا نہیں چاہیے۔

اور ان لوگوں میں شامل ہوتی ہیں۔ ویسے ہی ان کے آدھار پر مایا کا کھیل ہوتا ہے۔ اس
 مایا کے کلینا کے ہوئے لوگوں میں پہلا وکار آکاش ہے۔ جو آکاش یعنی وسنت اور
 شاد کا روپ ہے۔ اور اس آکاش میں بھی برہمن کی شائر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے آکاش
 میں دو روپ ہیں۔ ایک شاد اور دوسرا آکاش۔ اور اس طرح کے کلینا سے شاد اور
 آکاش دو مختلف روپ برہمت ہو جاتے ہیں۔ جو اب یوں سمجھو کہ آکاش شید کا گن والا
 ہے۔ اور شاد بھی رکھتا ہے۔ برہمت میں شبد گن نہیں ہے۔ اس وجہ سے آکاش
 اور وسنت دونوں میں جن جن یعنی مختلف ہیں۔

اختراص۔ آکاش جب برہمت سے پیدا ہوا ہو۔ جب آکاش کی شاد مائی جلتی
 اور شاد آکاش سے یہ برہمت ہو۔ جسے کوئی کہے کہ گھڑا مٹی سے پیدا ہوا اس لئے
 مٹی کا گھڑا کہا جاتا ہے۔ یا در گھڑے کی مٹی سے۔ یا سا کوئی نہیں کہتا۔
جواب۔ جس مایا شنتی سے برہمت میں آکاش کی کلینا کی ہے۔ اسی مایا نے
 آکاش اور برہمت کو اپنی کلینا سے جدا کر کے دکھایا ہے۔ اور دھرم اور دھرم واسے کی
 تیزری اور تیز کو دی ہے۔ اس وجہ سے آکاش میں شاد برہمت ہوتی ہے۔ اور
 شاد آکاش ہے۔ یہ برہمت نہیں ہوتا۔ مگر اصل میں تو شاد ہی کا آکاش ہے۔
 آکاش کی شاد نہیں ہے۔ مگر گائیہ اور مینا یک (مطلق) آکاش کی شاد ہے۔
 یہ ان کا بھرم ہے۔

اختراص۔ مایا نے یہ کیوں الٹا پٹا سمجھا دیا؟
جواب۔ الٹ پٹ کر کے دکھانا مایا کا بوجھ اور فطرت ہے۔ جل کا سو بھاد
 نیچے کی طرف جلتے ہی کا ہے۔ یا ان کا سو بھاد چیر کا آتش کے اصلی روپ میں دکھایا
 ہے۔ یہ سب جانتے ہیں۔ شعور و باز ماری کے تدرشوں میں آگ سے نہ جلتے والی
 چیزیں بھی جلتی ہوئی برہمت ہوتی ہیں۔ اسی طرح مایا آدمیوں کو اور کادو کو دکھاتی رہتی

ہے۔ کہہ سکتی ڈوریت کا کارن نہیں ہے۔ جگت کی اُتیتی سے پہلے شکستی کا کارج
جگت تو تھا رہتیں۔ اسی وجہ سے جگت کی اُتیتی سے پہلے اڈوریت ست روپ کا
سدھ ہوا۔

آختر آرض۔ ست پر ماتا کی شکستی پر ماتا کے سبب انش میں رہتی ہے یا ایک
انش میں؟ اگر سبب انش میں رہتی ہے۔ تو وہیہ کمزوں کو شدھ برہمہ کی کچھ پراپتی نہ
ہوگی کیونکہ اس کے سبب انش میں شکستی یا اٹھری۔ اور اگر ایک انش یا ایک دیش میں
ہے۔ تو پھر برہمہ کو براکار کت غلطی میں داخل ہے۔

جواب۔ سمیڈرن برہمہ میں شکستی نہیں رہتی۔ وہ برہمہ کے ایک دیش میں رہتی
ہے۔ جیسے نام پر نقوی میں گھٹ شکستی نہیں ہے۔ صرف ایک انش میں ہے۔ وہ
بھی ایسا ہی کتا ہے۔ کہ پر ماتا کا تین یا دسویں پرکاش اور شدھ ہے۔ اور اس کے
ایک پاد میں سب جگت ہے۔ اور پچھو ان سر کرشن نے گیتا کے دسویں اور بیارٹھ اجن
کو بھی بتایا ہے۔ اسے آرجن! یہ سب جگت میرے ایک انش میں ہے۔ اعل وجہ
سے وہیہ کمزوں کو شدھ برہمہ کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ اس رشی بھی برہمہ سوتر میں ایسا
ہی کہتے ہیں۔ یہ برہمہ جگت کا اُتھر ہے بھی ہے۔ اور شدھ بھی ہے۔ کیونکہ برہمہ سب جگت
کو اپنی شتا سے ست کر رہا ہے۔ اور پھر بھی دس انگل بندھ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی برہمہ
کی چرا کا تا بھی نہیں رہتی ہے۔ کیونکہ جس برہمہ کے ایک انش میں جگت کی پکشا کی جانی
ہے وہ صرف جگیا سٹول کے سمجھانے کے واسطے ہے۔ تاکہ یہ سمجھ میں
آجائے۔ جب جگیا سٹول چلتا ہے۔ کہ برہمہ ایک انش میں رہا ہے یا سب انش میں؟
سب انش کے سوال کے جواب میں برہمہ کو برا انش پکشا کے اس کو جواب دیا جاتا ہے۔
سوال اور جواب دونوں ہی کا لینا ہیں۔ اس برہمہ میں یا یا شکستی اُتھرتی ہے اور یہی
باباؤ کارول کو کاپتی رہتی ہے۔ جیسے وہ ان کے آخر کے نیلے اوہیتیلے رنگ سے ہوتے ہیں

خود ہوا کا سچ ہے۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے ایسا کو ایڑہ چینی (ناتابل بیان) اور سب کچھ سے وکشن ناٹنا پڑتا ہے۔ اور اس مایا کے متعلق ویدوں کا کہنا ہے کہ جیسے گھٹ وغیرہ پارکھ وغیرہ پردوں کی وجہ سے ڈھک جاتے ہیں نظر نہیں آتے۔ اسی طرح اس مایا شکی نے پرمانا کو ڈھک رکھا ہے۔

اعتراف۔ اگر مایا سب نہیں ہے۔ تو آکاش وغیرہ پر سچ کا کارن کیسے ہے؟

جواب۔ مایا خود اپنی شاد بہتی نہیں رکھتی۔ سب تو وہ پرمانا کی شاکو کا کہ وہ آکاش وغیرہ پر سچ کو پیدا کرتی ہے۔

اعتراف۔ اور تو پرمانا کا جکت کی اپنی سے پہلے ہوتا اور پھر ساتھ ہی باوجود شکی کو مایا دو باتیں ہوتی ہیں یہ دو باتیں ہیں۔

جواب۔ شکی کی وجہ سے دو باتیں نہیں آتی۔ جیسے شونیہ کی وجہ سے دو باتیں نہیں ہوتی۔ تم اس کو کہیں دیکھتے ہو۔ پڑش اپنی شکی کے ساتھ دو باتیں کہلاتی ہیں۔ پڑش اور پڑش کی پڑش دو تو نہیں ہیں۔

اعتراف۔ شکی کے سب سے پڑش زیادہ دنوں تک جی سکتا ہے۔ اس کے پڑش سے پڑش کی شکی مختلف ہے۔

جواب۔ شکی نام ہے طاقت کا۔ یہ طاقت زیادہ دنوں تک جینے کا باعث نہیں ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ جس میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ وہ کھیتی باڑی کا کام کرے۔ (طائی کشتی زیادہ کر سکتا ہے۔ اور کم شکی کا آدمی کم کام کرتا ہے۔ اگر شکی زیادہ دنوں تک زندہ رکھے گا باعث ہوتی۔ تو کم شکی جان۔ ہوان۔ اور طاقتور لوگ جلد مر جاتے ہیں۔ ایسا نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ اکثر کم زور زیادہ دنوں تک جیتے رہتے ہیں۔ شکی شکی والے سے دیر نہیں سمجھی جاتی۔ اس سے صاف ظاہر

سادھی میں سٹیا کا روپ رتی بھی نہیں رہتی۔ اچھی آپ سادھی کی کیفیت کہہ چکے ہیں۔ کہ
اُس میں کوئی بھی رہتی نہیں رہتی۔

جواب۔ سادھی میں نہت خود بھاشنا ہے۔ سٹیا کا روپ رتی نہیں رہتی۔
روپ کے بغیر وہ بھاشنا ہے۔ کیونکہ وہ سو بھاشا دہی سے جو پرکاش ہے۔ جو چیز
دوسرے سے پرکاش کئے جانے کی محتاج ہے۔ اُن کو بھاشنے کے لئے ورنہ کی
ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر سادھی میں آتما نہ پرکاش ہے تو پھر یہ کیسے معلوم ہوگا۔
کہ باطن کا بھاشنا ہے۔ یہ سادھی میں ہونے کے بعد ماہو کا گیان بنیست روپ آتما ہے
ہناس کے کیسے معلوم ہوگا جیسے سادھی میں من اور من کی وہ قہوں کے بھاشنا
ہونے پر بھی آتما پرکاش نہ ہے ویسے ہی اپنی سے پہلے آتما پرکاش روپ بھاشنا
کے پرچے کے دور ہو جانے پر بھی رہیگا۔

پانچواں پرچہ

دیا یا نہ ست ہے نہ است سے

مایا۔ مایا کیا ہے؟ پر آتما سے مختلف سٹیا کے بغیر رہتی ہوئی مایا ہے۔ اور
پرکاش وغیرہ کے کام کے ذریعہ اُس کا علم ہوتا ہے۔ جسم میں جھالا لٹکنا پڑ گیا۔
اُس سے آگ سے جلنے کا انومان ہوا۔ پہلے انومان نہیں تھا۔ بالکل ایسی طرح پرکاش
وغیرہ کے اپنی کے پہلے کسی کو بھی اُس دیا کا علم نہیں تھا۔ یہ مایا پرکاش کی شکتی ہے۔
اور یہ بہت روپ نہیں ہے۔ سٹیا اور سٹیا ہی است روپ بھی نہیں کہی جاسکتی۔ کیونکہ
اگر یہ بہت ہو تو پھر بہت کی شکتی نہ ختم ہوگی۔ جیسے آگ آگ کی شکتی نہیں ہوتی۔ اور
اگر اس کو است کہا جائے۔ تو پھر یہ کہہ دے یا خر گوش کے تین رنگ کی طرح ہوگی۔ اور پرکاش
وغیرہ کا کارن نہ ہوگی۔ اور اگر اس کو شکتی مایا جائے تو غلط ہو جائے۔ کیونکہ شکتی

جواب: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آکاش کو جگت سے علیحدہ سمجھ کر ہی کہتے ہیں کہ آکاش
 آکاش سے علیحدہ جو ست پڑا ہوا ہے۔ اس کو کھلی عقل کیوں نہیں قبول کرتی کیا
 جواب: الجواب: آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے۔ اس سے کھلی عقل
 کو اس کا یقین آتا ہے۔ آکاش سے الگ کوئی اور چیز کے نظر نہیں آتی۔ اس کو
 اس کا پتہ بھی نہیں آتا۔
 جواب: الجواب کا جواب: آکاش جگت سے الگ دیکھا جاتا ہے یہ بالکل
 سچو خیال ہے۔ کیونکہ جہاں اور جہاں آکاش دیکھا جاتا ہے وہاں وہاں
 اور جگت سے وہ پرکاش خواہ اندھکار کے ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔ بغیر پرکاش یا اندھکار
 کے آکاش ہوتا ہی نہیں۔ اسی طرح کھلی لاپتہ گناہی کہ آکاش پرکاش سے غلط ہے۔
 جس کو ہم بھی دیکھا ہوا پرکاش کر رہے ہو وہ بنا کار کے ہو سکتا ہے۔
 اعتراض: جیسے آکاش جگت سے الگ پرکاش ہوتا ہے ویسا ست اس جگت
 سے جدا نہیں نظر آتا۔
 جواب: ہر ایک سادھی میں ہر وقت شہدہ ست ہی کا بھان جو گیوں کو ہوا
 کہتا ہے۔
 اعتراض: ہر ایک سادھی میں تو وقت شہدہ کا بھان ہوتا ہے۔ اس کے سوا
 اور کسی کا بھان نہیں ہوتا۔
 جواب: ہر ایک سادھی میں تو شہدہ کا بھان ہوتا ہے۔
 کیونکہ جہاں شہدہ کا بھان ہوگا وہاں ہر ایک سادھی میں ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک سادھی
 میں تمام چیزوں کا ایجاد ہوتا ہے۔ شہدہ کا بھان تو شہدہ کا ہر ایک سادھی ہوگا۔ اور
 جب شہدہ کا بھان ہوگا تو شہدہ کا بھان ہی کیسے ہوگی۔
 اعتراض: آپ کا یہ کہنا بھی کہ سادھی میں ست کا بھان ہوگا۔

نہیں ہے +

اعتراف۔ جلالت کی چیز الیش سے پہلے سنت ہوا کرتے۔ مگر اس سنت کا اوتہ
پنا نہیں بنتا۔ کیونکہ جلالت کی پیدائش سے جلالت کا ایجاد مختلف ہے۔ یہاں صاف
دو باتیں ہیں +

جو اب۔ ویدوں کی بانی جتنے مالے کے سمجھائے گئے تھے کہی جاتی ہے۔
اور گلیا سو کو خواہ مخواہ ویدیت بانٹا کے بھاؤ کو ڈرہ نہیں کرنا چاہئے۔ جب گفتگو ہوگی
تب تو عمداً مصلحتاً اور ضرورتاً ویدیت ہی میں ہوگی۔ اصل میں ویدیت یعنی دوتہا نہیں ہے
ویدیت جی نے شری رام چندر کو یوگ ویدیت میں الیش ہی سمجھایا ہے۔ وہ کہتے
ہیں۔ اسے رام جلالت کی اُپتی سے پہلے سنت روپ برہم ہی تھا۔ اور وہ برہمن اور
بانی کے اثر سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا نام ہے نہ روپ ہے۔ جو کا قول ہے سنا
جائے وہ نام ہے۔ جو آنکھوں سے دیکھا جائے وہ روپ ہے۔ مگر برہم نہ روپ کا ہے۔
انکھ کاں کو اس کا لیاں نہیں ہوتا۔ اور نہ من ہی اس کو من کر کے جان سکتا ہے۔
کیونکہ وہ من کے پرے ہے۔ نہ وہ تم ہے نہ بیچ ہے نہ شونہ ہے۔ وہ شعل اور دلیک
ہے۔ اور اسی کو ذہن نشین کرتے اس میں 'اوم' بنا یعنی تہہ پنے کا اشارہ سمجھا
جاتا ہے +

اعتراف۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ جلالت کی پیدائش سے پہلے سنت تھا۔ اُپت کے
سوا اور کچھ نہیں تھا۔ یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس جلالت کی پیدائش سے پہلے
آکاش ہی تھا۔ آکاش کو انت کیسے کہتے ہو جو پیدا ہو کر مرتے وہ انت ہے۔ یہ
برصوی جیسے شک اُپتی اور ناش والی ہے۔ جس میں اجزاء اعضا اور حرکت ہوتی ہے
وہ سب ناش وائے ہوتے ہیں۔ مگر آکاش روا کرتے۔ اور اس میں کپا (عمل اور حرکت)
نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس کو اُپتی اور ناش والا نہیں کہہ سکتے +

پہلے کے نام روپ کی کلپنا کا ادھشتان نہیں رہا جا حکمت +

اعتراف۔ ست کے نام روپ کی کلپنا کا ادھشتان کوئی بھی نہ تھی۔ مگر ست نام روپ کو کلپت کیوں نہ رہا ہو۔

جواب۔ ادھشتان کے بغیر کسی کی کلپنا میں ہوتی۔ اس وجہ سے ست نام روپ کی کلپت نہیں ہوئی +

اعتراف۔ اس کی کلپت کی پیدائش سے پہلے تھا۔ ایسا نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح ایسا کہنا بھی کہ کلپت کی پیدائش سے پہلے تھا۔ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اگر ست اور ست کے تو آپ کی باتوں میں اجتماع خدین کا نقص ہوگا۔ اور دو طرح کی نشانیں ہی ہیں کی +

جواب۔ ست اور ست کے ایسا کہنے سے اجتماع خدین کا نقص نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ مخلوق سب کے نام کرنے کی ضرورت ہے۔ لوگ عام طور پر کہتے ہیں کہ ہم کریم کہتے ہیں۔ ایسا کہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ جو کریم ہے وہی کریم ہے۔ ان دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ جو جس سے کوئی دعا مان کر سکتا ہے۔ وہ اس کو دھارن کرنا ہے۔ اس میں کوئی اجتماع خدین ہے اور نہ غیر کیٹی کا بھید ہے۔ اسی طرح کلپت سے پہلے ست ہی نشانیں کے سوا اور کیا تھا +

اعتراف۔ سارے کمال یعنی پہلے اور تیرہ برہمہ کا ایجاد و پیدائش اس نے ایسا کہنا کہ کلپت سے پہلے ست تھا غیر موزوں اور ذات واقعہ معنوم ہو گیا ہے +

جواب۔ ست روپ برہمہ کے لئے پہلے اور تیرہ کے لئے پہلے اور تیرہ کے لئے پہلے کیا جاسکتا۔ جس شخص کے خیال میں کمال رویت کی مدد ہی بائنا پڑتی ہوئی ہے۔ وہی اس طرح کے سوال کرتا ہے کہ کلپت کی پیدائش سے پہلے کیا تھا + اسی کو یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ کلپت سے پہلے ست تھا۔ حالانکہ اس میں اور اس میں کوئی بھید

اعظم اصل۔ جس طرح اکاش وغیرہ نام روپ پر پانچ بہمت میں کلیت ہیں۔
 اور ہر ہر اودھشتان کی ستا کے سارے ست پریت ہوتے ہیں ویسے ہی ست
 روپ بہمت میں است کے نام روپ بھی کلیت ہیں۔ اس لئے اودھشتان روپ بہمت
 کی ستا کے سارے کلیت است بھی ست روپ ہو کر پریت ہو رہا ہے۔
 جواب سارے ست روپ اودھشتان میں ہی کلیت مان لینے سے ہمارا پتہ
 سدھ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کلیت است جلت کا کارن نہیں بنتا۔ جس ست میں
 است کے نام روپ کلیت ہیں وہ ست ہی ہے۔ اور وہی کلیت کا کارن ہے۔
 اعظم اصل۔ جیسے ست کے نام روپ کلیت ہیں۔ ویسے ہی ست کے نام
 نام روپ کلیت ہیں۔ چونکہ تم نام روپ کو کلیت ہی مان رہے ہو۔
 جواب ست کے نام روپ کلیت ہیں۔ ایسا لگتا نہیں بنتا۔ اگر ایسا کہتے ہو
 تو پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ ست کا روپ ست میں کلیت ہیں یا ست میں کلیت ہیں؟
 جو کہ ست کے نام روپ ست میں کلیت ہیں تو یہ کتنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ کیونکہ اپنے
 نام روپ اپنے میں کلیت نہیں ہوتے۔ اور کے نام روپ کی اوروں ہی میں کلیت
 کی جاتی ہے۔ جیسے چاندی کے نام روپ چاندی میں کلیت کئے جاتے ہیں اور چاندی
 کے نام روپ چاندی میں کلیت نہیں ہوتے۔ اسی طرح ست کے نام روپ ست
 میں کلیت نہیں ہوتے۔ اور ست کے نام روپ کو است میں کلیت ماننا بھی نہیں
 بنتا۔ کیونکہ است آپ ہی اپنی کوئی اتنی اور حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے ست کے نام
 روپ کی کلیت اودھشتان است کیسے ہوگا؟ یا پھر کا لڑکا کسی کی کلیت کا اودھشتان
 نہیں بناسکتا کی اکیسیت ہی کچھ نہیں ہے۔ وہ کسی کا اودھشتان کیسے بنیگا؟
 جگت بھی ست کے نام روپ کی کلیت کا اودھشتان نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کلیت ست
 سے پیدا ہوا ہے۔ اور یہ جلت ست کے نام روپ کی کلیت کا اودھشتان نہیں ہے۔

کون سا پیشہ ایسا ہے جس میں کم سے کم ایک سو روپے (دو سو روپے) ہر سال
مقرر ہیں۔ اس میں سے نصف کو تنخواہ کے طور پر دیا جائے گا اور نصف کو تنخواہ کے طور پر دیا جائے گا۔

سوال: جیسے کہ اس میں مذکور ہے کہ ایک سو روپے ہر سال دیا جائے گا۔ تو کیا اس میں
کوئی اور چیز بھی شامل ہے؟

جواب: جیسے کہ اس میں مذکور ہے کہ ایک سو روپے ہر سال دیا جائے گا۔ تو کیا اس میں
کوئی اور چیز بھی شامل ہے؟

پیشہ کی تعلیم اور تربیت

سوال کا جواب

سوال: جیسے کہ اس میں مذکور ہے کہ ایک سو روپے ہر سال دیا جائے گا۔ تو کیا اس میں
کوئی اور چیز بھی شامل ہے؟

جواب: جیسے کہ اس میں مذکور ہے کہ ایک سو روپے ہر سال دیا جائے گا۔ تو کیا اس میں
کوئی اور چیز بھی شامل ہے؟

نہیں ہے۔ وہ اس کا ہمجنس اور غیر جنس کہنے مانا جاسکتا ہے۔ الگیا نی اپنے چچل میں
 نے وفادار کیا ہے۔ کہ پرہیز سے است پندھا اور است تینوں کال میں نہیں ہے
 است کا نام ہی لگی ہے۔ پس پرہیز سے اس کی نسبت کیا ہے؟
 سوال :- وگیا نی میں چچتا کے کارن است کی بھاؤنا کیسے آئی؟
 جواب :- جیسے کوئی شخص سمندر میں غوطہ لگا کر گھبرا جات ویسے ہی سادھی میں
 جا کر اگیا نی یوگی و گھبراہٹ ہو گئی۔ اور اس نے اس سے اچھ کر است کے بھاؤنا کو ناحق
 مان لیا۔ پس کو زو کلپ ساوھی کی پڑتی نہیں ہوتی۔ یو یکلپ کے وکلپ سے ایسا ہی
 کہتا تھا۔ لڑکوں کو سون سان جگہ میں خوف ہوتا ہی ہے۔ مگر یہ غلطی اور بھروسہ ہے۔
 سون جلد میں تو خوف کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ وہاں جدید دوسر ہو تب کسی کا ذکر
 کیا جاسکتا ہے۔ وہاں نہ چور ہے نہ شیر چیتے ہیں۔ پس اس فرضی ذکر کو ناواقی الفہم کہہ
 نہیں۔ زو کلپ بھاؤنی میں نظر ناظر منظور تینوں ہی کی بعد و میت رہتی ہے۔ دن
 نو ہنگام تک نہیں ہوتا۔ مگر اگیا نی یوگی کو چونکہ اس حالت کا یہاں کشا لکار نہیں ہوتا۔
 اس وجہ سے است یہ تاہم کہے اسی کی کلپنا میں لگ گیا۔ اور وجوہ کا کھا گیا۔
 یو گوان سماجی سنگرا پادہ کا یہی میت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بو دھوں نے مرنی کا سما
 نہیں لیا۔ پس یہ ہیں جا کرتے ڈھکے ہوتے اگیا نی کے پس میں اگر شوشہ ہو تو یہ چلا
 آئے۔ حالانکہ شوشہ استہ اور اچا و کو کہتے ہیں۔ اور یہ اچا و تینوں کال میں نہیں
 ہے۔ اچھا و نے نہ میت کا کشا لکار کیا اور نہ مرنی کے سار کو سمجھا۔ مرنی کی آجھ
 ہے۔ کہ یہ کہوئی میں نہیں لگایا گیا۔ موتیا بند کے مرعش کی طرح ان کو میخا رتہ و شوشہ نظر نہ
 آ سکی اور بگٹ کے سٹ کارن کا چھید نہیں ملا۔ اور اگر ایسا کہا جائے کہ بگٹ آتی ہے۔
 ہے پہلے است۔ زو پ وچا تو یہ ہمہ سوال کرینے کے کہ است کو ستا ہے۔ بعد و ہے
 پادہ استہ خود است نہ پادہ ہے۔ یہ دونوں سوال نظر انداز کئے جاتے کے قابل ہیں

میں شہر چلتا ہوں اور آئندہ پتا تو ثابت ہوگا۔ سب پتا کی مختلف جگہوں میں پرا
 کٹ کی بنا پر یہی شہر کو غیرہ وغیرہ چٹ گیان کو کہتے ہیں۔ گیان کی بھی مختلف
 صورتیں ہیں۔ جیسے گھٹ کا گیان اور پٹ کا گیان وغیرہ۔ اسی طرح آئندہ کی بھی
 آئندہ کی شکل کی صورت ہوگی کہ آئندہ کی شکل اور غیرہ وغیرہ کیا اس سے
 جیسا کہ فلاسفی میں ہے کہ شہر چلتا ہوں اور آئندہ کا بعد تو موجود ہے۔ اور
 جب پرچم میں یہ بعد ہیں تو سچائی بعد تو ضرور ثابت ہوگا ہے۔
اعتراف۔ یہی آئندہ ایک ہے۔ اس میں بعد نہیں ہے۔ یہ جو نام دیا
 ہے بعد تو پریت ہو رہا ہے۔ یہ صرف آبادی کی وجہ سے ہے۔ اگر آبادی نہ ہو تو
 یہ بعد بھی نہ رہتا۔ پیر۔ وچا رہیں پہلے آبادی کہاں پیدا ہوئی تھی بدلتی تو بعد تو
 ام روپ کے شکل میں خیالی طور پر آئی۔ اگر آبادی تو دنیا جت دینا ہے۔ گھٹ
 شکل سے اس کا نشان کیا ہوتا ہے۔ گھٹ کا آکا شریہ کا آکا شریہ کی شکل بدل
 گا۔ آکا شریہ کے لئے جن بات ہیں۔ مگر یہ صرف کہنے ہی کہتے ہیں۔ اصل میں
 تو آکا شریہ کی ہی ہے۔ اسی طرح سب تو ایک ہی ہے۔ اس میں بعد کیا ہوا آئندہ
 ایک ہے صرف نام روپ کی آبادی سے غم آئندہ کی آبادی تو ہم کہتے ہیں۔ اسی طرح
 حقیقت کیا ہے۔ نام روپ کے سلسلہ میں برآمد۔ آئندہ اور جیسے کہ حقیقت کیا
 ہو رہی ہے کیا کرتے ہو۔ گھٹ کی شہر اور پٹ کی شہر ہے۔ آبادی کو تیاگ دو۔
 پھر شہر کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔ پھول اور پھر شہر کا بعد ہے۔ آئندہ تو آئندہ ہے۔
 ہم نے پھول کا درخت کی آبادیوں کو دل کیا۔ دل کے دیش سے آئندہ تھا۔ خصوصیت
 میں چاہتے تھے۔ اس لئے یہ سچا آئندہ بھی ہے۔
 اسی طرح ہر شہر میں حقیقی اور خیالی بعد کہاں ہے۔ حقیقت یہ کہ وہ تو دوسرا
 ہے۔ اس کا کہیے ہوگا اگر کوئی شہر ہے۔ سچا شہر ہے۔ تو اس شہر کی کہہ رہی ہے

کی تیسرے سے جیسے درخت۔۔۔ ریتھر دو مختلف جاتی یا قسم کی چیریں ہیں۔ چتھروں کی تمام
قسمیں آپس میں سجاتی اور درخت وغیرہ کے مقابلہ میں وجاتی دینی غیر قسم۔ غیر قوم اور غیر
جنس (شے) ہیں سوگت بھید اعضا۔ جیسے۔ اور بھاگ نام ہے جیسے درخت میں تنہ
شکل۔ پھل پھول۔ پتے وغیرہ ہیں۔ آدمی میں ہاتھ۔ پانوں۔ سر۔ وٹھ۔ انگلی سب
اس کے عضو ہیں۔ اور جسمانی سب چیریں حصوں والی ہوں۔ سب بحث سجاتی۔
اور بحث پرٹ کے بھید سے وجاتی ہیں۔ اور یہ سب اوپے تھے اور درمیانی حیثیت
کہنے کی وجہ سے سوگت بھید دلتے ہی ہیں۔ برہمہ میں یہ بھید اس وجہ سے
نہیں ہیں۔ کہ نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا ہے۔ وہ برہما یعنی ہستی والا بھی نہیں
ہے۔ اور محیط کل ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اس میں سجاتی
وجاتی اور سوگت بھید نہیں ہیں۔

اعتراف۔ بہت برہمہ کے روپ اور نام تو بھید ہیں۔ اس لئے وہ سوگت بھید
والا ہو گیا۔

جواب۔ نام روپ تو برہمہ کے ادھار پر گرٹ ہوتے ہیں۔ اُپتی سے پہلے
یہ کہاں تھے۔ جب اُپتی ہوئی تب ہی نام روپ گرٹ ہوا۔ پس نام اور روپ کو
برہمہ کا ایک اور عضو بنانا غلطی ہے۔

اعتراف۔ اگر سوگت بھید برہمہ میں نہیں ہے۔ تو نہ ہو۔ مگر سجاتی بھید
تو ہوگا۔

جواب۔ جب ایک طرح کی دو چیریں ہوں۔ تو ان کو سجاتی کہا جاتا ہے۔ اور
چیریں دو تین یا پانچ اور بے شمار ہوتی ہیں۔ برہمہ تو ایک ہے اس حسیہ
دو سہا کوں ہے۔ اس لئے اس میں سجاتی بھید کہاں سے آیا۔
اعتراف۔ آپ برہمہ کو سچا اندر (سنت چن۔ آتمہ) کہتے ہو۔ پس برہمہ

اسی سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک روپ کو گرہن کرکے ہے۔ یہ روپ کا گنہ لکھی
 میں ہے۔ اس لئے ایک اندر ہی بھی لکھی سے بنی ہوئی ہے۔ اور اسی کا کارج ہے
 اور علی والقیاس سے اسی لکھی سے شد کا گرہن کر کے والا شد لکھی دیکھنے والے اکاش
 سے بنا ہوا اکاش کا کارج ہے۔ علی والقیاس سے من جو پانچ بھوتوں اور
 پانچ بھوتوں سے بنی ہوئی چیزوں کو گرہن کرتا ہے پانچ بھوتوں ہی سے بنا ہوا
 انھیں کا کارج ہے۔ جو ایک بھوت سے بنا ہوا ہے وہ ایک ہی بھوت کو گرہن کر
 سکتا ہے۔ جیسے ایک مٹو اور روپ دیکھنے اور جھینا سوار دس لینے کے دوسرا کام نہیں
 کر سکتی۔ پھر من پانچوں کو بھوگن ہے۔ اور ان کے بھوگون کو گرہن کرتا ہے۔ اس لئے
 وہ ان پانچوں ہی سے بنا ہوا جانا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جو اندریوں کو
 من کے بھوگا اور گرہن کیا جاتا ہے۔ وہ سب کا سب پانچ بھوتوں کا ایسا ہے۔

پتھر پشی

سجائی۔ وجائی۔ سوگت۔ بھید

پتھر پشی سے مراد ہے۔ اس جگت سے پہلے ست روپ بہت ہی تھا۔
 جو سجائی (مجنسی) وجائی (غیر جنسی) اور سوگت (اعضا) بھید سے مراد ہے۔ اور
 نام روپ پیدا ہونے کے پہلے تھا۔

سوال۔ سجائی۔ وجائی۔ اور سوگت بھید کیا ہیں۔ اور وہ برہمن میں کیسے
 ہیں؟

جواب۔ سجائی۔ بھیدیت کی تیز کا نام ہے۔ مثلاً ایک فخر کے تمام درخت ان میں
 سجائی ہیں۔ جو ایک سجائی کے ہوں وہ سجائی کہلاتے ہیں۔ اور اسی طرح جن میں بھیدیت
 نام تو ہے۔ پھر بھی وغیرہ اوصاف کی یکسانیت ہو وہ سب سجائی ہیں۔ وجائی غیر حسد

عشق کی خصوصیت۔ گیان اندریوں میں بڑے پھلے دینے نہیں ہے۔ اگر صرف
 دیکھتی۔ ناک صرف سوکھتی۔ اور زبان صرف ذائقہ لیتی ہے۔ وہ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ
 کام توان سے انجام پاتے ہیں۔ مگر ان میں اس قدر جاننے کی طاقت نہیں ہے۔ کہ یہ
 روت بڑا ہے یا چلا۔ نہ شہد اچھا ہے یا کیسا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اس تیز کا تعلق آتما
 سے بھی نہیں ہے۔ سہ ماہ صرف اندریوں کے کپڑے کا کاش کرتا ہے۔ بڑے پھلے کی
 تیز صرف من کے تعلق ہے۔ اور یہ من پر لگتی ترک یعنی ست۔ رنج۔ غم کے بلونی کی دو
 اسے مختلف قسم کی حالتوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہے +

من کی خصوصیت کی نشانی اور امتکار۔ جب من میں ستوگن پرکٹ ہوتا ہے۔
 تب دیر لگ۔ چھا۔ آواز تانہ مٹتی۔ دیا۔ بجھتا۔ ایشور کچن وغیرہ اوصاف اسے ہیں
 اور جب اس میں رجوگن کا خاصہ بڑھ جاتا ہے۔ تو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ مہن۔ دھم۔
 ایرشا وغیرہ دوش پرکٹ ہوتے ہیں۔ اور جب تموگن کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب آلیہ
 بھوم۔ سستی۔ نیند وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے۔ ستوگن سے شہ۔ رجوگن سے پاپ۔ اور
 تموگن سے مودھ آتی ہے۔ جو نہ پاپ ہے نہ شہ ہے۔ ہاں زندگی بیشک شہل برآ
 جاتی ہے۔ شہ۔ من۔ گیان اندریوں اور کرم اندریوں کا اچھا کر کے والا امتکار ہے۔
 اور اسے نوکرتا کہتے ہیں۔ کہ تا نام ہے کہے والے کا +

پنج بھوتوں کا پسار۔ مکت کا یہ کاس جہریت ہوتا ہے وہ اکاش وغیرہ پنج
 بھوتوں ہی کا ہے۔ بغیر ان کے کچھ نہیں ہوتا۔ جو چیز پنج بھوتوں والی پریت مکتی
 ہے وہ پریتھوی ہے۔ جس میں چار گن ہیں وہ جل ہے۔ جس میں تین ہیں وہ آگنی ہے
 اور جس میں دو گن ہیں وہ ایلو ہے۔ اور ایک گن والا اکاش ہے۔ الغرض جو کچھ مکت
 میں نظر آتا ہے وہ انھیں پنج بھوتوں کا پسار ہے۔ اور جو نظر نہیں آتے مثلاً آنکھ
 وغیرہ کینوں سے بھوتوں کا راج شیے کہے جاتے ہیں۔ جو جس چیز کو کہیں کہے وہ

اور ہر آدمی سے گھرانہ اندر پید ہوتی ہے۔ جو ناک کے آگے کی طرف کے جہ میں رہتی ہے۔ یہ گندہ کہ گندہ بن کر رہتی ہے۔ یہ بھی پریشانی نہیں ہے۔ صرف گندہ کرنے کے سب سے اس کی ہستی کا یہ ثابت ہے۔ اس پرستی سے پانچ گیارہ اندریوں سے پانچ جوڑ کے پانچ گن۔ یہ پندہ پندہ۔ روت۔ رس۔ گندہ ہوتے جاتے ہیں۔ پانچ کرم اندریاں پانچ جوڑوں کا علم صرف کیا اندریوں کے لئے ہی جدا جدا نہیں ہیں۔ بلکہ کرم اندریوں کے لئے بھی ان کی یہ حیثیت ہے۔ باقی (نطق) مآخذ۔ پانچوں۔ رنگ۔ گندہ۔ یہ پانچ کرم اندریاں ہیں۔ یہ بھی پریشانی نہیں۔ صرف انوار ہونے ان کا علم ہوتا ہے۔ ہاں ان کے کام بیشک پریشانی ظاہر ہے۔ ہاں سے رت ہو لانا ہے۔ دماغ سے کچھ لیا اور دیا جاتا ہے۔ پانچوں سے چلا جاتا ہے۔ رنگ سے ستری کا رنگ جو کا جاتا ہے۔ اور گندہ لے ل کا کیا جاتا ہے۔ یہ ان پانچ اندریوں کے پریشانی کام ہیں۔ جس قدر چمکا۔ وہ ان سے۔ تو وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو۔ انھیں سے دیر بعد انجام پاتا ہے۔ اس قدر میں دھرم کرم وغیرہ سب طرح کے کام شامل ہیں۔ اور انھیں کاموں سے کھیتی پڑی۔ سچ نیو مار۔ جناب دیوان۔ سناج دیوان۔ ہوم۔ یہ سب ہو کر ان کی ہستی کو پریشانی کرتے رہتے ہیں۔ یہ پانچوں کرم اندریاں منہ وغیرہ استخوانوں میں رہتی ہیں۔

نوٹ :- مابری جو عیسوی سمجھے ہو۔ وہ ان کے رہنے کے استحقاق میں ہیں۔ ورنہ ربلوں کا اقتدار
 وہ ان کے لئے بیکار ہے۔

ضمیمہ اندری : اور من پر مشتبہ کرن لینی اصل اندرونی اندری کیلئے ہے۔ این سب کا حرکت دیکھنے والا ہے۔ اور یہ ہر دو کے امتحان میں رہتا ہے۔ یہ اندرونی اندری ہے۔ سکو رہا تو اس سیرونی اندریاں ہیں۔ اس کے بغیر گیان اور کریم اندریاں سب پرکاش ہوئی ہیں۔ شمع نہ ہو تو کبھی سے کچھ بھی نہیں بن سکتا۔

اور شریکِ رُوبِ اٹنی کا۔ کھنڈرِ ستاروں میں ملے گا۔ اور رُودِ گنگا سے سونہ سا رنگا پائے
 گئے ہے۔

دوسرا پرچہ

اندریاں اور اُن کے بھوک

پانچ گویاں اندریاں۔ جیسے اُن پر یا بھوک ہیں ویسے ہی اُن کے گرجن ٹہنے کی
 خاص خاص اندریاں بھی ہیں۔ سکانِ اندری کا ش سے پیہ ہوتا ہے۔ اُن کے
 گرجن شبد کو گرجن کہتی ہے۔ اور مشبہ کے گرجن ٹہنے ہی سے اُن کی ہستی کا یہ
 لگتا ہے۔ یہ مشبہ چاہے باہر ہو یا اندر ہو۔ کان ہی سے سنا جاتا ہے۔ یہ نہ بھوک
 کہ مشبہ باہر ہی ہیں۔ اندر ہی بھی شبد ہیں۔ جن کو ابھی اس گرجنے والے کی لینے
 اندر سنتے ہیں۔ اور اُن کو اناہت شبد مانتے ہیں۔ اور تو پاؤں چرواندہ ہی اس پر ش کو
 گرجن کہتی ہے۔ وہ اس شری میں ہر جگہ دیا گیا ہے۔ اندر بھی اور باہر بھی۔ باہر
 سپر ش ہوتا ہی رہتا ہے۔ اندر میں شبد ایسا ہی پیتے وقت کبھی چلتی ٹھنڈی ٹپکتی ہے
 تب اُس کا گویاں ہو جاتا ہے۔ یہ اندر کی پریشانی نہیں ہے۔ سڑتی گرجی۔ اور کئی شری
 وغیرہ کی شکل میں اس کا قیاس کیا جاتا ہے۔ آگ سے آنکھ اندھید ہوتی ہے جو
 رُوب کو گرجن کہتی ہے۔ اور زیادہ تر تو باہر صرف کبھی کبھی اندر میں پلکوں کے
 لینے سے اندھکار یا پرکاش کے رُوب کا گویاں حاصل کرتی ہے۔ یہ بھی پریشانی
 ہے۔ رُوب کے دوار اس کا انومان کیا جاتا ہے۔ جلی سے چھپتا ہے۔ یہی پریشانی ہوتی
 ہے۔ جو رُس یعنی لذت و ذائقہ کو گرجن کہتی ہے۔ باہر کے ذائقہ کو رُس کو چوٹا
 ہی ہے۔ کبھی کبھی ڈکار لینے کے وقت اس کو اندر کے رُس کا سوا بھی لگتا ہے۔ یہ بھی
 پریشانی نہیں ہے۔ صرف ذائقہ کے گویاں حاصل کرنے کے ذریعہ اس کا انومان ہوتا ہے

کھوٹ اور ان کے گرنے کا شش روایت الٹی ہے۔ پرتھوی۔ پیا پچ ہا کیونٹ
 پس ساور شد۔ سپریش۔ روپ۔ رس۔ گندہ۔ ان کے گرنے ہیں۔ یہ نام پچ کھوٹ
 ایک ایک تو اپنا خاص گرن رکھتے ہیں۔ اور باقی گرن جو ان میں پرتیت ہوتے ہیں۔ وہ
 اور چاندل کے ہیں۔ ان کی صراحت اس طرح ہے۔ آکاش سب سے پہلا کھوٹ
 و عرصہ ہے۔ اس میں صرف ایک اپنا گرن شید رہتا ہے۔ اور اسی میں گو بختا رہتا ہے
 ہوا میں دو گرن ہیں۔ شید اور سپریش۔ شید تو آکاش کا گرن ہے۔ ساور سپریش
 وایو کا اپنا خاص گرن ہے۔ الٹی ہیں تین گرن ہیں۔ شید۔ سپریش۔ روپ۔ ان میں سے شید
 آکاش کا اور سپریش وایو کا ہے۔ اور الٹی کا اپنا خاص گرن روپ ہے۔ جل میں چار گرن
 ہیں۔ شید۔ سپریش۔ روپ۔ اور رس۔ ان میں سے شید آکاش کا۔ سپریش وایو کا۔
 اور روپ الٹی کا گرن ہے۔ جل کا اپنا خاص روپ دس روایت ہے۔ اسی طرح پرتھوی
 میں پچ گرن ہیں۔ شید۔ سپریش۔ روپ۔ رس۔ گندہ۔ ان میں سے شید آکاش کا
 سپریش وایو کا۔ روپ الٹی کا۔ رس جل کا ہے۔ اور پرتھوی کا اپنا خاص گرن گندہ ہے۔
 گنوں کی صراحت۔ شید و دھنی۔ بدنی و دھنی۔ یعنی آواز اور صدائے بازگشت
 کی صورت کا ہے۔ سپریش چھوٹے کو کہتے ہیں۔ یہ گرمی اور سردی کی شکل کا ہے۔ گرم
 فرق یہ ہے۔ کہ یہ گرمی اور سردی جل و الٹی کی رلاوٹ سے ہے۔ وایو کہ نہیں ہے
 وایو میں تو صرف سپریش ہی ہے۔ اور وایو میں سے جو آواز "سی سی" نکلا کرتی ہے
 وہ آکاش کی ہے۔ روپ صورت یا شکل کو کہتے ہیں۔ یہ الٹی سے مخصوص ہے۔ اور
 اس کا خاصہ گرمی ہے۔ اس سے جو "چھک چھک" آواز نکلتی ہے۔ وہ آکاش کے
 شید کی ہے۔ ساور سپریش وایو کا ہے۔ جل میں گرمی۔ سردی۔ شید اور سپریش ہے۔ سردی تو
 اس کا گرمی الٹی کا۔ اور شید چیل چیل جیانی سے برآمد ہوتا ہے آکاش کا۔ اور سپریش
 وایو کا خاصہ ہے۔ پرتھوی میں دو گرن شید آکاش کا۔ کھوٹ پنا سپریش وایو کا۔ پنا

سے اندھکار جاتا رہتا ہے۔ ویسے ہی گیان اور اودیاک بھیر قلعہ کی طور پر جانا رہتا ہے۔
 یہ دو قسم کے بھل ہیں۔ جو دھپار کرنے پر پردکش اور ایردکش گیان کے ذریعہ پیدا
 ہوتے ہیں۔ اس وچار سے یہ جانتا چاہئے کہ میں پنچ کوئن وغیرہ سے آزاد ہوں۔
 بہرہ میرے ہی آشرے پر ہیں۔ میں ان کا ادھار ہوں۔ اور یہ روپ نہیں ہیں۔
 اس پر نیک تہوہ وچار کو بار بار کرنا چاہئے۔
 ختم ہوا پنچرشی کا پہلا پرکرن پر تیکستو وچار

نوٹ۔ اس پرکرن میں ۵۵ شلوک ہیں۔ چونکہ یہ عیش ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ اور کچھ عجیب ہے اس
 لئے اس سب سے ۵۵ شلوکوں کو یہاں ۵۵ پرکرنوں اور جوہر حصہ دس میں تقسیم کرنے میں کر دیا گیا ہے
 تاکہ مطلب اچھی طرح دس نشن ہو جائے۔ اصل کتاب کا ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا گیا۔

دوسرا پرکرن پنچ مہا بھوت بویک

پہلا حصہ

پنچ مہا بھوتوں کا بیان

تھہرند۔ جگت کا کارن ایک لہو تھیر برہمہ ہے۔ بگروہ من اور بانی کے پرے ہے۔
 ان کی مدد سے اس کا جاتا مستقل ہے۔ اس لئے برہمہ گیان حاصل کرنے کوئے
 کی غرض سے پنچ بھوتوں کے بویک کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو اس برہمہ کے کارج
 ہیں۔ کارج پر غور کرنے سے کارن کا پتہ ملے گا۔

دور اور درخت کے دور ہوتے ہی اس کا سایہ بھی غائب ہو جائے گا۔ اسی طرح
بروکش سادھی میں اینکار گئے دور ہو جاتے ہیں اینکار کے اُدھار پر چوہ پیہ
پایہ کے سخت گرم ہونے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ واسنہ۔ اینکارہ منٹا۔ اور
سکام پتہ۔ پایہ کے گرم جب ہی جاتے رہتے ہیں۔ یہی پانچ باتیں برہمہ کے سائنکار
کی راہ میں روکا دینا (پر تہی بندہ) ہیں +

جواواکیہ کی غرض برہمہ اچھید ہے۔ مگر پانچوں پر تہی بندہ کی وجہ سے دبا رہتا
ہے۔ اور جب سادھی کرنے پر یہ پر تہی بندہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تو جواواکیہ کے سنے
ہی اس کا اپروکش گیان ہو جاتا ہے۔ اور جو برہمہ کی ایکتا اس طرح پر تہیت ہونی ہے
جیسے ماتھے میں لئے ہوئے آنولہ کی پھانکیں پھانکیں نظر آتی ہوئی تمام آنولہ کی
ضرورت یکساں کی آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ یہ سادھی کا پھل ہے۔ اور
اس وجہ سے جلیا سو گئے لئے سادھی کے اچھیاں کی ضرورت ہے +

پروکش اور اپروکش گیان۔ پروکش اور اپروکش گیان کے پھل الگ الگ ہیں
پروکش ظاہری گیان کو اور اپروکش باطنی گیان کو کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے کہا۔ کہ
برہمہ ہے اس طرح برہمہ کے ہونے کا یقین پروکش گیان ہے۔ مگر جب کسی وقت
تت تو م اسی یا اہم برہمہ اسی وغیرہ جواواکیہ سنے سے یہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ
ہم اور برہمہ اچھید ہیں۔ تب اسی گیان کو اپروکش کہتے ہیں +

پروکش گیان سے بشرطیکہ وہ سچا جوہ آئندہ کے لئے پاپ نہیں ہوتے۔ اور
زندگی پاک بن جاتی ہے۔ اخلاقی حالت درست ہو جاتی ہے۔ جیت میں مخصوصیت
آ جاتی ہے۔ مگر یہ ابھی تک پورن گیان نہیں ہوا۔ پورن گیان اکھنڈ ورتی سادھی
جائے جلیا سو کو گور ونگد سے جواواکیہ سنے پر ہوتا ہے۔ تب برہمہ کے ساتھ جیو کہ
اچھید جواواکیہ کے لئے مرٹ جاتا ہے۔ اور جیسے دوپتر کے صورج کی روشنی

جواب - سادھی میں اکھنڈا کارورتی رہتی ہے۔ اور وہ پیدا بھی سادھی ہی کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور وہ اسکے اچھیاں اور لگا آرمخت کا نتیجہ اور سنگا ہے۔ جو سادھی سے پہلے کئے گئے تھے۔ گیتنا کے چھٹے ادھیائے میں بھگوان سری کرشن جی اس سادھی کا بیان ارجن کو سناتے ہیں۔ اس لئے جگیا سو کو سادھی کا اچھیاں کرنا چاہئے +

سوال - سادھی کا کیا پھل ہے؟ بغیر پھل اور نتیجہ کے جانے ہوئے کسی بات کا شوق نہیں ہوتا۔ پھل کے جان لینے سے میں بھی سادھی کے واسطے محنت کروں گا +

جواب - سادھی کے دو پھل ہیں۔ ایک تو جنم جنمانتروں کے رکٹے ہوئے سونے پاپ اور پنیہ کے کرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے اوڈیا اور اوڈیا کے کارج برہمہ کے ناکشا نکار کے سادھن سے مٹ جاتے ہیں۔ اور انسان پھر ناکام ہو جاتا ہے۔ اور وہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے برہمہ گیانی دس نروکلیپ سادھی کو دھرم میگہ یعنی دھرم کا بادل کہتے ہیں۔ اور جیسے بادل ہزاروں دھار سے برساتا ہے ویسے ہی اس سادھی والے سے برہمہ کے ناکشا نکار کا دھرم ہزاروں روپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ ایک لمحہ کی نروکلیپ سادھی کئی سو میدہ گیہ کرتے سے بھی بڑھ کر ہے +

چودھواں پرچھید

سادھی کا پریم پر یوجن

پر تی بندھ کا ناش - نروکلیپ سادھی کے اچھیاں سے گیان کے پر تی بندھ پرک اپنکار اور منسا (خودی) کے سنسکاروں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اپنکار کے مٹ جانے سے بنیہ پاپ کے کرموں کا مجموعہ بھی خود بخود ناش ہو جاتا ہے۔ درخت کی جڑ کاٹ

کرتا ہوا اپنے بازو رخسار کی کوئی طرح روشن ہو جائے۔ تو انسی کو گیانی سمادھی بتائے

سوال۔ آپ کہتے ہیں کہ سمادھی میں تریپتی نہیں ہوتی۔ کیونکہ سب ورتیوں کا اچھا ہو جانا ہے۔ اور جب ورتیوں کا اچھا ہو جاتا ہے۔ تو پھر برہمہ کار ورتی بھی نہیں رہتی۔ پھر کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ سمادھی میں اکھنڈا کا راجی بھی نہ ٹوٹنے والی ورتی ہوگی۔ آپ ہی کی باتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ورتی کسی نہ کسی قسم کی اس حالت میں ہی رہی ہے۔

جواب۔ اکھنڈا کا ورتی تو سمادھی میں رہتی ہے۔ ورنہ سمادھی سے اچھے کر کے کوئی شخص اکھنڈا قند کو یاد کرتا۔ اور اس کا انجھو کیسے بیڑا اس سے ثابت ہے۔ کہ اکھنڈا کا ورتی تو رہتی ہے ان ورتی کا ورتی بچا نہیں رہتا۔ جیسے جل میں پڑا ہوا انگ گل کر جل سے مل جاتا ہے۔ اور انگ نہیں دیکھا جاسکتا۔ ویسے ہی ورتی بھی برہمہ میں ابھید ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے آئینہ کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر زبان سے جھکنے پر اس کے ذائقہ کا علم ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی اکھنڈا برہمہ کا ورتی سمجھو تو ورتی سے عزیت نہیں ہوتی۔ مگر شکم ورتی سے جانی جاتی ہے۔ سمادھی میں اکھنڈا کا ورتی کا رہنا ناگیا ہے۔

سوال۔ سمادھی میں جو اکھنڈا کا ورتی ہوتی ہے وہ سمادھی سے وقت پیدا ہوتی ہے۔ یا سمادھی سے اچھے پر تیار کیے وقت ہوتی ہے۔ اگر یہ کہو کہ سمادھی کے وقت ہوتی ہے۔ تو غلط ہے۔ کیونکہ اس وقت کسی قسم کی ورتی اٹھانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور جو کہ وہ جاگرت میں رہا ہوتی ہے۔ تو وہ سمادھی میں نہیں رہتی۔ ورتی یہ سمجھ بدلتی اور رہا ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے دونوں باتیں غلط

نیرھیاں پر چھید

۴۴۔ **شرون - بن - نیرھیا سن - سما دھی وغیرہ**
 شرون - بن - نیرھیا سن - اس لئے ہوا کہ اس کا جو مقصد جیو اور برہمہ کی ایک ہے۔
 اس کو شیر و بھاکے ساتھ گورو کی زبان سے سنانے اور شرون اور بن کر وہ شرون کہتے اور
 بن و چار سے کہتے ہیں۔ اور و چار کے ویکھو۔ کہ جہاں میں گورو کہتے ہیں وہ چار تہ
 اور چھ ہیں۔ اور جیو برہمہ دونوں ایک ہیں۔ جب تم شرون بن میں گھومے۔ تو یہ تیکوں اور
 شبہات خود بخود دور ہو جائیں گے۔ اور جیت کی ورتی جیب پر واہ آکار ہوگی تب
 اس کو نیرھیا سن کہتے ہیں۔ اور جب پختہ یقیں۔ پختہ تصور اور پختہ خیال کے ساتھ یہ
 نیرھیا سن مضبوط ہو جائے گا۔ تب سما دھی پر اپت ہوگی۔ اور سما کشاں کار ہو جائیگا
 سما دھیتی و نیرھیا سن کا فرق۔ نیرھیا سن اور سما دھی میں فرق ہے۔ نیرھیا سن منکرت
 مادہ 'نی' (پہلے) اور دھے (دھیان) سے نکلا ہے۔ گہرے دھیان کا نام نیرھیا سن
 ہے۔ تصور ایسا پختہ ہو جائے کہ اس میں کسی طرح کی کمزوری نہ رہے۔ یہ نیرھیا سن ہے
 اس نیرھیا سن میں دھیان، دھیان، دھے کی تریٹی رہتی ہے۔ یعنی تینوں حالتیں
 دھیان کرنے والا، دھیان اور جس کا دھیان کیا جاتا ہے موجود رہتی ہیں۔ تریٹی نام ہے
 تثلیث کا۔ دھیان میں ان کا رہنا ضروری ہے۔ جب کوئی کہتا ہے کہ میں برہمہ کا
 دھیان کرتا ہوں۔ تو تم سمجھ لو کہ ابھی تک اس میں تثلیثی مدارج۔ دھیانی۔ برہمہ
 اور دھیان تینوں اسی ہیں۔ جب کامل اچھیا سن ہو جائے گا۔ اور یہ تینوں بلکہ ایک
 ہو رہیں گے۔ اور تثلیثی امتیازی حالت دور ہو جائے گی۔ تو اسی کا نام سما دھی ہے۔
 اور سما دھیتی کی حالت میں کوئی شخص اتنا بھی تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں برہمہ ہوں۔ ورنہ
 پھر وہاں تثلیث اور تریٹی ہوگی۔ چت جب اپنے پچھلے رویت کو چھوڑ کر برہمہ کا دھیان

سویکلیٹ ٹرولکلیٹ کلپٹاٹیش۔ ٹرولکلیٹ کی بابت وکلیٹ اور سویکلیٹ کی بابت بھی وکلیٹ کے سوال اٹھانے سے پانچ طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ ٹرول ٹرولپ والے وقتے میں ہوتا ہے یا روپ والے میں۔ دوم یہ کہ کریا کرنا والے میں جوتی ہے یا کریا میں۔ تیسرا یہ کہ گائے بنے کی جنیت (جانی) گائے میں نہتی ہے یا کہ جو گائے سے مختلف ہے۔ چوتھا کہ گھٹا گھڑے میں رہتا ہے یا کہ غیر گھڑے والے میں۔ پانچواں یہ کہ گھٹ کا سمبندھ گھٹ والے میں ہے یا کہ غیر گھٹ والے میں۔ اس طرح کے سوالات کے سلسلہ میں مانجھ تو کچھ آتا نہیں۔ گو گو کامیون ہوجاتا ہے۔ اور آخر جینی پنا گنا بت ہوتا ہے۔ اور خاموشی اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں بن پڑتا۔ گو وہ وادورث شیب کے اُپدیش کا بھرا بھرا ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی کسی کرکے اور کیا کرکے۔ نہ تم سمجھ لو۔ کہ تعلیم کے سلسلہ کے جاری کرنے کی نیت سے تنوں کے جانتے والوں نے پریرہ کی بابت سینورن پنا (مثلاً) اور سپر اندینا کا اھول موندوہ فرض کر لیا ہے۔ اور ایسی کے ادھار پر یہ سب پلش اور تیار چلتی ہے۔ برہمہ میں وکلیٹ کا اچھا دھٹے۔ کیونکہ وکلیٹ سنکلیٹ من کا خاصہ ہے اور اس میں وکلیٹ کے بھی وکلیٹ کا اچھا دھٹے۔ اور وہ اونستھا من بانی کے پرکے کی تسلیم کی گئی ہے۔ اور اس میں لکش کا بھی اچھا دھٹے۔ کیونکہ یہ لکش بھی سن اور بانی کے سر ہتے۔ اس لئے جل طرح اس برہمہ میں وکلیٹ بیوار نظر آتا ہے۔ ویسے ہی لکش کی بھی کلپنا کرنی گئی ہے۔ اور برہمہ کو اکھنڈ سچہ آتمہان لیا گیا ہے۔ اور وہ ہما و اکبوں کا لکش ہو رہے۔ برہمہ دتیا جو کچھ اس لکش کے بارہ میں کہتے ہیں۔ وہ کاپینا ہی کر کے تو کہتے ہیں۔ اس لئے یہ اعتراض اچھا نا غلطی میں داخل ہے۔ تم کہتے ہو لکش سویکلیٹ ہے یا ٹرولکلیٹ ہے۔ حقیقت یوں ہے۔ کہ سویکلیٹ اور ٹرولکلیٹ دونوں ہی کلپنا کی ہوئی باتیں ہیں کلپنا کرنا ماننے کو کہتے ہیں۔

الغرض جو کچھ اس بارہ میں کہا جائیگا۔ وہ سب سویکلپ ہی ہوگا۔ نہ روکاپ کبھی نہ
شکر سے گا +

جواب۔ خوب اتم نے جو کاش کے سویکلپ اور روکاپ ہونے کے متعلق
سوال کیا ہے۔ نوٹم ہی پہلے یہ بتاؤ۔ کہ تمہارا روکاپ سویکلپ کی بابت ہے۔ یا
روکاپ کی بابت ہے۔ جو نقص تم یہاں پیش کرتے ہو وہ خود تمہارے سوال میں
موجود ہے۔ نہ روکاپ کا روکاپ اور غیر وارمہ کا وارمہ تو ہوتا ہی نہیں۔ کسی غیر وارمہ
کو دولت والا کہنا بالکل غلطی اور بھول ہے۔ اسی طرح روکاپ کی بابت روکاپ کرنا
بھی ہے اور جو کہو کہ سویکلپ کی نسبت روکاپ ہے تب ان اوستیا اور تی کا نقص حاصل
ہوتا جا۔ گئے گا۔ اور روکاپ سویکلپ کا سلسلہ کبھی ختم ہی ہونے پر نہ آئے گا۔ جو
روکاپ ہے وہ روکاپ ہے۔ جو جہاں بیٹھا ہے وہاں بیٹھا ہے۔ ورنہ سوالات کی
وہ بھڑا رہ گیا۔ کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ ایک سوال تو یہ ہے۔ کہ جس کے اعداد
روکاپ کیا جاتا ہے۔ وہ روکاپ اعداد سے مختلف ہے۔ یا اس کا روپ والا
جیسا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ روکاپ کا اعداد روکاپ ہے۔ اور اسی کے جیسا ہے
تو ہاں اتم آشرے دوش (نقص) حاصل ہو گیا۔ کیونکہ روکاپ آپ ہی اعداد بنا اور
آپ ہی اس کا آشرے بنا۔ یہ بات دنیا میں کہیں دیکھنے میں نہیں آتی۔ آج تک
کوئی شخص ایسے ہی کندھے پر آپ چڑھا ہوا نظر نہیں آیا۔ اور جو یہ کہو۔ کہ اعداد والا
روکاپ آشرے رہنے والے روکاپ سے مختلف ہے۔ تب یہ تڑاؤ۔ نہ یہ اعداد والا
روکاپ نہ روکاپ کو آشرے رہتا ہے یا سویکلپ کے۔ اور اگر اعداد والا روکاپ سویکلپ
میں ہے تو یہ پیشیت اس کی کس تکم کی؟ طح ایسا روکاپ دوسرے کے اعداد پر
برابر بنا جائیگا۔ اور امر کا سلسلہ لامقطوع ہوگا۔ اور اسی کو شاستر میں ان اوستیا اور تی
کا دوش کہتے ہیں +

مرکت کا باوان کا لڑا برآمد۔ یہ برآمد ہو گئی۔ پھر وہاں مایا کے ساتھ مل کر بہت مدت رہتا
 گا۔ مرکت ہو گیا۔ اور شہید ہو گیا۔ ستوروپ مایا کے ساتھ ملکر جنت کا کرتا ہو گیا۔ یہ آپ ہی
 مرکت اور باوان کا رن ہے۔ کبھی یا ریشہ کا کٹا اپنے اندر سے بالایا دھا کا ٹکڑا لئے ہیں
 اس لئے وہی اس کے مرکت کا رن بھی ہیں۔ یہ مرکت پر کا واچہ ارتھ ہے۔ اور
 جب کاتیم کریم وغیرہ کرتے ہوئے وہ ناقص بن ستور و دھان اودیا رایا کا دوسرا روپ کی
 آبادی کو گرہن کر لیتا ہے۔ تب وہی پر برآمد ہو گیا۔ یہ قوم پر کا واچہ ارتھ ہے
 یہ دونوں ہی آبادی ہیں۔ وہاں مایا آبادی ہے۔ یہاں اودیا آبادی ہے۔ ان
 دونوں آبادیوں کا تیاگ کر دیا گیا۔ اور باقی جو رہا۔ اسی پر یعنی ہے۔ بنا ورنج روپ
 اور ذات حقیقت اور لکش ہے۔ اور اسی کو گرہن کرنا ہے۔ اور آبادی کے الگ الگ
 کر کے دیکھ لینے سے جو اور برآمد دونوں کی ایکتا ثابت ہوتی ہے۔ سویم ریشہ اور یہ وہی
 ریشہ ہے۔ جو کاشی میں لاکھ کے مینہ میں اور کور کشیتروں بیسا لکھ کے مینے میں دیکھا
 گیا تھا۔ ویش اور کال کی آبادی کے تیاگ دینے سے صرف پُرش رہ جاتا ہے۔ اسی
 طرح اشور کی آبادی مایا اور جیو کی آبادی کو جب سمجھ تو جھ کر نظر انداز کر دیا جاتا
 ہے۔ تو لکھتے پچھاندہ برآمد ہوتا ہے۔ اور وہ اپنا ہی آپ روپ ہے۔
 اعراض۔ ہوا کہی کے بھاگ تیاگ سے پچھاندہ لکھتے برآمد کا خیال صحیح ہو
 کر رہتا ہے۔ ایسا تیا ہوا برآمد ہو گیا ہے۔ یا ٹرویکٹ ہے۔ اگر سویکٹ ہے
 تو کھینا کی ہوتی ہے۔ پچھتا ہوتی ہے۔ اور اگر ٹرویکٹ ہے تو پچھ وہ لکش کیسے ہو سکتا
 ہے۔ کیونکہ جو لکھا جائے خواہ لکش میں آئے ویسا برآمد اس جگت میں کہیں نظر
 نہیں آتا۔ اور آپ ہزار دلیل اور گیتی سے سمجھائیے۔ مگر وہ بھرم ہی بھرم ہو گا۔ کسی
 (دیکھ کو یہ کہنا کہ تیری ماں باجھ ہے متھول ہے۔ باجھ کے لڑکا کبھی ہوتا ہی نہیں

اصلی چیز تو آتما ہے۔ جو سب کا پرکاشک ہے۔ اور یہ سب پر چھایا ہے۔ یہ سب کے ف
آتما کے آدھار پر کبھی ترتیت ہوتی ہیں۔ اور کبھی نہیں۔ اس لئے یہ پر چھایا کسی کبھی
رتی آدھار اور آدھتہ مان ہے۔ اس میں کبھی سائب یا پانی کی دھار کا بھرم ہوتا ہے
کبھی نہیں ہوتا۔ رتی ایک رس ہے۔ اسی طرح ان سب کو ش کے بھی آتو سے ترکیب کرتے
سے آتما ہی کے ایک رس و یا ایک ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور اسی نتیجہ کو آتما کا ہر
روپ بنا سمجھا جاسکتا ہے۔ جیسے تو فی شخص مونیج (مرکبہ) کے چھٹکوں سے اس
کی تیلی کو الگ کر کے نکال لے۔ ویسے ہی سب کو شوں سے آتما الگ دکھائی دے جاتا
ہے۔ اور وہ اپنی ہی ذات ہے۔ اور اتنی وجہ سے جو ہر ہمہ کی اکتا ہے۔

بارہواں پر حصہ

ہما و اکبہ اور بھاگ تباک وغیرہ

بھاگ تباک لکشا۔ جو ہر ہمہ کی اکبہ برہمہ نشیت کو روت ت قوم اسی وغیرہ ہما و اکبہ
کو بھاگ تباک لکشا کر کے دکھاتے ہیں۔ بھاگ تباک سے میں کسی حصہ کو لے لینا
اور کسی کو چھوڑ دینا۔ جیسے کسی شخص نے کسی شخص کو مانگ کے مہینہ میں کاشی جی میں دیکھا
اور دیکھا کہ کے مہینہ میں وہی شخص کو رکتیہ میں نظر آبا اس کو دیکھ کر اس شخص نے
کہا۔ یہ وہ پرش ہے۔ یہاں کاشی آگے اور نور کتبہ و بھاگ کا تباک کر دیا گیا۔ اور
صرف پرش بھاگ کو لے لیا گیا۔ اور اس پرش کی ایک ثابت ردی لکھی۔ جتنا
استحسان اور سے کا بھید تھا تباک بھرم تھا۔ ان کے تباک کر دینے سے بھرم

جائزہ
تبت قوم اسی ساسی طرح تبت۔ قوم۔ اسی۔ تبت الفاظ ہیں۔ تبت پر کا ارتقا ہے
لے تول اعظم۔ اتم اعظم۔ یا کلام اعظم

یہ سنکرت مادہ 'اَو' (پچھ) اور 'اِن' (دبانے) سے بنا ہے۔ وتریک نام ہے جو
کرنے کا۔ یہ سنکرت مادہ 'و' اور 'اِ' (پہلے) اور 'و' (پلانے) سے بنا ہے۔
جیسے سوت کے دھار گے میں مالا کے دانے پر دئے ہوئے ہیں ویسے ہی آتما
تینوں میں شامل ہے۔ یہ الگ الگ جھانکتے ہیں۔ جب جاگرت ہے تب سوین
اور سوشپتی نہیں۔ اور جب سوین ہے تب جاگرت اور سوشپتی نہیں اور اسی طرح
جب سوشپتی ہے تب جاگرت اور سوین نہیں ہیں۔ یہ الگ الگ ہیں۔ مگر ان
سب کا وہ کار نامہ جیتوں میں رہتا ہوا تینوں کو وقت پر پرکاش کرتا ہے۔
اس طرح اَو سے وتریک کے عمل سے یہ سمجھ میں آتا ہے۔ اور اسی کو یوگ کہا جاتا

ہے۔
اعتراف۔ اب ابھی پنج گوشوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اور ابھی جاگرت سوین اور
سوشپتی کے تین شریر متھول۔ سوکشم اور کارن کا ذکر چھڑ دیا۔ کہاں کیا اور کہاں کیا؟
صرف پنج گوشوں ہی کے سلسلہ میں یوگ کو دکھائیے۔

جواب۔ یہ پنج گوش ان شریروں سے الگ نہیں ہیں۔ اس لئے میرے
بیان کو اس موقع پر غیر ضروری یا غلط موقع نہ سمجھنا چاہئے۔ پران کے نویں۔ منو
کوتی۔ اور دیگیا کے نویں اٹھیں کی مجموعی حالت کا نام سوکشم شریر ہے۔ جو سوین
کی اوستھا میں اپنا تماشہ دکھاتا ہے۔ آنتہ کے گوش کارن شریر ہے۔ جو سوشپتی
سے متعلق ہے۔ اور ان کے گوش متھول شریر ہے۔ جو جاگرت میں پریت ہوتا ہے۔
یوگ کو چاہئے ادھر سے یوگ کو چاہئے ادھر سے بات تو ایک ہی ہے۔ جس طرح آتما کا
اَو سے وتریک ان تین اوستھاؤں میں کیا گیا۔ ویسے ہی ان پنج گوشوں کے ساتھ بھی کیا
جاسکتا ہے۔ آتما ان میں پر دیا ہوا ہے۔ مالا کے دانوں سے سوت کا دھار گا ہمیشہ
جدا رہتا ہے۔ کیا تم اس کو نہیں سمجھ سکتے ہو یا صرف یہی دہر نشین کرنا مقصود تھا

پر مود۔ دوتیوں کے ساتھ ملی ہوئی تھا کہ یہ کہتے ہیں پیارے کو۔ جیسے کسی چیز کی خواہش کے سلسلہ میں جب وہ مانگہ اجاتی ہے تو پیاری لگتی ہے۔ مود اس چیز کے پراپت ہونے کی خوشی کا نام ہے۔ اور پر مود اس چیز کو پراپت کرنے پر بھوگنے کے شکوہ کو کہتے ہیں۔ یہ تینوں دریاں اوڈیا کے ساتھ ملی جلی رہتی ہیں۔ اور وہ کارن شریر کیلاتی ہوئی آئندے کو ش کا نام پاتی ہیں۔

سوال - سچ کو شوں سے ملے ہوئے آتما کو ان سے الگ کرنا مشکل ہے۔ جیسے حل اور ہلدی، وغیرہ کے رنگ جب آپس میں مل جاتے ہیں تب ان کو الگ کر دیکھنا آسان تو نہیں ہے؟

جواب - حل میں نرمی ڈال دو۔ رنگ نیچے بیٹھ جائیگا۔ اور پانی صاف نظر آنے لگیگا۔ اسی طرح جب گورو کا پدیش من کر بویک روپی نرمی من میں پڑ جاتی ہے تو چہرہ پاشدھ بہرہ روپ نظر آ جاتا ہے۔

سوال - بویک کس کو کہتے ہیں؟

جواب - بویک تیز کو کہتے ہیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی تین اوستھائیں ہیں۔ ان کے علیحدہ علیحدہ روپ کو سمجھنا بویک ہے۔ ان کے کوش کی سمجھ سٹول شمر میں جاگرت اوستھائیں ہوتی ہے سوپن میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ سوپن میں یہ بیکار پڑا رہتا ہے۔ جس شخص یا شے کو تم جاگتے ہوئے دیکھتے ہو اور اس کے سٹول شمر کا علم رکھتے ہو۔ سو جانے پر وہ نظر نہیں آتا۔ مگر آتما سوپن اور جاگرت دونوں ہی میں جیتا ہے۔ یہ دونوں اسی کے اودھار پر رہتے ہیں۔ اور جیسے ملائے دونوں میں سوت پرویا رہتا ہے۔ ویسے ہی ان دونوں میں آتما کا حال ہے۔ اس وجہ سے کہ شاستری انوکے وریک کہتے ہیں۔ ملا جلا دیکھنا وریک اور الگ الگ دیکھنا انوکے ہے۔ اسی عمل کو پرم تقطیع اور تحلیل بھی کہتے ہیں۔ انوکے نام ہے الگ کرنا

گیارھواں پرچہ

پنج گوش کا بیان

گور و کا اندیش۔ جب حیوانیت کو مٹی ہوتے اور گھبراتے ہیں۔ تب گیان دان گورو
 پرکاش ہو کر ان کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ اصل میں جن شریوں کا تو اپنی نادانی سے
 اٹھائی بنا ہوا ہے۔ وہ تیسرے روپ میں ہیں۔ تو پنج گوشوں سے جو ان شریوں
 کے اٹھرتے ہیں۔ نیا رہا ہے۔ ان کو اپنے چاہے بویک شکستی اور گیان در شری کو ڈھکا کر اور اصلی
 روپ کو ان سے الگ دکھا کر وہ جیوں کو چٹاتے۔ اور ان کو اپنا اصلی روپ دھرتا
 ہیں۔ تب جیو پرمانند کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اور او دیا کے بندھن سے چھوٹ

پنج گوش۔ پنج گوش پانچ طرح کے ہیں۔ گوش کہتے ہیں صندوق یا غلاف کو۔
 ان کے نام سنو۔ پہلا ان کے گوش بے جو یہ شخصوں شری ہے۔ اور پنج گوش
 بھوتوں سے بنا ہوا ہے۔ سواشم شری میں پن گوش ہیں۔ بران کے گوش۔ منوے گوش
 وگیاں گوش۔ ان میں سے بران کے گوش پانچ پران اور پانچ کرماندوں کے مجموعہ سے
 بنا ہے۔ یہ بران کے گوش اپنی کرت پنج بھوتوں کے رجوگن انش سے پیدا ہوا ہے۔
 منوے گوش پانچ گیان اندریاں اور چھٹے من کی مجموعی حالت ہے۔ جو اپنی کرت
 پنج بھوتوں کے سا توک انش سے پیدا ہوا ہے۔ اور پانچ گیان اندریاں
 اور چھٹی بدھی۔ ان کی مجموعی حالت کا نام وگیاں کے گوش ہے۔
 یہ وگیاں کے گوش بھی پنج بھوتوں ہی کے سا توک انش سے پیدا ہوا ہے۔ چار
 گوش تو لہو گئے۔ اب جو پانچواں گوش ہے۔ اور آئندے گوش کہلاتا ہے۔ اور تہ
 مانا گیا ہے۔ وہ اور کچھ نہیں ہے۔ صرف کمن شعور و جان او دیا ہے۔ جو کہ تہ

برہانہ ایشور کا ستھول شریہ ہے۔ اس کے اہان سے یہ ایشور وراثت گھلایا سا جیو
 کو جب اس ستھول شرر کا اجماع ہوا۔ تو اس کے نام و جو پڑا۔ اس و ستھو اور جیو کی حرکت
 میں ولو تا مشیہ۔ پیشہ پکشی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور چونکہ یہ شرریہ کے اجماع سے
 مقید اور بندھن والے ہوئے۔ اس وجہ سے آگیاں کی ان کو خبر نہیں رہی۔ اور
 باہر جیو گوں میں جو مشیہ۔ سپیش۔ روپ۔ ریش۔ رندہ ہیں۔ انہیں میں پکشی ہے
 اور ان کا ہونا کرکے لے۔ اور اس جو دار کے کرم سے ان کی حالتوں میں برابر تہ لیاں
 ہونے لگیں۔ اور نیم برن کے شکار ہوتے گئے۔ کبھی ان کو شک ہے اور کبھی دھم ہے۔
 ایک حالت سے نکلتے اور دوسری حالت میں پھرتے ہیں۔ ان کی کیفیت سمند میں غلط
 گھاسنے والوں سے مشابہ ہے۔ کبھی پیچھے چلے جاتے ہیں کبھی اگے سر اٹھاتے ہیں
 اور اسی پیچی اگلی جیو یوں کو جو راسی کش سکتے ہیں +

آدیا نے آپس میں ان جیوں کو پھنسا یا ہے۔ جب بدوئہ سے پریشان ہوتے
 ہیں تو اس سے چھوٹنے کی تدبیر سوچتے ہیں۔ اور کرم کے شکلیات ہیں۔ مگر چونکہ
 دنگہ شکوہ اس رہنما میں ساتھ رہتے ہیں۔ شکوہ کے جوگ لینے کے بعد وہ پھر دنگہ
 میں آجاتے ہیں۔ جیوں میں جو کرم کو اقلانات کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ وہ انہیں
 دنگہ شکوہ کے سمند میں کرم کرنے کے نتیجے ہیں۔ کرم کے دو روپ ہیں۔ آب اور
 پانیہ۔ پانی کا سو بھاد بڑا ہوتا ہے۔ پانیہ دان کا بھلا ہوتا ہے۔ پانیہ دان شکوہ شیل۔
 دیا دنت ہوتا ہے۔ پانی سخت مزاج اور بد نیت ہوتا ہے۔ وغلی ذالقیاس +
 اوڈیا کہے دو روپ پر کرتی اور مایا کا اس طرح پیچیدہ بتا دیا گیا ہے پر کرتی سے تو
 یہ جگت بنا ہے۔ اور یا قید و بند کی حالت ہے۔ جو آگیاں روپ ہے +

پڑا ایشور جیو کی زیادہ صراحت کے لئے دیکھو پچن سار جو نیم سنت امرت بالی۔ دفتر
 وگمانی اچر سے ملی سکے گی +

کنا نا ہے۔ اور نیرا گنہ نام جو تینیس کنا نا ہے +

ایشور تیشی شریر کا اچھا اُس کو تیرپ ایک کر کے چوتا ہے۔ اس لئے اُس کے
آتم فکر کا اچھا رہتا ہے۔ یعنی وہ اعلیٰ سے اس قدر مجبوظ ہو کر یا جلا رہتا ہے کہ
اُس کے آتم بھاؤ کو نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ بات جیو میں نہیں ہوتی۔ جیو کو اپنے
تیشی شریر کے ساتھ آتم تا اتم اچھا نہیں رہتا۔ اس لئے اُس کے آتم حادثہ
فرق رہتا ہے۔ یہ تیشی اور تیشی کا بھیذ ہے +

ستر ستوں کا سو شمشیر تو بنا۔ مگر جیوں کو شکیر روپ جو سہقول چوگ ہے
دو استھول شریر کے تیشی نہیں ہوتا۔ اس واسطے ایشور نے انچی کر کے جوتوں کا
پنچ کر لیا۔ اور یہ سہقول شریر بنا یا +

انچی کر کے پس لا جلا کر بنائے گو۔ اس کی صاحت شامتوں میں اس تیشی کی گئی
ہے۔ ایشور نے پہلے پر قوی کے دو جتے کئے۔ ایک کو علیہ رکھا۔ اور دوسرے کے
چار ہاگ کئے۔ پھر جل کے بھی اسی طرح دو ہاگ کر کے ایک ہاگ کو انا رکھا +
دوسرے کے چار جتے کئے۔ ایسے ہی تیج۔ وایو۔ اور آکا ش کیساتھ ٹوٹ گیا۔ جیو سب
کے دو ہاگ کر کے ایک ایک حصہ کو تو الگ رکھ لیا۔ اور دوسروں کے چار جتے
کو ڈالے۔ مقرر ان چار حصوں کو آپس میں ملا جلا کر اس واسطے بننے سے ان کا
پنچ کر لیا ہو گیا +

پہلے کے الگ رکھے چوٹے چوٹوں کے حصے سے۔ یہاں اور اُس کے چوٹے کو
بے۔ ان کے نام ستوں۔ اٹل۔ سول۔ سائل۔ تکرل۔ تکرل۔ اور تکرل۔ بچہ
چوٹے۔ ستوں۔ ستوں۔ ستوں۔ اور جو جیو جس لوک سے موافق ہے اس سے
کے ساتھ ان کو۔ دھنی۔ لوک۔ میں ٹھہرا کر اُس کے موافق اسادوں
جیوں سے جیوں کے سیاہان پیدا کئے۔ یہ تیشی اور تیشی کی دھنی ہے۔ اور یہ

اجمانی کہا جاتا ہے۔ دوسرا سوکشم شریہ ہے۔ جو سترو تلوں کا بننا ہوا ہے۔ سترو
تلوہ ہیں۔ ایک ترن ایک تیرھی۔ پانچ لیاں اندریاں۔ آکھ۔ کان۔ ناک۔ تلوہ
چھیا۔ پانچ کرم اندریاں۔ آکھ۔ پاتوں۔ دھت۔ گڑا۔ پنج پان۔ پان۔
ایان و پان۔ آمان۔ آمان۔ ان سترو تلوں کی پیدایش اپنی کرت ہا تلوں
سے ہوتی ہے۔ سو پانچ بھوت یہ ہیں۔ آکھ۔ وایو۔ تھ۔ تھ۔ پرتھوی۔
ان پانچوں کی پیدایش ایشور کے حکم سے تلوں پر دھان پر کرتی ہے ہوتی ہے
جیوں کے سکھ دکھ کے واسطے پانچ تلوں کے ستوکن ایش پانچ
گیاں اندریاں پیدا ہوتی ہیں۔ آکھ کے ستوکن ایش سے ہن اندریہ۔ آکھ
ستوکر۔ ایش سے تو جانی یعنی لامہ (چھوٹے) اندریہ آکھ کے ستوکن ایش سے
اندریہ جن کے ستوکن ایش کے ستا زبانوں میں لپٹے والی اندریہ اور پرتھوی ستوکن ایش سے
گھران (ناک ٹوکنے والی) اندریہ پیدا ہوتی ہے۔ پانچ گہان اندریوں کی اپنی ایش پانچ تلوں کی
اور پانچ بھوتوں کے لئے جوئے ستوکن ایش سے ایشورن (اندرونی اندریاں) پیدا ہوتی ہیں جو ہن کی
پرکھہ ہوتی والی ہے ہی من سے اور جوئے (اقیم) اور پرتھوی والی ہے ہن کی
من جی کی پیدایش ایش ہوتی ہے اور پانچ بھوتوں کے جوگن ایش سے پانچ لڑ پانچ پانچ ہوتی ہیں کہ
لے رجوکن ایش سے ہانی زبان قمرت کلاسیہ) والیوے رجوکن ایش سے لہ
آکھ کے رجوکن ایش سے پانوں۔ ہل کے رجوکن ایش سے ننگ۔ آکھ کے
اور پرتھوی کے رجوکن ایش سے گڈ (مقہ پافانہ) اندریہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور
اور پانچ بھوتوں کے لئے جوئے جوئے جوگن ایش سے پانچ پانچ ہوتی ہیں
ان ہی سترو تلوں کی مجموعی حیثیت کا نام سوکشم شریہ ہے۔ یہ سوکشم شریہ دو
پانچ کا ہے۔ ایک شمشو (کلی) اور دوسرا ایشو (جڑو کی) چونکہ جیوں کی طبع ایشو
بھی شریہ والا ہے۔ اس سوکشم شریہ کے اجمان سے ایشور تو ہر تیرہ گرجہ کہلاتا

تو اس کے لئے تو کوئی چیز ہے۔ گھسیٹ میں پڑوہ چالی ہے وہ نظر نہیں آتی۔ اسی پر وہ
کا نام پڑتی ہے بندہ دیکھتا ہے۔ باپ کو لڑکے کے آواز کا سنائی نہ دینا صرف وہ ہی نہیں ہے
لوگوں کے لئے ہے۔ کی اور ہے۔ وہ نہ وہ سنا نہیں دیتی۔ سنائی دینا جاتی۔ اسی
طرح کہہ گا۔ بھائی اور دیکھ کے پرتی بندہ کی وجہ سے ہے۔ اس آواز یا ہی کی
وجہ سے میری گمان ہو گیا ہے۔ جس کے سبب سے وہ کہہ دیتا ہے وہی وہی
شے دیکھتی پرتی ہوتی۔ اور آقا میں شے کی پرتی نہیں ہوتی۔

دوسوال پر تجھ پر

اودیا کے دو روپ وغیرہ

اودیا کے دو روپ۔ برہم کے پڑاؤ روپ کا جو پرتی بندہ ہے۔ وہ
پر کرتی ہے۔ یہ نہیں کہ سنا اور تم والی ہے۔ اس کے دو روپ ہیں۔ ایک
بھائی اور دوسری اودیا۔ جسے پے ہوئے گیتوں کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک آنا
اور دوسرا جو کہ (جیو سی) آنا سار ہے۔ اور جو کہ اسار ہے۔ چار پر دھان پر کرتی کو
آنا سمجھو۔ اور اسار پر دھان پر کرتی کو جیو سی تصور کرو۔ ستیو پر دھان پر کرتی
کو دیا ہے۔

ایشور اور جیو۔ یا میں جو جین کا عکس یعنی پرتی ہے وہ ایشور
ہو گیا ہے۔ یا اس کے ماتحت ہے۔ اور اودیا میں جو جین کا بھائی یعنی پرتی
ہو گیا ہے۔ وہ جیو کہلا تا ہے۔ جیو الگ ہے۔ اور نایک کے تابع ہے۔ اور بندہ یا ادا کا
شیر یعنی غلام ہو جاتی ہے۔ جو میں قسم کی ہے۔ اور پہلا اودیا خود کار لہن شیر
کہلاتی ہے۔ اور اس کے ابھائی ہونے کی وجہ سے جیو کا نام پڑا گیا ہے
جو جس نے ساتھ لہن سمجھ کر کے اس کو اپنا روپ مان لے اس کو اس کا

تو پھر وہ بے گنگے آئند کی خواہش نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ آتما جیت خود پرمانہ ہے۔ تو پھر اُس کو اور آتما کی کیا ضرورت ہے۔ اعرت کسی خوش ذائقہ اور لذت پس کے کھانے ہوئے کوئی شخص گنتوں کا جو بٹھا کھا تا کہ آتما کو راکرے گا۔ اور اگر کوئی کہ آتما میں مانہ روتا نہیں جیاستی۔ اس وجہ سے وہ نفسانی اور جسمانی بھوگیاں کی طرف دھڑکتا ہے۔ خواہیوں کہو۔ کہ کسی کے گھر میں خزانہ دھن ہے مگر نادانی کی وجہ سے کوڑی کوڑی پر جان دیتا ہے۔ یہی حال آتما ہے۔ تو پھر آتما میں پریم نہ ہونا چاہئے۔ پریم ہمیشہ جان لیتے پر ہوتا ہے۔ آتما کو اپنے پرمانہ گروپ کا گیان ہے نہیں۔ تو پھر اپنے آتما رُوب کے ساتھ اُس کو پریم کیسے ہوگا؟ اور اس حالت میں وہ پریم پریم کیسے کہلائیگا۔ اس سے آتما پرمانہ رُوب نہیں ہے۔

جواب۔ سنو۔ جیاستے میں دو بھید ہیں۔ ایک سامانیہ (معمولی) یعنی سامانیہ دوسرا ویشیش یعنی اسادھارن (غیر معمولی) آتما کا پریم سامانیہ رُوب سے جیاستا ہے ویشیش رُوب سے نہیں جیاستا۔ یہ سبب ہے۔ کہ اُس کو ویشیش کی خواہش ہوتی ہے۔ اور چونکہ سامانیہ رُوب میں پرمانہ رُوب جیاستا ہے۔ اس لئے آتما پریم پریم ہے۔ پرمانہ رُوب چنا جیاستی بھی ہے اور نہیں جیاستی۔ یہ دو باتیں ہیں۔

اس کے بعد اخص۔ جیاستا اور نہ جیاستا دونوں حالتوں کا ایک ہی وقت میں ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب۔ جیسے کوئی لڑکا مدرسہ میں اور لڑکوں کے ساتھ مل جل کر پڑھتا ہے۔ اُس کا باپ سامانیہ ریتی سے اُس کی آواز کو سنتا ہے۔ اور ویشیش رُوب سے نہیں سنتا۔ اسی طرح آتما کے پرمانہ رُوب کا جیان بھی ہوتا ہے اور ویشیش جیاستا ہے۔ سامانیہ ریتی سے جیاستے ہوئے اور اُپا دھیوں اور پرانی بندھنوں کے کارن اُس کا جیاستا نہیں بھی ہوتا۔ پرانی بندھن کہتے ہیں پرہ دیا قب۔ بھوکو۔ مثلاً

مرتب پر کاش والا اور دائمی ہے۔ وہی مرتب ہے۔ اور وہی چیتن ہے۔
 یہی سنجیدہ تھا ہے۔ اور آتم رُپ ہے۔ اور یہی پرمانند ہر رُپ ہے۔
 یہ نہ مرتب ہے نہ فنا ہوتا ہے۔ آپ اپنے پریم میں رہتا ہے۔ کیونکہ پریم اور
 اتنا خود اس کی ذات ہے۔
 اعتراف۔ مگر ہم میں اوروں کے لئے تو پریم ہے۔ وہ پریم رُپ بھارت

جواب۔ بھارتے اعتراف کا جواب خود تمہارے سوال میں موجود ہے۔
 تم میں پریم اور اتنا ہے۔ اس وجہ سے جس تمہارے اپنے پریم کے عکس کی وجہ
 سے لوگ کے بے پریم رُپ بھارتے ہیں۔ جیسے روشن شمع اپنے نور سے اوروں
 کو نورانی کرتی ہے۔ ویسے ہی تم بھی اپنے پریم سے اوروں کو پریمی بناتے۔ مانتے
 اور دیکھتے ہو۔ اور اگر تم میں پریم نہ ہوتا۔ تو ان میں بھی تم کو پریم نہ نظر آتا۔ اس کا تجربہ
 تم کو بہارک زندگی کے روزانہ کاروبار میں ہوتا ہے۔ پریم تو صرف اتنا کا نام ہے
 وہی پرمانند ہے۔ اور ہر طرح پریم کا اثر ہے۔

نواں پرچہ

پرمانند کا نرنے

اتنا پرمانند ہے۔ اسی مسئلہ کو اور وضاحت کے ساتھ دہن نشین کرنے پر
 تم کو تہہ لگا۔ کہ جس پر ہم کو ہم سچا اتنا دیرماندہ رہے ہو۔ وہ خود بھارتی ذات
 ہے۔ آپ نشیدوں نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ اور جو برہمن کی ایکتا کو ثابت کیا ہے۔
 اعتراف۔ تم اتنا کو پرمانند بتاتے ہو۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ سوال یہ ہے۔
 کہ کیا اتنا میں پرمانند رُپ بنا جاسکتی ہے یا نہیں جاسکتی۔ اگر یہ کہہ لیا جاسکتی ہے

نہیں ہوتا جب گھٹ کا علم غائب ہو جاتا ہے۔ تب پٹ کا علم ہوتا ہے۔ یہ ہم تجربہ کر کے دیکھتے ہیں۔ تمھاری بات کیسے مان لیں۔ کہ انجیو مت دور دایم قائم ہے۔

جواب۔ ہم یہاں خود تم سے سوال کرتے ہیں۔ انجیو کی موت اور پیدائش کا کوئی دیکھنے یا جانتے والا سائنسی ہے یا نہیں۔ اگر یہ کہو کہ ساکشی کوئی بھی نہیں ہے تو بغیر ساکشی کے اُس کی موت اور پیدائش کو ثابت کیسے کر سکتے ہیں اور اگر یہ کہو کہ انجیو کی موت اور پیدائش کا ساکشی ہے۔ تو پھر تم کو یہ بتا دیتے گا۔ کہ وہ ساکشی کون ہے؟ آیا انجیو خود ساکشی ہے یا انجیو کے ساتھ گھٹ پٹ وغیرہ ساکشی ہیں؟ اگر یہ کہو کہ انجیو خود ہی ساکشی ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہو گا کہ جس انجیو کی موت اور پیدائش کا علم ہوا۔ وہ اسی انجیو کو ہوا یا اُس سے جدا کوئی اور انجیو ساکشی ہے؟ اگر کہو کہ وہی انجیو ساکشی ہے جس کو علم ہوا تھا۔ تو تمھارا کتنا غلط ہو گا کیونکہ تم خود انجیو کے موت اور پیدائش کو مان رہے ہو۔ جو مر گیا۔ اُس کو اپنے مرنے کا علم کیسے ہو گا۔ اپنے ناش کا ساکشی آپ کوئی نہیں جوتا۔ ناش کا ساکشی تو وہ ہو گا۔ جو ناش ہونے کے بعد بھی زندہ رہے۔ اور دوسرا انجیو ہے نہیں۔ پھر وہ ساکشی کیسے ہوا۔ اور گھٹ پٹ وغیرہ تو کسی حالت میں انجیو کی موت اور پیدائش کے ساکشی ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ جڑ ہیں۔ چیتن نہیں ہیں۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہنچنا ہو گا کہ انجیو کی موت اور پیدائش نہیں ہے۔ اور وہ آپ بذات خود سویم پرکاشوان ہے۔ اور اپنے پرکاش کے علاوہ اُس کو اور کسی پرکاش کی خواہش نہیں ہے۔ سو ج خود پرکاشوان ہے۔ وہ اپنے پرکاش کے دکھانے کے لئے پھراخ اور قیتل سوز کی روشنی کا محتاج نہیں ہے۔ اس لئے انجیو آپ

کسی نظر نہ آئے گی یہ مسئلہ اصول ہے۔ آگاہ جب چھلتی ہے۔ اور نظر کی دھار تو
 کسی چیز کو گھیر لیتی ہے۔ تب ہی اس کو دیکھتی ہے۔ بغیر اس کے دیکھنا بالکل غیر
 ممکن ہے۔ اسی طرح جب اندریوں کا سمندر سو شہتی کے آگیاں کے ساتھ ہوتا
 ہے۔ تب باکرا اس کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور یہ علم باگنے پر ناس ہو جاتا ہے۔
 اس ناس ہونی چیزوں کا علم کیلئے ہو گا اور اگر ناس ہونے پر بھی کسی چیز کے ساتھ
 اندریوں کا سمندر دھماوے کے تو پھر خربے ہوئے باپ کا بچی پانچ دس برس گزرنے
 پر انگوٹوں کے ساتھ دیکھنے کا سمندر دھما جائے گا۔ اس لئے یہ کتنا کہ سو شہتی کے
 ناس ہو جانے پر اس کے آگیاں کا اچھو ہوتا ہے غلط ہے۔

مگر سب سے بڑا اعتراض بھی کیا ہے۔ کہ سو شہتی کے آگیاں کا گیاں سمری کا گیاں
 نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ سمری کہتے ہیں سمرن یا یاد کرنے یا دہنے کو۔
 تم کہ اگر سو شہتی کے آگیاں کا گیاں نہیں ہوا۔ تو پھر سو شہتی کی حالت کی یاد کیسے آئی؟
 جب تک کسی شے کا علم نہ ہو۔ تب تک اس کی یاد کیسی اس لئے یہ گیاں جو سو شہتی کا
 چاہتے چہرہ تلبے سمری گیاں۔ یعنی حافظہ اور یادداشت کا علم ثابت ہو گیا۔
 اب یہاں تم کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ جاگرت۔ سکوپن۔ اور سو شہتی تو
 ایک ہی لگتے ہیں۔ مگر ان کے اچھو میں بھیید نہیں ہے۔ اچھو گیاں اس میں اچھو رہتا
 ہے۔ جو کل کا علم بھرا دے آج بھی ہے۔ اس میں اچھو کیسا! وہ تو جیوں کا تیون
 ہے۔ صرف اپنا دلی یعنی اسباب و سببوں کی وجہ سے اس میں اخلاقات کی صورتیں
 نظر آتی ہیں۔ اسی طرح برسوں کے گیاں۔ بچوں کے گیاں۔ کلپنا نیشوں کے گیاں
 میں جی اچھو ہے۔ اچھو تو جیسا ہے ہمیشہ ویسا ہی رہیگا۔ نہ وہ پیدا ہوتا ہے اور نہ

مٹتا ہے۔ وہ نرسد دائم اور قائم ہے۔
اعتراف۔ یہ کتا درست نہیں ہے۔ کیونکہ گھڑے اور کپڑے کا علم ایک

جواب :- اگر انھوں نے ہوتا تو تم سوچتی اوستھا کا نام روپ کیسے دیا کرتے اور کس طرح اس کی بے خبری کا پتہ لگاتے۔ جب تم کو خبر ہے تب ہی تو اس کی حیثیت - حالت - اور کیفیت کا نام روپ بیان کر سکتے ہو۔ یہاں کم از کم تم کو اس قدر تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ تم کو بے خبری اور اکیان کا علم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص لگا کے گزے پانی میں غوطہ مار کر باہر نکلتے پرہیزگے کہ غوطہ لگا نے پر مجھ کو سردی تھی اور گرمی سے نجات مل گئی تھی۔ تو تم اس سے یہی نتیجہ اخذ کر دیتے۔ کہ اس کو دھواں سردی کا انجھو ضرور ہوا۔ درندہ اٹھ کر اس طرح کیسے کہتا۔ اسی طرح جب سوچتی میں جانتے ہو تو جاگرت اور سوچنے کے دکھدائی دوند اور سفاقت سے نجات ہوتی ہے۔ اور تم خود کہتے ہو۔ کہ سوچتی میں ان کی خبر تک نہیں تھی۔ پس بیان کرتا تو ماننا پڑے گا۔ کہ تم کو بے خبری کا انجھو ہوا۔ اسی بے خبری کو اکیان کہتے ہیں۔ اور اسی اکیان کا پتہ سوچتی میں ملتا ہے۔ اسی پتہ کے ملنے کو انجھو کہا جاتا ہے۔ پس یہاں بھی انجھو کا موجود رہنا ثابت ہو گیا۔

اب اس شخص نے مریدانہ انجھو سوچتی میں نہیں ہوا۔ بلکہ سوچتی سے اٹھنے پر ہوا ہے۔ سوچتی میں محو ہونے پر کسی نے آج تک بے خبری کی خبر نہیں دی۔ بلکہ اس سے اٹھنے پر ہی ایسا کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ انجھو سمجھتی گی ان نہیں ہے۔ اور وہ حافظہ کا علم قرار دیا جاسکتا ہے۔ جس کی یاد دل میں رہے وہ حافظہ کا علم یا سمجھتی گی ان کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں یادداشت یا ذہن کی بالکل معدومیت ہے۔ پس سوچتی میں تو کم از کم انجھو کا ابھار تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب :- یہ سمجھا داکہنا غلط ہے۔ سوچتی سے اٹھ کر بے خبری کا علم نہیں ہوتا بلکہ خود سوچتی میں ہوتا ہے۔ یہی مارک حلیت کا کوئی علم ہے۔ گیان اور بھوں کی مدد کے نہیں ہوتا۔ جب تک آنکھ کی ورتی کا کسی شے سے میل نہ ہوگا تب تک وہ

نظر آتا ہے۔ اور اس میں نام رُوبہ قائم کر لیا جائے۔ مگر اصل میں اکلاشن میں کیا
 بھید ہے۔ وہ تو جیوں کا تیوں ایک ہی ہے۔ ماسی طرح جس گمان یا اچھوٹے ان کا
 علم ہو جائے۔ وہ کو تیز کرانے کے لئے ڈو کہہ لیا جائے۔ مگر حقیقت میں تو ایک ہی ہے
 اس لئے اچھوٹ میں بذاتِ قاضی کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ وہ اکلاشن کی طرح سب میں
 یکساں ہے۔ اور اس کے ٹکڑے نہیں ہوتے۔ اور نہ ہوتے اور نہ ہونے کیوں ہی
 جاگرت سوچن اور سوچتی کے اچھوٹ کو سمجھ لو۔

اعتراض۔ جاگرت میں پار حقوں کا بھید ہے۔ چیزیں الگ الگ نظر
 آتی ہیں۔ مگر سوچن میں ان پار حقوں کا بھید نہیں ہے۔ اور اچھوٹ کی ایک تائی ہے۔
 پس جاگرت اور سوچن میں بھید نہیں ہوا۔ دونوں ایک ہی ثابت ہوئے اور
 دونوں کو ایک مان لینے میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔

جواب۔ جاگرت کے پار حق ہو یا رک درشتی سے دیر تک رہنے والے
 نظر آتے ہیں۔ جو آج ہے اس کو کل بھی دیکھتے ہو۔ یہ کیفیت سوچن کی نہیں ہے
 کیونکہ سوچن کے پار حق صرف سنگاپ لینے خیال میں نظر آتے ہیں۔ وہ خیال
 کرتے ہی پیدا ہوتے اور خیال ہی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سوچن اور
 جاگرت میں بھید تو ہے۔ ایسی ہی سوچن اور سوچتی کا بھید ہے۔ یہ اوستھائیں
 سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو اچھوٹ یا گمان کی طرح اچھوٹ نہیں کہا جاسکتا۔

اعتراض۔ سوچتی میں تو اچھوٹ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سوچتی سے اٹنے
 کے وقت سب لوگ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ کہ "ایسی بے خبری کی نیند تھی۔ کہ
 مجھ کو کسی کا بھی گمان نہیں تھا۔" یہ اچھوٹ ہے۔ ہونے کا یقینی ثبوت ہے۔ اس
 نظر سے تم کیسے کہتے ہو۔ جاگرت۔ سوچن۔ اور سوچتی کا اچھوٹ اچھوٹ ہے۔
 اس میں تو اچھوٹ نہیں ہے۔

پس نشیت رہتا ہوا اصل میں جُدا ہے۔ اور سب میں رہا ہوا پرتیت ہو رہا ہے۔ اور توتوتے ہیں جو ہر اسمیت اور سوچا و کو۔ اس آتما کا سوچنا و سوچنا بند ہے۔ یہی کے یو یس کا اس پرکرن میں بیان کرنا ہے۔ کیونکہ جیت تک اس کا یو یگ نہ کر لیا جائے گا۔ تب تک سسار کا بھرم نہ دور ہوگا۔ شمع فانوس کے اندر روشن ہے۔ فانوس کپڑے کا لطیف ستھول خواہ خیالی پردہ ہے۔ شمع کی روشنی اس کے اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔ نادان کی نظر شمع پر نہیں ہے وہ فانوس کے سوت کے رستے اور دھنوں پر ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ یہ فانوس بھی پرکاشوان ہے۔ اسی طرح یہ سر پر اور جسم پر آتما کی وجہ سے پرکاشوان ہے۔ مگر مگر آتما کو نہ جان کر جسم اور جسم کی اندریوں ہی لو پر کاش والہ مان رہا ہے۔ جسم۔ خواص۔ اور دھن کو ش و غیر دھن سے آتما کو عینہ کر دکھاتا ہے۔ تاکہ ادویت کی سچو آئے۔

نہیں اور ستھو یو یگ۔ جاگرت سوپن شوپنی میں حالتیں ہیں۔ جو الگ الگ نظر آتی ہیں۔ یہ بھول انھو یعنی گیان کے ادھار پر ہیں۔ جس انھو سے ان کا رُپ سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ایک ادویت اور ادوتیہ ہے۔ مگر یہ جُدا جُدا ہیں۔ گٹ اٹھرا اور بٹ زاپٹا۔ وہ دونوں مختلف ہیں۔ کیونکہ گٹڑے کا دھرم مل دھارن کرنے کا ہے۔ گٹڑے کا دھرم سروی اور گرجی سے نجات دلانے کا ہے۔ یہ ان دونوں کی حیثیت ہے۔ بین جس علم سے ان کا یہ رُپ سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ایک ہے۔ اس میں نام کے لئے بھی فرق نہیں ہے۔ اور یہی گیان آتا ہے۔ مثال کے طور پر اس طرح سمجھو آکاسن جو ایک ہے۔ مگر گھٹ آکاش۔ مٹی آکاش کا بھید جو پرتیت ہو رہا ہے وہ کھرم کی وجہ سے ہے۔ گٹڑے نے جس قدر آکاش گھیر رکھا ہے وہ گھٹ آکاسن ہے۔ اور مٹیہ (مٹکان) نے جو آکاسن گھیر رکھا ہے وہ مٹیہ آکاسن کا نام آتا ہے۔ یہ دونوں آپا۔ ہی کہلاتے ہیں۔ آپا دھو کی وجہ سے گو آکاس میں اختلاف اور دھونا

کارپوچین دے ہے۔ ایک تمام دیکھوں کا ہمیشہ کے لئے فائدہ دے اور سدا ہی سکون کی ہمیشہ کے لئے برائی۔ یہ کہنے کے لئے دو تو ہیں۔ گریب ایک ہی ہے۔ جب پر دم اندر کی برائی ہوگی تو وہ کہہ جاتا رہیگا۔ دیکھوں کے ایسا وہی کا نام سکھ رہے۔ یہی دیدانت

شاستر کا مقصد ہے۔ ان چار باتوں کو تو نظر رکھا اگر دیدانت کی تعلیم دی جائے۔ تربت تو یقینی فائدہ ہوگا اور بدلہ ہوگا۔ اگر ان کے ذہن نشین کر دیئے بغیر کوئی شخص کسی کو یوں ہی تعلیم دیتا ہے۔ خواہ کوئی شخص دیدانت شاستر کو محض علمی واقعیت۔ نفع۔ بحث مباحثہ خواہ عقلی و نقل بازاری کے خیال سے پڑھتا ہے۔ تو جو اصلی مقصد بدلہ کا ہے وہ محفوظ رہیگا۔ اور وہ دیدانتی کہلاتا ہوا بھی غیر دیدانتی بنا رہیگا۔ اس نظر سے چاروں انو بند پہلے ہی سے ذہن نشین کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے پڑھانے پر چاروں کی دیتوں کے برہمہ کار بنانے جو اسے میں شمولیت

آکھواں پر حصہ

پرتیک متو لوک۔ جس شخص کا دل توڑ دے چرن کھل کی بھگتی اور سہوا کرنے سے شدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں راگ دوش و غیرہ نہیں رہا ہے۔ اس کے لئے اب پرتیک متو لوک کا بیان کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ سکھ پوریک برہم گیان کی برائی کر سکے۔ پرتیک نام ہے ملاشی چین کا جو تمام اندریوں کو پرکاشوان کرتا رہتا ہے اور جو سب سے الگ حکمت اور نیا رہا ہے۔ اور جب کا آدھار ہوتا ہوا اور سب کے

باپ پیدا کرتا ہے بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ باپ اور بیٹے کے درمیان پیدا کرنے اور پیدا ہونے کا سمبندھ ہے۔ یہ ان کے درمیان نسبت اور تعلق ہے۔
اختصار ارض۔ اگر جیو برجنہ کی ایک ذرہ ازل صحیح ہے۔ تو پھر اس کے بیان کرنے والا ان کے نسبتی تعلقات قائم کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ جو ہے وہ ہے۔ اس سے زیادہ گفتگو کو نا فصول ہے۔

جواب۔ آگ کی چنگاڑی میں آگ ہے۔ اور لکڑی میں بھی آگ ہے۔ ان کے درمیان جلائے جانے اور جلنے کا سمبندھ تو پہلے ہی سے ہے۔ لیکن اگر وہ دو مقابلہ کر کے نہ دیکھا جائے گا۔ تو یہ نسبت سمجھ میں کم آئے گی۔ اگر کوئی اس نسبت کو سمجھ گیا تو اس سے بیشک کہنا سنا فصول ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھرم میں پڑے۔ تو پھر اس کو کیوں بتا دیا جائے۔ اس میں ہرج ہی کیا ہے؟
اختصار ارض۔ آپ نے ابھی کہا ہے۔ کہ آگ لکڑی میں بھی موجود ہے۔ یہی کہیں نہیں کہا گیا۔

جواب۔ آگ لکڑی میں موجود تو ہے۔ مگر وہ جلتی یا جلاتی نہیں۔ یا تو لکڑی کے ذروں کو متھا جائے۔ اور جب آگ پر گٹ ہوگی تب سمجھ میں بات آجائے گی۔ اور یا آگ کے متقابل اس کو کر دیا جائے۔ تب سمجھ آجائے گی۔ ویدانت یہی کام کرتا ہے۔

اس سمبندھ کو تیسرا نمونہ سمجھو۔

سنا نوال پرچھید

(۴)۔ پریوچن

پریوچن۔ پریوچن نام ہے مقصد کا۔ بغیر مقصد کے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ ویدانت

چار انویں سطحوں میں۔ سے پہلے انویں۔ اور دھکاری کا بیان ہو چکا ہے۔

پانچواں پرچہ

دشے کا بیان

دشے نام ہے مضمون۔ مراد یا آئے گا۔ یہ صاف طور پر اعلان کے ساتھ
ویدانت بتاتا رہتا ہے اس کا اور اس کی گناہوں کا مضمون اور آئے صرف جیواؤں
پر ہمہ کی ایکٹ دکھانا۔ شایہ کرنا اور ذہن نشین کرانا ہے۔ اس بات کے سوا اور کسی
کی طرف اس کی نگاہ نہیں رہتی۔ اور جو لوگ اس سے دلچسپی رکھتے۔ اس وحدت اور
توحید کے مسائل کو علمی۔ عقلی اور انجھ کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں صرف انھیں کے
لئے اس کا پیغام ہے۔ جن کو اور کسی بات کی خواہش اور ضرورت ہو۔ وہ ناحق کیوں
اس کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ وہ اس کے دھکاری نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے
لئے ویدانت کی تعلیم ہے۔

اعتراف۔ جیو ہمہ کی ایکٹ کے سوا ویدانت کا دشے پرمانند کی پراپتی اور دھکاری
اینت۔ نو۔ تی بھی کہا گیا ہے۔ اس کا جواب کیا ہے؟
جواب۔ جس کو پرمانند کی پراپتی کی جاتی ہے۔ وہ بھی جیو اور ہمہ کی ایکٹ ہی ہے
جب تک جیو اپنے آپ کو ہمہ رُوب مان کر اس سے ایک نہ ہوگا۔ بغایت۔ سختی اور
تفرقہ دہیگا۔ اور جہاں یہ باتیں چوں گی وہاں سوار دھکے کے اور کیا ہوگا؟ کیا کسی کسی
ماتحت تفرقہ آئنا۔ اور پرامے کے آسیرے رہنے والے کو شکھ کی پراپتی ہوتی ہے؟
اعتراف۔ مان لینا اور ماتھا و بات ہے۔ اور جتنا رتھ و اصلیت دوسری
بات ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ آیا جیو اور ہمہ ایک ہیں یا نہیں؟ اگر وہ نہیں
ہیں۔ تو انکے مانا کر۔ اس مانے سے ہو نہ کیا ہے۔ مٹی تو نہیں ہے۔ اور نہ

آپ رتی۔ تمام کرم۔ بگینہ ہون۔ الٹی ہو تو وغیرہ کا سمجھ بوجھ کرتیاگ کر دینا آپتی ہے۔ آپ رتی۔ شکر تادہ۔ آپ براگینا اور رتی (خوشی) سے نکلا ہے۔ دھرم کرم کے راگ اور خوشی کو دل سے نکال دینا آپ رتی ہے۔ کیونکہ بھرنہ کی وسعت سے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا گیا۔ کہ ان میں ساو نہیں ہے۔ اور نہ ان کے پھل دیو یا۔ اور پارمار اوتے ہیں۔ انہ ان سے چٹ بھرنہ۔ من ابراہم ہو گیا۔ اسی حالت کو آپ رتی کا نام دیا گیا ہے۔

تکشا۔ گری سر دی۔ بھوک پیاس۔ سکھ دکھ۔ دھوپ چھانوں۔ مصروفیت اور بیکاری وغیرہ جتنی دوندی دیتی ہے کی حالتیں ہیں۔ ان سب میں ایک بھاو رکھنا اور استقلال کو کبھی ماتھ سے نہ دینا۔ تکشا ہے۔

شروہا۔ ورت کے چمن اور ویدانت واکین میں ووشواس رکھنا شروہا ہے۔ یہ ویدانت کے مطالعہ کے لئے بہت ضروری ہے۔ جب تک مضبوط شروہا نہ ہو۔ لاکھ تیر کی جائے۔ ویدانت پڑھنے کا کچھ پھل نہ ہو گا۔

سادھان۔ گورو کے چمن خواہ ویدانت کے ہمارا واکینہ کو سن کر ایک گرجت ہو یا اور من کو اور طرف بگنے نہ دینا سادھان کہلاتا ہے۔ شمن۔ دم۔ آپ رتی۔ تکشا۔ شروہا۔ اور سادھان۔ ان چھوں کا مجموعی نام کھٹ سمیٹی ہے۔

چار میں سے تین سادھنوں کا بیان ہو چکا۔ اب چوتھے کی سنو۔ موکشا۔ موکشا نام ہے کنی کی سچی خواہش کا۔ اس قسم کے خیال کو دل میں مضبوطی کے ساتھ قائم کر رکھنا کہ میری کتی ہو جائے۔ میں خیم عرن میں نہ آؤں۔ اور نہ مجھ کو اب سناؤ کے دکھ سکھ سے ذرا بھی تعلق رہے۔ موکشا کہلاتا ہے۔

جن میں بویک۔ ویراک۔ کھٹ سمیٹی۔ اور موکشا ہو صرف وہی شخص ویدانت کا ادھکاری ہے۔

کی اتینت نورتی کبھی نہ ہوگی۔ بویکی کی درشتی اس قسم کی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ یہ جگت آست اور متھیا ہے۔ اینت ہے اور جر ہے۔ اسی سمجھ کا نام بویک ہے۔

ویراگ۔ ویراگ کہتے ہیں سچی بے تعلقی کو۔ جب بویک درشتی سے اچھی طرح سمجھ لیا گیا کہ سنسار کے بھوگ اور سؤرگ کا بلاسن سب ہی چند روزہ اور ناشان ہیں تب ان سے تعلقی رکھنا غلطی اور نادانی ہے۔ اور جب یہ سمجھ بچھتہ ہو جاتی ہے۔ اور ان کی طرف نگاہ نہیں جاتی تب اسی بے تعلقی کی حالت کو ویراگ کہتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو کھا کٹے کر دیتا ہے۔ اور پھر اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سنسار کے پدارتھ بھوگ لینے کے بعد جب تجربہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو پھر چت نہیں چاہتا۔ تو اسی کا نام ویراگ ہے۔ بویک پہلا اور ویراگ اویھکاری کا دوسرا لکشن ہے۔

کھٹ سپیتی۔ کھٹ یا کھٹ کہتے ہیں چھ کو اور سپیتی نام ہے دولت کا۔ چھ قسم کی دولت سپیتی کہلاتی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱)۔ شتم۔ (۲)۔ دتم۔ (۳)۔ اچرتی۔ (۴)۔ تنگشا۔ (۵)۔ شرودھا۔ اور (۶)۔ سادھان۔

کھٹ سپیتی کی نشیج۔ شتم من بے باسناؤں کے روکنے کو کہتے ہیں۔ دول میں سمندر کی طرح خواہشوں کی لہریں دن رات دن باریت دن اٹھا کرتی ہیں۔ ان کو روک کر من کو قابو میں رکھنا شتم ہے۔

دتم اندریوں کی چھیل ورتی پر غالب آنے کو کہتے ہیں۔ کچھ نظاروں کو۔ کان براگوں کو۔ زبان ذائقہ کو۔ ہر ش لامہ کو۔ اور ناک خوشبو کو چاہتی ہیں۔ اور بار بار مزلان سبکی کی وجہ سے چھیل ہوتی رہتی ہیں۔ اویھکاری ان کی خواہشوں کو دُور کر کے اندریوں کو میں میں کر لے۔ اسی کا دتم نام ہے۔

خوشحال بچہ

(۱)۔ اودھکاری کے تو قسم کے اوصاف یا ساوہن چیتے
اوصاف یا اودھکاری میں جو تو کلم کے اوصاف کے گئے ہیں۔ وہ مجموعی طور پر
ساوہن چیتے کہلاتے ہیں۔ اور ان چاروں کی صراحت یوں ہے (۱)۔ دیویک (۲)۔
(۳)۔ کھٹ (۴)۔ موک (۵)۔

یوگیا۔ ست است کا کرنے کرنا۔ نت اور انت کی تیز رکھنا۔ جڑ اور چیتن کے
دوب کو بڑا دک۔ رشتی سے اچھی طرح سمجھنا۔ یہ سب بویک کے لکشن ہیں۔ اور یہ
کرم اور پاپا سنا کے چلن ہیں۔

کرم اور پاپا سنا۔ کسی مقصد کو نگاہ کے سامنے رکھ کر کام کرنا۔ اس
کی کیا ہے دھن۔ دولت۔ ستی۔ پتر۔ اور سناری عزت حرمت متی ہے۔ ایشور
کی بھکتی کا نام پاپا سنا ہے۔ اس سے سورگ اور اچھی جونی پر اپنت ہوتی ہے۔ دیتیک
کرم اور پاپا سنا کرتے رہتے سے کرمی اور پاپا سنا کی نگاہ اونچی ہو جاتی ہے۔ اور وہ تجرب
کے وسیع ہو جانے سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ ستی دھن دولت سب ناشان ہیں۔ اور ان
کے ساتھ گرا تعلق رکھنا بھرم مارت ہے۔ یہ توج ہیں کل نہیں ہیں۔ اور جو شخص ان کی
جان میں پھنسا رہیگا۔ وہ آواگون سے کبھی چھٹکارا نہ پاسے گا۔ اسی طرح پاپا سنا کا چل
جو سورگ ہے وہ بھی دائمی نہیں ہے۔ جیب پاپا سنا کا بھل بھوک لیا گیا۔ تو پوچھتے رہتو
لوک میں آنا ہوگا۔ اور جو غم رہنے کا بار ہوگا۔ یوں سمجھو۔ کہ وہ دھن کے مزدوری کی کس
کے لیے ملی گئے۔ اور وہ خدمت کرنے سے بھگتانی کر سکیں۔ دوسری صبح جو شخص
وہ کام کرنا چاہے گا۔ اسی طرح سورگ کا جوک بھی چاہے گا۔ لیکن ستی اور کھٹ کا پاپا
کا ہر گنا نشان ہے۔ ان دونوں سے ہمیشہ کے لیے بچے نہ لے کر اپنی اور دوسروں

کو۔ جو جس شے کا ادھکاری ہوتا ہے وہی اس کو پاتا اور پاس لگتا ہے۔ دوسرے لوگ حرصی اور حرصیں لگاتے ہیں۔ مثلاً پیاسا پانی کا۔ بھوکا ان کا۔ پیار ووا کا۔ ودیا رتھی ودیا کا۔ اور رتھی ارتھ کا ادھکاری ہے۔ ساگ بھاجی کا لینے والا۔ بزانہ اور غدہ فروش کی دوکان پر نہ جائے گا۔ جواہرات کا خواہشمند صرف جوہری کی دوکان کو اپنے شوق اور کشش کا مرکز بنائے گا۔ ادھر ادھر بھگتا نہ پھرے گا۔ اسی طرح جس کو ویدانت کا شوق ہے۔ وہ صرف برہمنش ویدانتی کی تلاش کرے گا۔ دوسرے گوروں کے پاس نہ جائے گا۔ اور نہ ان سے مرکار رکھیگا۔

اعتراض۔ یہ سچ ہے۔ مگر کسی کو بھوک کے دور کرنے کی خواہش تو ہے۔ مگر بھوک ان۔ ساگ۔ پھل سے بھی جاتی رہے گی۔ یہ ضروری تو نہیں ہے۔ کہ وہ صرف ایک ہی قسم کی غذا کا خیال دل میں قائم کرے؟ کیا وجہ کہ ویدانت کا ادھکاری یوگی سائنسید وادی یا بودھ وغیرہ گوروں سے مدد لے؟

جواب۔ یہ سچ ہے۔ مگر نظام قدرت میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جس کے لئے جو نذا مخصوص ہے۔ وہ اس کے سوا دوسرے کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا۔ مثلاً شیر اور بھیڑیے گوشت خوار ہیں۔ وہ سوا گوشت کے کبھی اور کچھ نہ کھائیں گے۔ نمون نہیں ہے۔ کہ اور جو یا یوں کی طرح وہ گھاس پات سے اپنی بھوک رفع کریں۔ اسی طرح ویدانت کے ادھکاری اور جگہ بھول کر بھی نہ جائیں گے۔ اور اگر وہ جاتے ہیں۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ان کو ویدانت کا ابھی تک ادھکار نہیں ملا۔ ویدانت کے ادھکاری میں تو قسم کے اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک یہ نہ ہوں تب تک کسی کو ویدانت کا ادھکار نہیں ہے۔

دوسرا پر حصہ

انوبندہ برتن

انوبندہ کی تعریف :- انوبندہ کہتے ہیں ضروری شہرطوں کو۔ انوبندہ نام ہے لازمی شیخ کا۔ جیسے گھڑا بنانے کے لئے۔ مٹی۔ چاک۔ گھار۔ اور رستی وغیرہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر وہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح جیت تک جگیا سوا وید کے شائق میں انوبندہ کی شرطیں نہ موجود ہوں۔ تب تک ویدانت کا پڑھنا پڑھانا پھل دلاک نہیں ہوتا۔ انوبندہ سنسکرت مادہ (انوبند) اور بندہ (بندہ بننے) سے نکلا ہے۔ جو جس چیز سے بندھا ہو وہی اس کا لکشن سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی لکشن خصوصیت اور وصف کو دیکھ کر لوگ آدمی کی حالت کو پہچانتے اور اس کا اندازہ لگاتے ہیں۔ یہ علامات اور اوصاف ہر شخص اور ہر شے میں ہوتے ہیں۔ بہت سی بیماریاں ہیں جن کے چھ مرہم کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ ان سے بیماری کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح اس سنہار میں ہر قسم کے آدمی میں خاص خاص باتیں ہوتی ہیں اور جیت تک ان کو اچھی طرح نہ سمجھ بوجھ لیا جائے۔ تب تک اس کی حالت کا پتہ پانا مشکل ہے۔ ویدانت کے شائق کے لئے جو ضروری اوصاف ہیں ان کا نام انوبندہ ہے۔ اور یہ اس کو دہیرے سے تمیز کرتا رہتا ہے۔

انوبندہ کی قسمیں :- انوبندہ چار طرح کا ہوتا ہے۔ (۱) اودھکاری۔ (۲) ستھن۔ (۳) اور یہ اس کے مرہم (۴) سمبندھ۔ نسبت +

اودھکاری کا پتہ

اودھکاری کا پتہ

اودھکاری کی تشخیص :- اودھکاری کہتے ہیں۔ ستھن۔ اہل۔ سچے طالب اور ہوشیار

جواب - ۲۰۱۔ جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ وہ گورو سے پراپت ہوا ہے۔ اور گورو کا
 بپا رہے۔ بپا رہی ایک طرح گورو کا روپ ہے۔ کیونکہ وہ اسی سے پرگٹ ہوا ہے۔
 جو جس سے پیدا ہوا۔ وہ اُس کا روپ ہی ہوتا ہے۔ جیسے پتھر کا روپ اور تیل کی
 ذات ہے۔ گورو نام ہے گیان مڑوپ کا۔ جب تک اس گیان مڑوپ کے ساتھ سچی
 ہمدردی اور سچی جھگتی نہ ہوگی۔ اُس کا بھید نہ لیا جائے گا۔ ستا عہ کی بات ہے۔ جب من کی
 ورتی کسی چیز مثلاً کرسی کے ساتھ مل کر تدا تم کار ہوتی ہے۔ تب کرسی کا گیان ہوتا
 ہے۔ اسی طرح جب تک گرتھ لکھنے والے کی من کی ورتی گورو کے چرن کل کے ساتھ
 مل کر اُس سے ایک نہ ہوگی۔ تب گورو کے گیان کا بلنا شکل ہے۔ یہ اعتراض کا پہلا
 جواب ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جس کو تم ایستور کہتے ہو۔ اُس کے ناما روپ ہیں
 کسی روپ سے کسی کا علم ملتا ہے نہ اور کسی سے کسی کا۔ یہ گورو کا مڑوپ ہی ایستور
 ہی کا روپ ہے۔ ایستور اور گورو میں کوئی بھید نہیں ہے۔ اس نظر سے گیان کی پرتی
 کے لئے صرف گورو کے چرن کل کی بندنا ہی کافی۔ ضروری اور یقینی ہے۔ اس
 وجہ سے اسی لئے منکا چرن کا گنت گانا چاہئے۔ یہ سنا تن سے ایسا ہوتا جیلا آہ ہے
 گورو ہی کو اشت ماننے کی مراد ہے۔ گراہ رونی سنا سنے گچ رونی جو کو موہ کے
 بھوسا گر میں چھینا لیا ہے۔ اس سے صرف وشنو روپ گورو ہی چھوڑا نے کو سمر ہے
 دوسرے میں یہ طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بندھن سے آپ نکلت ہیں۔ جو بندھ
 ہے وہی بندھن کو کاٹتا ہے۔ جو آپ بندھن میں ہے۔ وہ دوسرے کا بندھ کیسے
 کاٹے گا۔ اور صرف گورو ہی کی بندنا سے چار پدارتھ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ مہ کش۔
 ملتے ہیں۔ دوسرے سے ان کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے گورو کے چرن کل کو
 نمسکار کر کے پہلے او بندھ کو بیاہ کرتے ہیں۔

شہری پچھری اردو

گورگو کو نسکار ہے جن کے چرن کل کی دیا سے ست پدا اور ہلہ چھنے کی بدھنی پراپت
پہلی اور اپنے پنج مشروپ کے ٹکٹے کا دوسرا ہلہ ہے



ہیلا پر چھینا

منگلا چرن

(۱) - منگلا چرن - شہری سواہی شنگرا اندجی ویدانت کے آپا ریم کو نسکار کر کے پہل
پر کرن کو بیان کرتے ہیں - اور گورگو کے چرن کل کی بندنا ہی اس گرتھ کا منگلا چرن
ہے - منگلا چرن کرنے کے دو مقصد ہیں - اول تو گرتھ کی بڑھن سپاقتی - اور دوسرے
ویش ویشا سنزوں میں اس کا آدر کے ساتھ پرچار - یہ گرتھ کے دو پھل ہیں - ان دونوں
باتوں کو ذہن میں رکھ کر تب گرتھ کرتا پستک گو آرنبھ کرتا ہے +
(۲) - ایشور کے نام کا منگلا چرن کرنا چاہئے نہ لہ گورگو کا ؟

میں انکے ترجمے اور تفسیریں دیکھا کر دیکھ گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ہندی و چار ساگر کی سمجھ تک
لوگوں کو کم آتی ہے۔ تب اسی کے اظہار پر و چار کلید روم اردو میں لکھا پیچر ویدانت کلپتہ
برہمہ چار کلید روم۔ آتم و چار کلید روم۔ گیان و چار کلید روم کتابیں لکھیں ان میں سے
آخری کتاب ۱۳۲۲ء صفحوں کی ہے۔ سب کے آخر میں ویدانت نامی گنگا لکھی جو بالکل نئے اور
نئے ڈھنگ پر کسی شاعر کی تقلید کر لئے بغیر اور دقیق اصطلاحات میں اٹھائے بغیر نصبت کا
سبق سکھاتی ہے۔ یہ سب کی سب مقبول عام ہیں۔ اور لوگ ان کو مزہ مزد لیکر پڑھتے ہیں۔
اب کئی دوستوں نے مجھ سے فرمائش کی۔ کہ لگے ہاتھوں پنج پشی نامی مشہور سنسکرت کتاب
کے مطلب و نتیجہ خیر تعلیم کو آسان بیرایہ میں اردو کا لباس پہنا دیا جائے۔ اس میں کلام نہیں
یہ کتاب تہایت ہی اچھی ہے۔ اور اپنی شکل و جینیت کم بھلا ہے۔ سوامی نچیل داس جی داؤد
پنٹھی ساڈو نے اپنا مشہور گرنتھ و چار ساگر اسی کے اڈھا رہ لکھا ہے۔ اسی ایک بات سمجھ
لیجئے۔ کہ وہ اس بابہ کی کتابیں ممکن ہے اردو میں اور صاحبوں کے ترجمے بھی موجود ہوں۔ مگر نہ
مجھ کو اُنکے مطالعہ کا وقت ہے۔ ورنہ میں اسی سے خیالات اور طرز اظہار کا ڈھنگ مسندار لیتا ہوں
سنسکرت اور ہندی کی بنیاد پشی میرے پاس ہیں۔ اور انھیں کے اڈھا اور مضمون پر رقم ۱۲
خامہ فرمائی کرتا ہوں۔ اور اپنے انجھو سے اُس کی مراد کو ذہن نشین کرانے کی اُمید رکھتا ہوں۔
اُمید ہے کہ یہ کتاب میری دیگر تصانیف اور تالیفات کی طرح ہر دلیخیز ثابت ہوگی۔ اور اس کی
مقبولیت کو دیکھ کر میں کو مست کر دینگا۔ کہ سنسکرت کی اور ضخیم کتابیں بھی جنھں اُر و داں گرد
کی ہم روی کے خیال سے اردو میں لکھ کر چھوڑ جاؤں۔ اگر دو چار آدمی کی طبیعت بھی ان کے
مطالعہ سے شایعہ گئی تو میں سمجھوں گا میری محنت رائگاں نہیں گئی۔ یہ سب کتابیں دیانت امتیانی
کے سلسلہ میں نکلیں گی۔ اور جو لوگ ان کی اشاعت میں حصہ لیں گے وہ نہ صرف مجھ ہی کو
زیر بار احسان فرمائیں گے بلکہ عام طور پر اور ادھکاری آدمیوں پر اُن کا اپکار ہوگا۔
شیوا۔ دفتر ویگانی لاہور

مکتبہ کے لئے اپنا دوسرا کمرہ لگایا تو اس کی سمجھ نہیں ہے اور وہ اوروں سے پوچھتا اور دوسروں
 میں اس کی تلاش کرتا رہتا ہے۔ ایک شمس کے ہاتھ میں لٹکن پڑا تھا۔ ہاتھ کے جھٹکا لگنے سے وہ ذرا اُپر
 جھٹک گیا۔ اور یاس کو اپنی انگلی پر نہ دیکھا۔ ڈھیر لگیا۔ گلیہ اسٹ میں عقل ماری گئی۔ پریشانی لگو گئی تھی
 کبھی وہ یہاں تلاش کرتا ہے کبھی وہاں۔ کبھی صندوق کھولتا ہے کبھی گتھروں اور طاقتوں میں ہاتھ
 ڈالتا ہے۔ ایک ہمدرد آدمی نے دیکھا اس سے کہا تھا، انگٹن ہے تیرا مکی کچھ ڈھارس بندھی ہو۔
 انگلی نیلی نہیں چال چوٹی۔ سوال کیا۔ وہ کہاں سے؟ آدمی نے انگلی کے اشارے سے اُسکے بازو کو
 دکھا دیا۔ تیرے خیال پر رہ گیا۔ اور کہنے لگا، خوب۔ لٹکن تو میرے ہاتھ ہی میں تھا۔ اور میں ادنیٰ سے
 ناکی پریشان تھا۔ یہی حال جیوں کا ہے۔ لو کہ بعل یں اور دھندہ دراشہ میں۔
 لٹکن ہے۔ اس علم کا نام پرورش گیان ہے پرورش کہتے ہیں بعد اور دور کو کسی چیز کو یں گیان ہو
 چالے کو پرورش کہتے ہیں اور جب لٹکن ہاتھ میں نظر آگیا تو اس علم کو اپرورش گیان کہتے ہیں۔ پرورش نام
 ہے فریاد، نزدیک کا۔ اسی طرح جب یہ بین آجاتا ہے کہ سہمہ ہے اور اُسکی ہستی اور اقدار کا قدیم
 جاتا ہے تو یہ پرورش ہے اور جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ برہم میں آپ ہی ہیں اس پرورش کہا جاتا ہے
 دیانت کی کنوئیں میں دونوں طرح کے گیان پرورش آتی ہیں۔ اور چونکہ ہمدرد و مصطفیٰ ہر پہلو
 سے تھوکتے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ بحث مطول ہو جاتی ہے اور خیالات کے تمام شعبوں اور
 تمام شاخوں کو زیر نظر لانے کی ضرورت پڑتی ہے۔
 اٹھ ادھکاری کیلئے صرف آپ تشکا مطالعہ گو رُو کو دور دار کا کافی ہے۔ تہذیب و ادھکاری کے
 لئے اُس تکلیف دہ کینا اور ویدانت شوتھ کے سوا ادھیا کی ضرورت ہے۔ ان ہر دو لامثال اور قیمتی
 کتابوں میں بہت سب سے سچے اور سمجھنے کا سامان بھرا ہوا ہے۔ مگر کنشٹ اور کنشٹ
 ادھکاری ان سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ کچھ اور بھی چاہتا ہے جس میں فلسفہ دلائل اور منطقی
 حجتیں وغیرہ بھی ہوں۔ اس لئے آپکار کی غرض سے لوگوں نے بہت بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔
 مگر چونکہ وہ سنسکرت میں ہیں۔ اور سنسکرت کا علم ہر کس و نا کس کو نہیں چوتا۔ اسلئے ہندی زبان

روزانہ زندگی میں بلاناغہ سوشلٹی کی اوستھیا میں اپنا عکس نہکھ بھوگتے ہیں۔ مگر من و جاننے کی طرقت رجوع نہیں ہوتا۔ اور نہ اپنے میں سکھ کی تلاش کرتے بلکہ بھرم میں پڑا ہوا ہر قسم کی محنت اور مشقت کی تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور جنم مرن تبدیل حالت اور چڑھاؤ اتار کے ہنڈوے میں پینگ مارتا رہتا ہے۔

جب ان جھگڑوں سے اُس کے تجربہ میں وسعت آجاتی ہے تو لکڑی کی طرح سکر رہنے لگتا ہے۔ اسی کا نام دیراگ ہے اور اس حالت کے آتے ہی جب اُس کو من اور اندریوں پر قابو کر لیا جیال ہوتا ہے تب یہ انتہیکے چار کا اوج کا شروع ہوتا ہے۔ اور اوج کا ہونے پر پھر برہم کی جگہ سابعنی ذات کی تحقیقات کی جانب مائل ہوتا ہے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو اور انسان موکش نہ پجائے تب تک وہ پادانت کا مطالعہ بالکل ہیمنی اور لایعنی شغل ہے۔ ادھکاری کیلئے گوڑہ کی زبان سے صرف ایک مہاواکیر کے شبد کا سن لینا ہی کافی ہے۔ کیونکہ گوڑہ کا شبد جو کما کی کیا ہوتا ہے وہ اپنی تمام کما کی سوچ و چار اور پورتر سنسکاروں کوئے ہو شیعہ نہیں دھنس جائیگا۔ اور ذات کا درلش کرا دیگا۔ مہاواکیر تیر بعد ف کلام ہے مگر بس کیلئے اور کس کے منہ سے؟ اور ورتیا برہم نشی ہو۔ اور شیشہ سیماموکش ہو۔ ورنہ پتھر میں لاکھ تیرا راجائے۔ یہ صرف اور بغیر نتیجہ کا ثابت ہوگا۔ بلکہ تیر کے نوک بھی گندا اور ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

جو کچھ دیدت کی کتابوں میں پر بحث مضامین ہیں سبکے سبک انتہا سنی ماوایہ اجم برہم ہی کی جیت کی شرح میں اس کے سوا اور کچھ انکی حیثیت میں ہے مگر ان میں سے ادھکاری بھی ایک طرح کے نہیں ہوتا۔ کارہائیں طرح کے ادھکاری جلتے ہیں۔ اتم۔ تہیم۔ نکشت۔ یا نکشت۔ اتم ادھکاری کیواسطے ضرور داکہ اشارہ کی ہے اُس کے من کی ورتی برہم کا پورکروات کو سانشکار کرنے لگتی ہے اور اُس کے اندر پھر کی سوال نہیں اٹھتا۔ تہیم و حکا کی اصراف کچھ ہی سمجھانا پڑتا ہے۔ مگر سبک نیچے درجہ کا نکشت ادھکاری درجہ کا کج بحث کو ترکی اور ظنی دلائل سے کام لینے والا ہوتا ہے۔ اور یہ دیانت کی بنی چوری کتابیں کہیں گئی ہیں صرف سامی کی تشنی اور سنی والنے کیلئے ہیں۔ تاکہ کسی طرح تو اسکی نظر اونچی ہو جائے۔

اور ایسی تھا جی کا درد ہونا۔ ترقی نہ تھی۔ اور کیونکہ پریم پری ہے۔ جو ہم کو اب بھی ہر وقت پر اپنی ہے۔ کہ ہم اکیان کے زیر اثر اگر ناحق اس کے شکار ہو رہے ہیں۔ اور دکان میں گرفتار ہیں۔

مختار علی بھرم ہے۔ یہ کیوں اور کیسے پیدا ہوئی؟ اس کی بددلیش۔ ہانا۔ اور خواہش اور غرض سے ہوتی ہے۔ یہ سب سے سنار کی طرف نظر کی۔ اوسنے اپنے مرتب اور راج دیکھنے کا نگاہ اپنی ذاتی اصلیت کی طرف سے تو ہٹتی گئی۔ اور اوسنے اپنے بٹنے کا خیال مسطر ہوتا گیا۔ بھر کیا تھا۔ ریشم کے کپڑے نے اپنے درد کو اپنے ہی اندر سے خیالی رشتے کا لئے شروع کئے۔ اور ان کا خلاف بنا کر خود ان کے اندر پھنس پھنسا کر۔ وہ گیا۔ کبھی وہ لوک کو دیکھتا ہے کبھی پر لوک کو۔ کبھی راجہ کے وطن دولت کی ہوس کرتا ہے کبھی اینور کی طاقت کو دیکھ کر اس کی خواہش میں اس اینور کی پریش کی پریش کا دم بھرنے لگتا ہے۔ اس خیالی گورکھ دھند سے بھرم کی ترقی ہونے لگتی ہے۔ اور چونکہ ان کے ذیل میں ہر جگہ عتاب کی کا سوال رہتا ہے۔ وہ دنوں دن محتاج ہونا بات ہے۔ اور شیر سے ٹوٹری بن جاتا ہے۔ بادشاہ کے نائب کو بھی یہی جتنی خوشی نہیں ملتی۔ اور اگر ہم سے پوچھا جائے۔ تو ہم اینور کے عقیدہ تک کو بھی جگہ کا باعث بتائیں گے۔ کیونکہ ہر اور فوق البعد کے ساز و سامان ہوں۔ گناہ تھی میں کبھی کسی کو آج تک نہ دیکھا ہے۔ کبھی یہ گناہ۔

پر۔ اوشین۔ شیے۔ سکھ۔ ناپیں

یہ گونا گونی کسی واس جی کا کام بوتیوں میں تو لے کے قابل ہے۔ دیروناؤں کی مانتی غلامی ہے۔ یہ وہی کی مانتی مانتی کا کارن ہے۔ لوک لاج اور بابا کی مانتی ہمیشہ ہی دیکھائی دیتی ہے۔ ان میں سکھ کہاں ہے ان میں سکھ کی تلاش کرنا مکمل وہم ہے۔ ان کا نام نہ ہے۔ سکھ اگر کہیں ہے تو وہ اپنے ہی اندر ہے۔ ہر سکھ کیسا اور باد جو وہ ہم اپنے

منہ کی کھانی پڑی ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی تنہا کو نہ سمجھتا ہوا اپنے کو ہندوستان کا بادشاہ مشہور کرے۔ تو وہ بغاوت کے الزام میں پکڑا جائے گا۔ اور یا تو بھانسی پائے یا جلا وطن کیا جائے۔ اسی طرح جو جیو بغیر سمجھے بوجھے بیو ہارک جگت کی ستا کو نظر انداز کرتا ہوا ایشور بننے کا دعویدار ہوتا ہے وہ اس جگت کے مالک کا باغی ہے۔ اور وہ بغیر سزا پاب ہونے نہیں رہیگا +

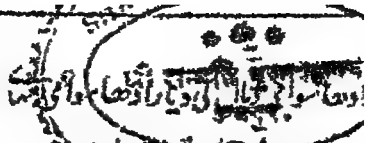
پرہم نام ہے ذات کا۔ حقیقت کا اور تنہا۔ تنہا ہمیشہ ایک ہے۔ اس کے ایک اور محیط ہونے میں ذرا بھی شرک نہیں ہے۔ مگر پرہم میں جدا جدا صورتیں بنی ہوئی ہیں ہوتا ایک ہے۔ مگر زیور کی صورت میں وہی سونا کسی حسین کے کان کا کنگڑا ہو کر نکلتا ہے اور کسی صورت کی تختہ ہوتا ہے۔ سونا سونا ایک ہے مگر تختہ اور کنگڑا ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ بیو ہار میں ان کی شکایں جدا جدا ہیں۔ یہی حال بیو ہارک ریخا کے درجہ اور امتیازی حالات کا ہے۔ ویدانت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ بیو ہار کے کاروبار میں غفل ہو کر اس میں گپیل جو فائدہ کرے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب انسانی عقل کو اس درجہ کا نشوونما ہو جائے کہ وہ حقیقت کے جذب کرنے کے قابل بنے تو اس کو بلند نظر بنا کر ذات کی طرف مائل کیا جائے۔ اور شانتی بد کی طرف پھینکا دیا جائے۔ جیو ذات سے جدا نہیں ہیں۔ شانتی ان کا اصلی روپ بھی ہے۔ مگر پرہم کے بیو ہار میں پڑے رہتے اور اسی کے اثرات ذات دن قبول کرتے رہنے سے اس طرف توجہ نہیں جاتی۔ اور اپنی ہی عدم توجہ سے سب آپ اپنے اگیان کا دکھ بھوگ رہتے ہیں۔ یہ سنسار بھرم ہے۔ کیونکہ یہ دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے۔ اور جو عارضی اور چند روزہ ہو اس سے دل نگاہاٹھانی ہے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن اس کے رشتہ رتھاتی کو ٹوٹنا ہی ہے۔ ذات دائمی ہے۔ اور وہ اپنا روپ ہے۔ وہی اصلی اور حقیقی شے ہے۔ اور گیان یہ ہستی اور سرور سب کچھ اسی میں ہے۔ اور ہر توجہ کر لینے سے پھر جہو کی محتاجی باقی رہتی ہے

نہیں کہا۔ بلکہ ویدانت کے حاد و اکیہ کی صدا تاہم برعہ آسمی ہے۔ جیو صنیت اور
 حقیقت کی نظر سے برہم ہے۔ اور گوایشور بھی اس نظر سے برہم ہو۔ گریو اور ایشور
 درمیان ہوا رکے رشا کی درشی سے بھید ہے۔ اور وہ بھید اس وقت تک برابر بنا رہتا
 ہے۔ جب تک ہوا اور برہم کے پرپنج کے سلسلے نظام کائنات میں ہوا کہہ نہیں۔
 انسان انسان ایک ہیں۔ اور انسانیت کے خیال سلسلے میں انسانیت ہے۔ فقیر اور
 راجا کو ایک کس نے بنایا۔ حیوان حیوان ایک ہیں۔ شیر اور گتے میں حیوانیت ہے۔ حیوان
 سے انسانیت ہے۔ مگر گتے کو سوار اور بندہ اور مالک پسند شاعروں کے شیر کس نے
 کہہ دیا۔ انسانیت کے نقطہ نگاہ سے ہر پانی بھرا ایک ہی ہیں۔ مگر پانی سے درخت
 جینے پاتے ہیں۔ اور ہر گھنے سے گھیت کے گھیت مل جاتے ہیں۔ پھاڑ
 اور ہاڑ کی فنی چیزیں لعل۔ زمرہ۔ پتھر ارج۔ سیسہ۔ سونے۔ گندہ سب مٹی ہی کی مٹی ہیں
 جس گھر ہیر لاکھوں کوکت ہے۔ اور لنگیا شکر بڑے کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ آگ آگ سب
 ایک ہی ضرور ہے۔ مگر ایک آگ تو لکڑی کے دھڑوں کے اندر دلی۔ مٹی رہتی ہے۔ دوسرا
 مشتعل آگ اس لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ وہ اہوا ایک ہے۔ اس میں شکر بھی کپا ہے
 مگر صبح کی ہوا کتنی خوشوار ہوتی ہے۔ اور گرم ہوا کے چھوٹے کیسے طبیعت آگ نوا رہتے
 ہیں۔ اسی طرح جیتن کی درشی سے جیو اور ایشور بھید ہیں۔ مگر یواریں تو اس کے
 درمیان فرق ہے۔ اور وہ رہیگا۔ اس نظر سے جنہوں نے جیو مادہ نہیں کئے
 یوں ہی ویدانت کے گرنہ پرستہ کہنے کی ہوتی ہے وہ پنت آتماں نہیں۔ اور
 اپنے آپ کو ایشور سمجھتے ہوئے اور دنیا کے بھوکے کھاتے ہوئے اہر کس رنا کس سے
 سامنے دست سوال پیش کرتے رہتے ہیں۔ ویدانت کے ادھکاری وہ ہیں جو چو مادہ جن
 کرچکے ہیں۔ اور گوڑ و گھوڑ سے حاد و اکیہ سننے پر ان کے رگ خیال کو حرکت مٹی ہے۔ اور
 وہ اپنے آتم ورنی سے جیتن کا سا کشاکش کر رہتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایہ نہیں کیا۔

دیباچہ

ویدانت دید کے انت کو کہتے ہیں۔ جس تمام ظاہری علوم و فنون کا جانتہ ہو جاتا ہے۔ اور صرف ذات حقیقت۔ سچ رویہ اور گیان کا پکار ہوتا ہے۔ وہی ویدانت ہے۔ کہنے کو تو ویدانت کے تین بڑے مستند مانے گئے ہیں۔ آپنا نشید پرہمہ سسوترا اور گیتا۔ مگر ظاہری نظر سے پیشی ویردوں کے انتر منت ہیں۔ اس لئے ہم یہاں پر وید کی جو انتم اور آخری تعلیم ہے اُسی کو ویدانت کہتے ہیں۔ اور ویدانت کو وید کے ماتحت تسلیم کرتے ہیں۔

ویدانت فلسفہ کی شمع۔ علم کثرت کا جوہر۔ اور جہاں تک کہ من بانی کے وچار کا سمبندھ ہے سب کا عطر اور خلاصہ ہے۔ جو لیگ ویدانت کو اصلی اور سچے معنی میں نہیں سمجھتے وہ ممکن نہیں ہے کہ کسی طرح روحانیت کے وثیق اور بانیا محل عقدوں کی گرہ کشائی کر سکیں۔ بغیر اس کے وچار کے دلی اطمینان اور روحانی نشانی کا امکان نہیں ہوتا۔ اور تمام سمجھا بوجھا پڑھا لکھا اکارن جاتا ہے۔ آج سے نہیں بلکہ یہی سے مذہبی خیالات کے ارتقائی اصول نے نشوونما پانے و کش اور وچسپ طور کا تراشا دھایا ہے۔ تب سے ویدانت خندہ کل ہو رہا ہے۔ اور کوئی طریقہ ہو۔ ایک بھی خواہا نہیں ہے۔ جو اس کے زیر اثر نہ آیا ہو۔ مگر اے بات کہنے میں اور بات سمجھنے میں اور بات سمجھانے میں فرق ہوا کرتا ہے۔ جو محض دیکھ گیا بی اور بانی جمع خیر سے ہی تعلق رکھنے والے تھے۔ انہوں سے سدا وادانت کو تو سمجھا نہیں سایشور اور خدایاں شیخ آپ گراہ ہوئے۔ اور دل کو بھی گراہ کر دیا۔ ویدانت نے کبھی آج تک ہمیشہ اور اُسی



مشکلاچرن سیرو سرق بیابی کی ہند

۱۔ رُوپ اُروپ سُرُوپ اُوپ۔ کتنے کوئی ما کیا تیری
 ۲۔ آند گھن سہ چت۔ اگوچر۔ پُتھی۔ بے گتی رکی میری
 ۳۔ سندھ پار ما اتی تریل۔ آں یل سے پار گوڑو
 ۴۔ پارا پار کی گم نہیں تجھ میں۔ اپریار سے وار گوڑو
 ۵۔ بابا گوتیتا چرت پتیتا۔ ویایک ورج مان ہے تو
 ۶۔ سیرو سرق بیابی۔ شگل کے۔ بچ گیان ہے تو
 ۷۔ سیرا دھارا۔ زہرت وکارا۔ سب کا۔ سبے نیارا ہے
 ۸۔ راوہا۔ سوہی چرن شرن بلہاری۔ تھڑی ٹھہ کوہا ہے

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون
۲۱۱	پانچواں پرچہ نرگس اپنا سنہ	۲۱۱	پانچواں پرچہ نرگس اپنا سنہ
۲۱۲	چھٹا پرچہ گیان اور دھیان	۲۱۲	چھٹا پرچہ گیان اور دھیان
۲۱۸	ساتواں پرچہ گیان	۲۱۸	ساتواں پرچہ گیان
۲۱۹	آٹھواں پرچہ کرناٹک و سیپ	۲۱۹	آٹھواں پرچہ کرناٹک و سیپ
۲۲۸	پہلا پرچہ اوتھاروپ و اواد	۲۲۸	پہلا پرچہ اوتھاروپ و اواد
۲۳۰	دوسرا پرچہ انک کا تماشہ	۲۳۰	دوسرا پرچہ انک کا تماشہ
۲۳۱	تیسرا پرچہ ساکشی	۲۳۱	تیسرا پرچہ ساکشی
۲۳۱	چودھواں پرچہ کرناٹک و سیپ	۲۳۱	چودھواں پرچہ کرناٹک و سیپ
۲۳۱	پہلا پرچہ برہمہ آئندہ	۲۳۱	پہلا پرچہ برہمہ آئندہ
۲۳۲	دوسرا پرچہ آئندہ کی قیس	۲۳۲	دوسرا پرچہ آئندہ کی قیس
۲۳۲	تیسرا پرچہ شوشیتی آؤستھا	۲۳۲	تیسرا پرچہ شوشیتی آؤستھا
۲۳۹	چوتھا پرچہ پنیہ باب	۲۳۹	چوتھا پرچہ پنیہ باب
۲۴۰	پانچواں پرچہ آئندہ	۲۴۰	پانچواں پرچہ آئندہ
۲۴۵	بارھواں پرچہ کرناٹک و سیپ	۲۴۵	بارھواں پرچہ کرناٹک و سیپ
۲۴۵	پہلا پرچہ سوشائندہ	۲۴۵	پہلا پرچہ سوشائندہ
۲۴۶	دوسرا پرچہ تین گوں کی دریاں	۲۴۶	دوسرا پرچہ تین گوں کی دریاں
۲۴۹	تیسرا پرچہ دھنی ماراج کے چرن	۲۴۹	تیسرا پرچہ دھنی ماراج کے چرن
۲۴۹	چوتھا پرچہ میرا کھنا	۲۴۹	چوتھا پرچہ میرا کھنا
۲۴۹	پڑھنے والوں کی سیوا میں شوق	۲۴۹	پڑھنے والوں کی سیوا میں شوق
۲۴۹	اشتبہ رات	۲۴۹	اشتبہ رات

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۵۸	دوسرا پرچم چھید - ساتہ اوستیائش	۸۱	پانچواں پرچم چھید - آتا پرچم چھید
۱۵۸	تیسرا پرچم چھید - برہم کا پرکش اور	۸۲	چوتھا پرچم چھید - دھرتی پرچم چھید
۱۶۸	چوتھا پرچم چھید - ایا دھی برہمی نشید	۸۷	پہلا پرچم چھید - دھرتی پرچم چھید
۱۶۸	پانچواں پرچم چھید - برہم اہیاس	۹۳	تیسرا پرچم چھید - برہم گیان
۱۶۵	چھٹا پرچم چھید - برہم کرم	۹۳	پانچواں پرچم چھید - برہم گیان
۱۸۰	ساتواں پرچم چھید - برہم گیان	۹۵	پہلا پرچم چھید - برہم گیان
۱۸۰	آٹھواں پرچم چھید - برہم گیان	۹۵	چھٹا پرچم چھید - برہم گیان
۱۸۷	نواں پرچم چھید - برہم گیان	۱۰۳	پہلا پرچم چھید - برہم گیان
۱۹۰	دسواں پرچم چھید - برہم گیان	۱۰۷	دوسرا پرچم چھید - برہم گیان
۱۹۲	تیسرا پرچم چھید - برہم گیان	۱۱۱	چوتھا پرچم چھید - برہم گیان
۲۰۰	چوتھا پرچم چھید - برہم گیان	۱۱۵	پانچواں پرچم چھید - برہم گیان
۲۰۱	پانچواں پرچم چھید - برہم گیان	۱۱۷	چھٹا پرچم چھید - برہم گیان
۲۰۱	ساتواں پرچم چھید - برہم گیان	۱۲۰	آٹھواں پرچم چھید - برہم گیان
۲۰۳	نواں پرچم چھید - برہم گیان	۱۲۲	دسواں پرچم چھید - برہم گیان
۲۰۵	پہلا پرچم چھید - برہم گیان	۱۲۲	تیسرا پرچم چھید - برہم گیان
۲۰۷	دوسرا پرچم چھید - برہم گیان	۱۲۲	چوتھا پرچم چھید - برہم گیان
۲۱۰	پانچواں پرچم چھید - برہم گیان	۱۲۲	پہلا پرچم چھید - برہم گیان

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دوسرا پرکرن پنج مہاجروں پر لکھا گیا	۷	منگلا چران
۲۸	پہلا پرچھید - پنج مہاجروں کا بیان	۸	یاجہ
۵۰	دوسرا پرچھید - اذہریاں اور ان کے معنی	۱۵	پہلا پرکرن پر مبنی لکھا گیا
۵۲	تیسرا پرچھید - سواتی و جاتی سوگند پختیا	۱۵	پہلا پرچھید - منگلا چران
۵۴	چوتھا پرچھید - ست اسات کا نرسے	۱۶	دوسرا پرچھید - مانو بندہ پن
۶۲	پانچواں پرچھید - بابا ست اسات کے	۱۷	تیسرا پرچھید - سادھکار کا برن
۶۶	چھٹا پرچھید - ست اور کاش	۱۷	چوتھا پرچھید - ادھار کے نو قسیم کے
۶۸	ساتواں پرچھید - ستوں کے تھکا و چار	۱۷	ادھار یا سادھارن چھٹے
۶۹	آٹھواں پرچھید - آٹھ مہاجروں کا چار	۲۰	پانچواں پرچھید - ست کا برن
۷۰	نواں پرچھید - جل اور پختی وغیرہ کا دیکھا	۲۳	چھٹا پرچھید - مہندہ کا برن
۷۰	دسواں پرچھید - نہ پختی و چار	۲۴	ساتواں پرچھید - پر لوتوں
۷۱	گیارہواں پرچھید - ست و چار	۲۵	اٹھواں پرچھید - پر لیکھنویک
۷۱	بیسواں پرکرن پنج کوش لکھا گیا	۳۱	نواں پرچھید - پر لیکھنویک
۷۳	پہلا پرچھید - پنج کوش	۳۱	دسواں پرچھید - پر لیکھنویک
۷۵	دوسرا پرچھید - مزید و چار	۳۳	حواں پرچھید - وڈ اسکے دور و پ وغیرہ
۷۸	تیسرا پرچھید - گیان انجی گیات اور	۳۴	بہار حواں پرچھید - پنج کوش کا بیان
۷۸	گیات کا چار	۳۴	رجواں پرچھید - ہما و اکبڑ و چوک تال و بر
۷۹	چوتھا پرچھید - برہمہ بودھ	۳۸	رجواں پرچھید - ترون شاہی و چوک
		۳۸	دوہواں پرچھید - سدھی کا پرکوش

شیرازی سچری اردو

مجموعہ سو فیصد دیار نیہ جی نمائند

تومہ درتہ
۳۰۹۵
شیرازی لال

بہرہ دہ
دوب لکھی برہمہ دو جاکی بانی وید
شاہنشاہت کر ساجیدہ مہمید
سوانی نکل اس جی

ایسٹ
ایسٹ برن وھاری لال انگریز پبلشر

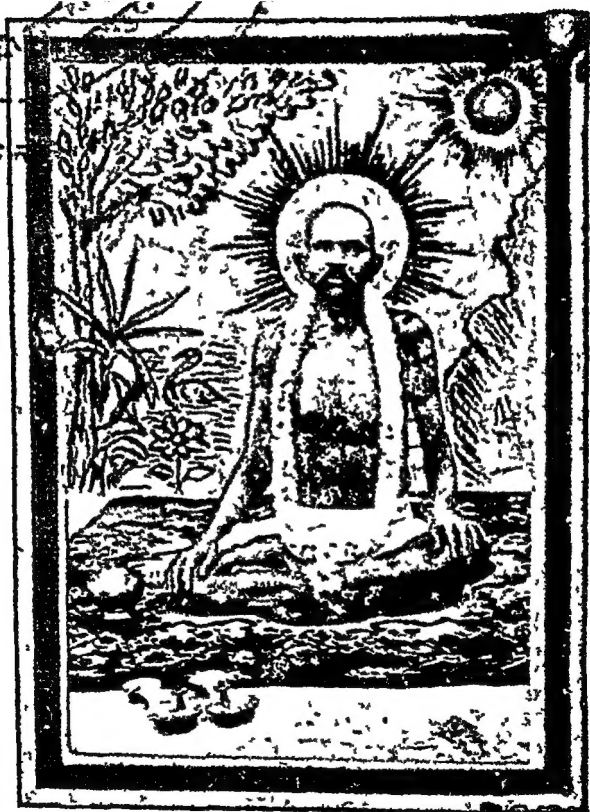
اباہتمام لالہ رادھا کسن ریزٹر ملیج انڈین سٹیم پریس لمیٹڈ بمبئی ۱۹۰۷

جملہ حقوق بحق رادھا سو فی صد پبلشر

قیمت ۱۰ روپے

بابا اول

ویدیا کی دوسری کتاب



شیشو برال

